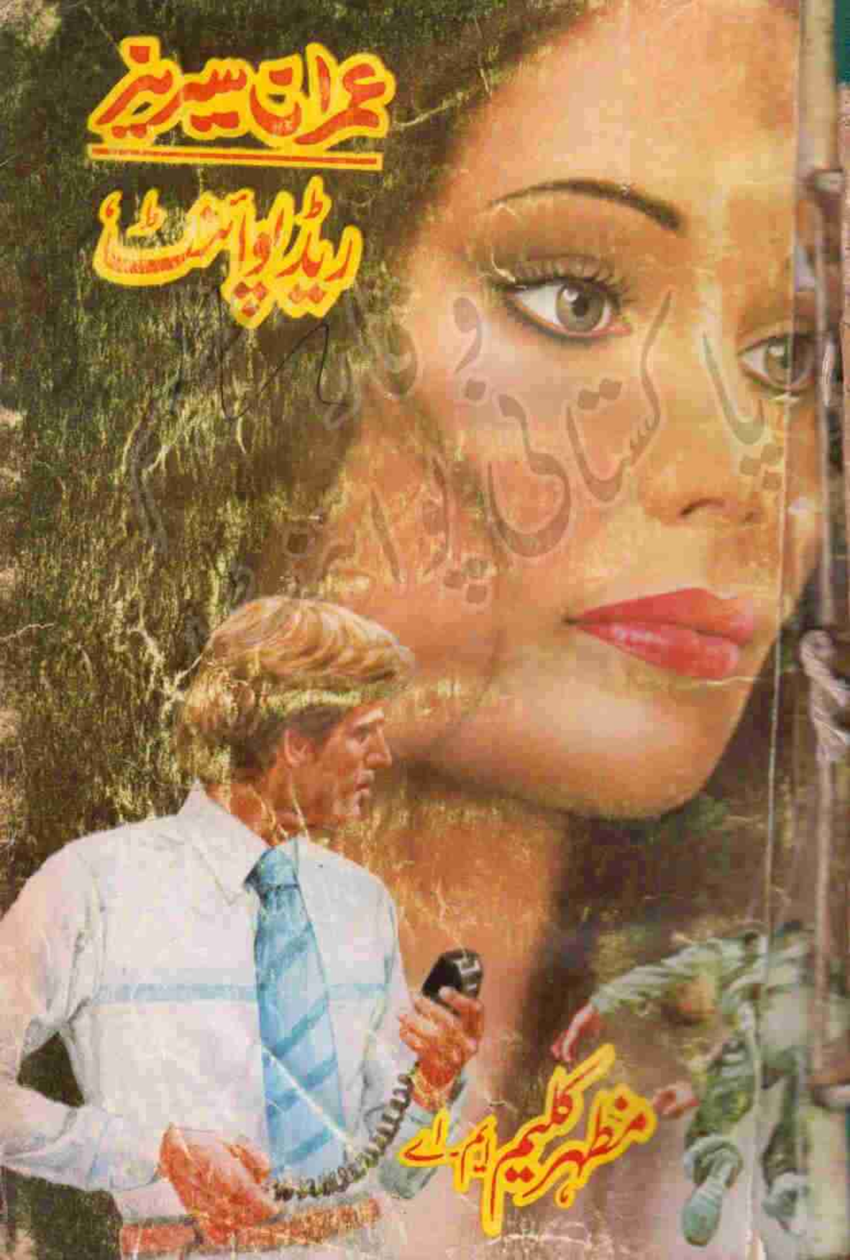
عمران سیریز
ریڈ پوائنٹ
مظہر کلیم ایم اے

ہوا کوئی ایسا موقع آیا ہو کہ سلیمان نے عمران یا سوپر فیاض سے رقم نہ ہتھیائی ہو۔ مجال ہے جو پندرہ ہزار سے کم بات کرے۔ آپ یہ تو لکھیں کہ اب تک سلیمان کا کیتلی بیلنس کتنا ہو چکا ہے۔"

گلزار احمد تبسم صاحب! کیتلی بیچاری میں کیا بیلنس آئے گا اور سلیمان کی وصولی کی جو رفتار ہے اس کے لئے تو آپ کو دیگ بیلنس کا لفظ استعمال کرنا چاہئے تھا میرے خیال میں اب بیلنس کے اعداد و شمار پوچھنے کی تو ضرورت باقی نہیں رہی ہو گی۔ عقلمنداں را اشارہ کافی است۔

گوجرانوالہ سے عمران علی لکھتے ہیں۔ آپ مجرموں کے جو حربے ناولوں میں لکھتے ہیں اگر واقعی مجرموں نے ان حربوں کو اختیار کر لیا تو پھر ان کا توڑ کون کرے گا۔

عمران علی صاحب! آپ نے وہ مثال نہیں سنی کہ ہر فرعونے را موسیٰ۔ میرے خیال میں آپ کے خط کے جواب کے لئے یہی مثال ہی کافی ہے یہ قدرت کا قانون ہے جو اٹل ہوتا ہے۔ اصل عمران نہ سہی عمران علی ہی۔

راولپنڈی سے نصیر حسین صاحب نے اپنے خط میں اپنی ذاتی مشکلات کے بارے میں لکھا ہے اور مشورہ مانگا ہے۔

نصیر حسین صاحب! مشکلات اور مسائل تو زندگی کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں لیکن ان کا مقابلہ ہمت اور حوصلے سے کیا جائے تو کوئی ایسی مشکل یا مسئلہ نہیں ہے جو حل نہ ہو سکے۔ آپ عمران کے ناول پڑھتے ہیں آپ نے خود بھی محسوس کیا ہو گا کہ عمران ہمیشہ چیلنج قبول کرتا ہے اور اپنی پوری ہمت۔ حوصلے اور ذہانت سے کام لے کر ہمیشہ سرخرو رہتا ہے۔ آپ بھی ہمت نہ ہاریئے۔ انشاءاللہ ایک روز کامیابی آپ کے بھی قدم ضرور چومے گی۔"

والسلام:- مظہر کلیم ایم۔ اے

عمران نے کار ایک کمرشل پلازہ کی عظیم الشان بلڈنگ کے وسیع و عریض کمپاؤنڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ بڑے خوشگوار موڈ میں چلتا ہوا عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے جسم پر بڑے عرصے بعد اس کا مخصوص شیکنی کلر لباس نظر آ رہا تھا۔ اور چہرے پر حماقتوں کا آبشار آج کچھ زیادہ ہی زور شور سے بہہ رہا تھا۔ شیکنی کلر لباس کے ساتھ اس کے سر پر تنکوں کا بنا ہوا ایک بڑا سا ہیٹ بھی موجود تھا جس میں سامنے کے رخ مور کا ایک پر لگا ہوا تھا۔ عمارت کا مین گیٹ کراس کرتے ہی وہ سائیڈ میں موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا جس پر "صرف انتظامیہ کے لئے" کے الفاظ نمایاں طور پر لکھے نظر آ رہے تھے۔ لفٹ کے سامنے ایک باوردی نوجوان کھڑا تھا جو حیرت سے عمران کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ لفٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے عمران

اُسی طرح خوشگوار انداز میں انگلش دھن میں سیٹی بجاتا ہوا اس کھلے
دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے ایک سرسری سی نظر اُس
باوردی نوجوان پر ڈالی ضرور لیکن اُسے اس طرح نظر انداز کر دیا جیسے
اس کا وجود ہی نہ ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ لفٹ میں داخل ہوتا۔
نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر ہاتھ کے اشارے سے
اُسے رکنے کے لئے کہا۔

"یہ لفٹ صرف انتظامیہ کے لئے ہے۔ پبلک کے لئے
سیڑھیاں ہیں" ــــ نوجوان نے قدرے سخت اور ناگوار لہجے
میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا ــــ واہ ــــ بہت خوب۔ تو تم یہاں صرف یہ اطلاع دینے
کے لئے کھڑے ہو۔ خواہ مخواہ اپنی ٹانگیں تھکا رہے ہو۔ یہ بات تو
بڑے واضح طور پر لکھی ہوئی صاف نظر آ رہی ہے" ــــ عمران نے
چونک کر بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن
چہرے پر حماقتوں کا جلوہ اُسی طرح موجود تھا۔

"اگر آپ پڑھے لکھے ہیں تو پھر لفٹ میں کیوں جا رہے ہیں"
نوجوان ــــ شاید عمران کے جواب پر جھلا گیا تھا۔

"کیوں ــــ کیا پڑھے لکھے افراد لفٹ میں نہیں جا سکتے۔
یعنی کہ یہاں کی انتظامیہ ان پڑھ ہے۔ واہ ــــ بہت خوب۔ اور
تم شاید انہی ان پڑھ اور جاہلوں کے نمائندے ہو۔ ماشاءاللہ"
عمران نے حیرت بھرے انداز میں آنکھیں جھپکاتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھئے صاحب ــــ میں آپ کا لحاظ کر رہا ہوں۔ ورنہ ایک

ہاتھ مار دوں تو آپ کی یہ ساری زبان درازی دھری کی دھری رہ جائے
گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ دوسری طرف کا رخ کیجئے۔ ادھر
سیڑھیاں ہیں" ــــ نوجوان نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"اچھا ــــ تو آپ ہاتھ بھی مارتے رہتے ہیں۔ اوہ پھر تو مجھے
اپنی جیب پاکٹ سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ مشورے کا شکریہ"
عمران نے جلدی سے کوٹ کی سائیڈ جیب پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہا اور ایک بار پھر لفٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم جاتے ہو یا نہیں احمق آدمی۔ خواہ مخواہ گلے پڑتے جا رہے
ہو" ــــ نوجوان اب بُری طرح پھٹ پڑا۔

"کیا بات ہے۔ ارشد کیوں الجھ رہے ہو" ــــ اچانک
ایک طرف سے ایک لمبے تڑنگے آدمی نے قریب آتے ہوئے
کہا۔ اس کے جسم پر قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ تھا۔ اور وہ
اپنے چہرے مہرے سے کوئی بزنس مین لگ رہا تھا۔

"اوہ جناب منیجر صاحب ــــ یہ صاحب خواہ مخواہ میرے
گلے پڑ رہے ہیں۔ میں نے انہیں کہا بھی ہے کہ ادھر سیڑھیوں کی
طرف جائیں لیکن ...." ــــ ارشد نے بوکھلا کر آنے
والے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے
آنے والا اس کا کوئی بہت بڑا افسر ہو۔

"کیوں صاحب ــــ کیا ارشد نے آپ کو بتایا نہیں کہ یہ لفٹ
صرف انتظامیہ کے لئے ہے" ــــ منیجر نے اس بار قدرے

خشمگیں نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کے بتانے سے پہلے میں نے لفٹ پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھ لئے تھے۔ ویسے اس نے بتایا بھی تھا" ——— عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ منیجر کے سامنے ارشد کی حمایت کر رہا ہو۔ اور ارشد اس کے اس انداز پر قدرے حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"تو پھر آپ جائیے۔ ادھر سیڑھیاں ہیں" ——— منیجر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی ارشد مجھے بتا چکا ہے۔ بڑا ہونہار قسم کا ملازم ہے۔ اللہ اسے ضرور ترقی دے کر منیجر بنا دے گا۔ انشاء اللہ" ——— عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ——— آپ حد سے بڑھتے جا رہے ہیں"

منیجر شاید اس بات سے چڑ گیا تھا کہ عمران نے لفٹ بوائے کی منیجر بننے کی پیشین گوئی کر دی تھی اور ظاہر ہے وہ صاحب خود منیجر تھے۔ اس لئے ان کا چڑنا بھی برحق تھا۔

"اگر منیجر بننے کے لئے صرف اتنی انگریزی جاننا ضروری ہے تو اتنی انگریزی تو ارشد کو بھی آتی ہو گی۔ کیوں ارشد" ——— عمران نے ارشد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انہیں دھکے دے کر پلازہ سے باہر نکال دو۔ نجانے کہاں سے آ جاتے ہیں احمق۔ پاگل" ——— منیجر نے بُری طرح جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور خود تیزی سے بڑھ کر لفٹ میں سوار

ہو گیا۔

"آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں" ——— ارشد نے نرم لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ شاید منیجر کے سامنے عمران کی اس طرح سے اس کی حمایت کا نتیجہ تھا۔

"واہ ——— یہ بات ہوئی ناں۔ تمہیں تو کچھ زیادہ ہی انگریزی آتی ہے۔ تم تو جنرل منیجر بن سکتے ہو۔ ویسے یہ صاحب جو اوپر گئے ہیں کس شعبے میں منیجر ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ لفٹ اس منیجر کو لے کر اوپر جا چکی تھی۔

"یہ ایڈمن منیجر نشاط صاحب ہیں۔ بڑے سخت مزاج آدمی ہیں" ارشد نے جواب دیا۔

"ارے ——— تو یہ ہیں منیجر نشاط۔ اوہ اوہ۔ غضب خدا کا۔ میں تو انہی سے ملنے اوپر جا رہا تھا ورنہ مجھے کسی کتے نے کاٹا تھا کہ خواہ مخواہ اس بھول بھلیاں ٹائپ عمارت میں آ پھنستا" ——— عمران نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا آپ انہیں نہیں جانتے تھے۔ اور ان سے ملنے آئے ہیں" ——— نوجوان اور زیادہ حیران ہو کر بولا۔

"اوہ۔ بے چارہ منیجر نشاط۔ بے چارے نے اپنی ہی نوکری پر خود ہی لات مار دی۔ اب بولو میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب کسی کی قسمت ہی خراب ہو تو پروفیسر سدھار بھی اس خرابی کو نہیں سدھار سکتا۔ مجبوری ہے۔ اچھا خدا حافظ" ——— عمران نے بڑے مایوس سے لہجے میں کہا۔ اور واپس مڑنے لگا۔

"ارے ارے ——— ایک منٹ ایک منٹ۔ آپ نے اپنا تعارف تو کرایا ہی نہیں۔ مجھے تو آپ کوئی عظیم شخصیت لگ رہے ہیں" ارشد نے جلدی سے آگے بڑھ کر عمران کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عظیم شخصیت ——— ارے عظیم ترین کہو۔ پروفیسر سدھار کے علم کی ایک دنیا قائل ہے۔ کل ہی وزیراعظم میرے پاس آئے اور انہوں نے بڑے ادب سے کہا کہ پروفیسر سدھار خدا کے لئے زائچہ بنا کر بتائیے کہ ملک کس طرح سدھر سکتا ہے۔ بہت خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ پروفیسر سدھار کے پاس آتے ہیں اس لئے زائچہ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ بغیر زائچے کے میں بتا سکتا ہوں کہ اس ملک کی قسمت صرف اس صورت میں سدھر سکتی ہے کہ آپ ہمیشہ کے لئے وزیراعظم رہیں۔ بس وہ خوش ہو گئے اور انہوں نے تسلیم کیا کہ ملک سدھارنے کے لئے اس سے اچھی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ آپ نجومی ہیں۔ اوہ پلیز مجھے بتائیے کہ میں مستقبل میں کیا بنوں گا" ——— ارشد نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں دونوں ہاتھ ایک دوسرے کے ساتھ رگڑتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے شکل سے تو شریف آدمی لگتے ہو۔ اور تمہاری قسمت میں تمہاری پیشانی پر لکھی ہوئی صاف پڑھ رہا ہوں۔ ایک ایک حرف واضح ہے۔ لیکن مسٹر ارشد یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے کہ تم پروفیسر سدھار کو یوں راستے میں پکڑ کر کھڑے ہو جاؤ اور اس سے قسمت کا حال پوچھ لو۔

کہیں ٹھنڈی جگہ پر بٹھاؤ کچھ خاطر خدمت کرو۔ اور سنو اگر تمہاری قسمت میں کچھ بھی نہ ہو گا تب بھی ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہم اس میں اپنے علم سے ترمیم و اضافہ بھی کر سکتے ہیں صرف ہمارے خوش ہونے کی بات ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ پروفیسر صاحب۔ ابھی ابھی ایک بڑے افسر نے آنا ہے۔ میں اس کے استقبال کے لئے کھڑا ہوں۔ اگر وہ آ گیا اور میں یہاں موجود نہ ہوا تو میری نوکری چلی جائے گی۔ آپ پلیز چند منٹ انتظار کر لیجئے۔ بس وہ آنے ہی والے ہوں گے"۔ ارشد نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"سنو ارشد۔ تم اچھے آدمی لگ رہے ہو۔ میں تمہاری قسمت ضرور سدھار دوں گا۔ تم ایسا کرو کہ کل شام کو چار بجے البرٹ ہاؤس میں آ جاؤ وہاں سے کسی سے پروفیسر سدھار سے پوچھ لینا وہ تمہیں میرے پاس پہنچا دیں گے۔ لیکن اس وقت میں انتظار نہیں کر سکتا۔ اور ہاں وہ تمہارا منیجر نشاط تو بھگتے اپنی قسمت کو۔ لیکن تیسری منزل پر ایک دفتر ہے۔ شوق انٹرپرائزز۔ میں نے وہاں جانا ہے لیکن میں جاؤں گا لفٹ پر" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— ضرور جناب پروفیسر صاحب۔ آئیے۔ میں آپ کو تیسری منزل پر چھوڑ آتا ہوں" ——— راشد نے جلدی سے کہا۔

"لیکن وہ انتظامیہ" ——— عمران نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجئے انتظامیہ پر۔ آپ آئیے جلدی کیجئے" ——— ارشد

نے اُسے بازو سے پکڑ کر لفٹ کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا لفٹ میں داخل ہو گیا۔

"آپ پلیز میری قسمت بتا دیجئے" ـــــ لفٹ چلتے ہی ارشد نے جلدی سے جھک کر عمران کے گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"بتانا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ میں تو صرف سدھار سکتا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ـــــ میرا مطلب یہی تھا" ـــــ ارشد نے جلدی سے جواب دیا۔

"تو پھر کل آجانا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اُسی لمحے لفٹ تیسری منزل پر پہنچ کر رک گئی تھی۔ اور ارشد نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور بڑے ادب سے عمران کو سلام کیا۔ عمران اُسی طرح سر ہلاتا ہوا بے نیازی سے آگے بڑھ گیا۔

"ہوں ـــــ انتظامیہ کے لئے لفٹ ہے۔ عمران کو روکنے چلے تھے احمق" ـــــ عمران نے اس دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ جس پر شوق انٹرپرائزر کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ دروازے کے باہر ایک دربان موجود تھا وہ حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"جی صاحب" ـــــ دربان نے عمران کے قریب پہنچتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی اور صاحب علیحدہ علیحدہ جنس کے الفاظ ہیں۔ جی مؤنث ہے صاحب مذکر۔ اس کا مطلب ہے تم مجھے دونوں جنسوں کا مجموعہ سمجھ رہے ہو۔ یعنی کہ تیسری صنف" ـــــ عمران کا لہجہ فقرے کے

آخر میں انتہائی سخت ہو گیا۔

"مم ـــــ مم ـــــ میرا مطلب یہ نہ تھا صاحب۔ میں تو پوچھ رہا ہوں کہ آپ کی تشریف آوری کیسے ہوئی" ـــــ دربان نے بُری طرح گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تشریف آوری کیسے ہوئی۔ کیا تمہیں نظر نہیں آتا" ـــــ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ اس کی آنکھوں کے سامنے اس طرح ہلانے لگا جیسے چیک کر رہا ہو۔ کہ اُسے کچھ نظر بھی آتا ہے یا نہیں۔

"جج ـــــ جی۔ نظر آتا ہے" ـــــ دربان اور زیادہ بوکھلا گیا۔

"کیسے آتا ہے" ـــــ عمران نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا:

"آپ مجھے لفٹ سے اتر کر یہاں آتے نظر آئے ہیں اور اب بھی نظر آرہے ہیں" ـــــ دربان نے زچ ہو کر جواب دیا۔

"ارے۔ پھر بھی پوچھ رہے ہو کہ تشریف آوری کیسے ہوئی۔ وکیل تو بننے کا ارادہ نہیں ہے۔ وہ بھی گواہ سے ایسے ہی سوالات پوچھتے ہیں کہ کیا تم زندہ ہو۔ کب سے زندہ ہو۔ کیا ثبوت ہے زندہ ہونے کا تمہارے پاس وغیرہ وغیرہ" ـــــ عمران کی زبان چل پڑی۔ اور دربان کے دانت نمایاں نظر آنے لگے۔

"مہینے کا کتنا اوور ٹائم ملتا ہے" ـــــ عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"جج ـــــ جج ـــــ جی ـــــ کیا مطلب" ـــــ دربان نے

فوراً ہی سنجیدہ ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ تمہیں ہنستا دیکھ کر لوگ ڈر کر بھاگ جایا کرتے ہوں گے۔ اور یہی تمہارا اصل کام ہے کہ آنے والوں کو باہر سے بھگا دیا کرو۔ جیسے تم مجھے دانت نکال کر ڈرا رہے ہو۔ لیکن میں بھاگنے والوں میں سے نہیں ہوں" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ —— آپ نے کس سے ملنا ہے" —— دربان نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے ملنا ہے۔ یعنی کہ تمہارا مطلب ہے کہ میں یہاں کس سے ملنے آیا ہوں۔ اب کیا کہوں۔ اس شوق انٹرپرائزز والوں کو سارے شہر میں ایک تم ہی عقلمند ملے تھے۔ ارے بھائی دانشور صاحب۔ میں نے کسی سے نہیں ملنا۔ شوق انٹرپرائزز کے جنرل منیجر جناب شوق آم پوری نے مجھ سے ملنا ہے" —— عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ مطلب تو ایک ہی ہوا۔ تو آپ نے جنرل منیجر صاحب سے ملنا ہے۔ آیئے اس دروازے کی طرف" —— دربان نے کہا۔ اور عمران تیزی سے سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر جنرل منیجر کے نیچے شوق سہارن پوری کے الفاظ لکھے ہوئے تھے

"تشریف لے جایئے۔ صاحب اندر ہیں" —— دربان نے دروازہ کھول کر بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"اچھا —— کب سے اندر ہیں۔ کمال ہے۔ اس نے بتایا ہی

نہیں کہ کم از کم ضمانت کا تو بندوبست کر ہی لیتے۔ اوہ بےچارے شوق آم پوری۔ نجانے کس شوق میں اندر چلے گئے ہیں۔ چچ چچ" عمران نے اندر جانے کی بجائے وہیں کھڑے ہو کر اظہار افسوس کرنا شروع کر دیا۔

"صابر —— کیوں دروازہ کھولا ہے۔ کون ہے باہر" —— اندر سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی

"جی ایک صاحب جنرل منیجر صاحب سے ملنے آئے ہیں" صابر نے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی عمران کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

"اچھا۔ تو صاحب مع بیگم کے اندر گئے ہیں تبھی باہر نہیں آ رہے۔ واہ۔ یہ نسخہ اچھا ہے کہ مع بیگم کے اندر چلے گئے۔ چلو۔ کمانے سے جان چھوٹی۔ حکومت خود ہی رہائش کے لئے بیرکیں اور کوٹھڑیاں الاٹ کرے گی۔ کھانے کا بندوبست بھی حکومت کے ذمے۔ لباس مہیا کرنا۔ ڈاکٹر مہیا کرنا۔ سب حکومت کے ذمہ۔ واہ اسے کہتے ہیں عقلمندی۔ تم خواہ مخواہ باہر کھڑے ہو۔ لاؤ اپنی بیگم کو۔ اور چلے جاؤ اندر" —— عمران نے بڑے پُرخلوص انداز میں دربان کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"جی۔ آپ کون صاحب ہیں" —— اسی لمحے دروازے پر ایک خوب صورت لڑکی نے نمودار ہوتے ہوئے عمران کو حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کو اس طرح سر سے پیر تک دیکھ رہی تھی جیسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ اچانک اُسے نظر آ گیا ہو۔

"ہی —— ہی —— آپ اس طرح نہ دیکھیں میرے جسم کو

شرم آرہی ہے" ــــ عمران نے بڑے شرمیلے انداز میں اپنے جسم کو سمیٹتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"آپ کو شرم آرہی ہے یا آپ کے جسم کو۔ یہ نئی بات ہے" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ دیکھ تو میرے جسم کو رہی تھیں۔ اس لئے شرم بھی جسم کو ہی آنی چاہیئے۔ جب مجھے دیکھ رہی ہوتیں تو مجھے شرم آجاتی یہ شرم بھی دیسے عجیب چیز ہے۔ جہاں آنی چاہیئے وہاں نہیں آتی۔ اب دیکھئے آنی تو آپ کو چاہیئے تھی اور آ مجھے رہی ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور لڑکی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ ــــ آپ بے حد دلچسپ آدمی ہیں۔ آیئے اندر" لڑکی نے ہنستے ہوئے ایک طرف ہٹ کر کہا۔

"مم ــــ مم ــــ مطلب ہے اکیلا۔ اندر۔ اوہ" ــــ عمران نے حیرت اور خوف سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ باڈی گارڈوں سمیت آئیں گے" ــــ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مم ــــ مم ــــ میرا مطلب تھا۔ کم از کم بارات تو ساتھ ہونی چاہیئے" ــــ عمران نے آنکھیں نیچی کرتے ہوئے انتہائی شرمیلے لہجے میں کہا۔ اور لڑکی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"آپ واقعی انتہائی دلچسپ آدمی ہیں" ــــ لڑکی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کو بازو سے پکڑ کر اندر کھینچ لیا۔

"ارے ارے۔ یعنی کہ زبردستی۔ جبری اغوا۔ یا اللہ کیا زمانہ آ

گیا ہے۔ الٹا پہیہ گھومنے لگ گیا ہے۔ یعنی کہ اب لڑکیاں لڑکوں کو اغوا کرنے لگی ہیں" ــــ عمران نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

یہ ایک خاصا وسیع کمرہ تھا۔ جس کی سائیڈ پر ایک اور دروازہ نظر آرہا تھا۔ دروازے کے پاس ایک کاؤنٹر تھا جس پر انٹر کام اور فون رکھا ہوا تھا۔ اندرونی دروازے پر صرف شوق سہارن پوری کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ کاؤنٹر کے علاوہ باقی کمرے میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔

"آپ تشریف رکھیئے۔ میں صاحب سے بات کرتی ہوں کیا نام ہے آپ کا" ــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے اُسے زبردستی ایک صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"مم ــــ مم ــــ میرا نام" ــــ عمران نے اس طرح بوکھلا کر پوچھا جیسے لڑکی نے اس کا نام نہ پوچھا ہو بلکہ کسی تھانیدار نے کسی جرم میں اس کا چالان کرنے کے لئے نام پوچھا ہو۔

"جی ہاں ــــ آپ کا نام صاحب کو کیا بتلاؤں" ــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید خاصی زندہ دل اور بے باک لڑکی تھی۔ اس لئے وہ پوری طرح لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"صاحب کو تو آپ جو مرضی آئے بتا دیجئے۔ لیکن آپ کو اپنے لئے میرا نام پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ صدیوں سے ہم جیسے ستم زدہ لوگوں کا ایک ہی نام چلا آتا ہے۔ مم ــــ مم ــــ میرا مطلب ہے ع والا" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"ع والا ــــ کیا مطلب ــــ ع سے عینک۔ عقل۔ عورت۔ عروج

عشق۔ اوہ اوہ۔ اب میں سمجھ گئی آپ کا مطلب عاشق سے ہے۔ لڑکی بات کرتے کرتے ایک لمحے کے لئے رکی اور پھر اس نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے عاشق کا لفظ کہہ دیا۔

" واہ ـــــ اسے کہتے ہیں درجہ بدرجہ ترقی۔ عینک لگانے سے آپ کو عقل نظر آ گئی۔ اور عقل جب آپ نے ایک طرف رکھ دی تو ظاہر ہے پھر عورت کا ہی خیال آتا تھا۔ کیونکہ صرف ایک ہی چیز ہے جس میں عقل نہیں ہوتی بلکہ عورت کے پاس جذبات ہوتے ہیں جو ہمیشہ عروج پر رہتے ہیں اور عروج سے لامحالہ عشق کا خیال آنا چاہئے۔ کیونکہ جب جذبات عروج پر ہوں تو معاملہ عشق پر ہی ختم ہوتا ہے۔ اور عشق کے بعد میں نظر آ گیا۔ اس طرح آپ نام بوجھ ہی گئیں۔ واہ واقعی بات کا لطف آ گیا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے اس طرح کہا۔ جیسے بے حد لطف لے رہا ہو۔ اور لڑکی اس بار دل کی گہرائیوں سے کھل کر ہنسی اور پھر اس نے انٹرکام کا ایک بٹن دبا دیا۔

" یس" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

" ایک صاحب ملنے کے لئے آئے ہیں۔ عاشق نام ہے ان کا" ـــــ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" عاشق ـــــ یہ کون صاحب ہیں۔ اچھا۔ اب آ ہی گئے ہیں تو بھیج دو" ـــــ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا گیا اور لڑکی نے مسکراتے ہوئے یس سر کہا اور انٹرکام کا بٹن پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

" تشریف لے جائیے عاشق صاحب" ـــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے اندرونی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" گگ ـــــ گگ ـــــ کہاں سے ملتی ہے۔ کتنے کی ملتی ہے۔ مم ـــــ مم ـــــ میں تو غریب عاشق ہوں" ـــــ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

" کیا ملتی ہے۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ـــــ لڑکی اس کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔ اس لئے حیرت سے بولی۔

" تت ـــــ تت ـــــ تشریف۔ آپ نے خود ہی تو کہا ہے تشریف لے جائیے۔ اب کہیں سے خرید دوں گا تو لے جاؤں گا۔ فی الحال تو خالی ہاتھ ہوں" ـــــ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور لڑکی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" آپ ایسے ہی خالی ہاتھ چلے جائیے۔ تشریف بعد میں آ جائے گی" ـــــ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" بعد میں آ جائے گی۔ اوہ۔ اچھا اچھا۔ لیکن جیسے ہی آئے اپنے پاس نہ رکھ لینا۔ بھجوا دینا۔ خالی ہاتھ جاتے ہوئے کچھ اچھا نہیں لگتا شوق آم پوری کے پاس" ـــــ عمران نے اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" آم پوری ـــــ کیا مطلب۔ صاحب کا نام تو سہارن پوری ہے" لڑکی نے ایک بار پھر آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

" ایک ہی بات ہے۔ ایک ہی بات ہے۔ سہارن پور کے آم مشہور ہیں اس لئے سہارن پور کہہ دو یا آم پور کہہ دو کوئی فرق نہیں

پڑتا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی اس بار پھر ہنس پڑی۔

"دیکھیے اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ شوق صاحب کس چیز کا بزنس کرتے ہیں۔ یقیناً ہنسی کا کام کرتے ہیں۔ ان کے پاس ہر قسم کی ہنسی کا سٹاک موجود ہے۔ باہر دربان کھڑا ہے ڈراؤنی ہنسی ہنسنے والا اور اندر آپ موجود ہیں، دلکش ہنسی کی مالک، اب دیکھیے شوق صاحب کس طرح ہنستے ہیں" ——— عمران نے کہا اور جلدی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

یہ بھی خاصا لمبا چوڑا دفتر تھا۔ جسے انتہائی قیمتی اور شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے مہاگنی کی ایک بڑی میز تھی جس کے پیچھے ایک عام سا آدمی جس کا آدھا سر گنجا تھا۔ میز پر رکھی ایک ضخیم فائل پر جھکا ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا۔ اور دوسرے لمحے وہ بُری طرح بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے عمران صاحب۔ آپ۔ یعنی کہ آپ میرے دفتر میں۔ اوہ۔ لیکن وہ مس ڈوریا تو کسی عاشق صاحب کے بارے میں کہہ رہی تھی" ——— ادھیڑ عمر آدمی نے جس کا نام یقیناً شوق سہارن پوری تھا بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں شدید حیرت تھی۔

"وہ جوان ہے اسے تو ظاہر ہے عاشق ہی نظر آتے ہیں اس عمر میں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کے سامنے رکھی آرام دہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اچھا اچھا ——— میں سمجھ گیا" ——— شوق صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ۔ واقعی یہ تیسری ہنسی ہے۔ لیکن اس کا نام احمقانہ ہنسی رکھا جا سکتا ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تیسری ہنسی۔ احمقانہ ہنسی ——— کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" شوق صاحب نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ اچھے کاروباری لگتے ہیں۔ چونکہ ہنسی کا کاروبار کرتے ہیں اس لئے تین مختلف اشتہار بھی بنا رکھے ہیں۔ دربان جو ہنسی ہنستا ہے وہ ڈراؤنی ہنسی ہے۔ مس ڈوریا کی ہنسی دلکش ہنسی کے زمرے میں آتی ہے اور آپ کی ہنسی معاف کیجیے احمقانہ ہی کہلائی جا سکتی ہے۔ بہرحال خوب۔ بہت خوب۔ اچھے اشتہار ہیں۔ شکل کے لحاظ سے بالکل فٹ" ——— عمران نے کہا۔ اور شوق صاحب نے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ شاید عمران کے فقرے کا مطلب بخوبی سمجھ گیا تھا۔

"آپ کی تشریف آوری کیسے ہوئی" ——— شوق صاحب نے اس بار انتہائی سنجیدہ بلکہ قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"آ گئی۔ یعنی اتنی جلدی ——— کمال ہے" ——— عمران نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کون آ گئی۔ کس کی بات کر رہے ہیں" ——— شوق صاحب گڑبڑا گئے۔

"وہ محترمہ تشریف۔ وہ مس ڈوریا کہہ رہی تھیں کہ آپ اندر جائیں

جب آئے گی تشریف تو بھجوا دوں گی " ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ ـــ اچھا اچھا " ـــــ شوق نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا لیکن شاید اس بار وہ جان بوجھ کر نہ ہنسا تھا۔

" یعنی اتنی اچھی ہے کہ آپ کو مکرر اچھا کہنا پڑا۔ ہمیں بھی زیارت تو کرایئے ان محترمہ کی " ـــــ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" دیکھیے عمران صاحب ـــــ میں ایک کاروباری آدمی ہوں۔ اس لئے میرے پاس اس قسم کی باتوں کے لئے بالکل وقت نہیں ہوتا۔ یہ اب تک بھی میں آپ کو اس لئے برداشت کر رہا ہوں کہ رات پارٹی میں فیاض صاحب نے آپ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا تھا کہ آپ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سر رحمان کے صاحبزادے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آپ مجھے احمق بھی کہتے ہیں اور میرا وقت بھی ضائع کرتے رہیں " ـــــ شوق صاحب آخر رہ نہ سکے تو پھٹ پڑے۔

" یعنی آپ کو دونوں باتوں کے بیک وقت وقوع پذیر ہونے پر اعتراض ہے۔ دوسرے لفظوں میں یا میں آپ کو مسلسل احمق کہتا رہوں۔ اور آپ کا وقت ضائع نہ کروں تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں۔ تسبیح ہے آپ کے پاس " ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تسبیح ـــــ کیا مطلب۔ تسبیح کا کیا ذکر " ـــــ شوق نے

آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" کچھ گنتی میں جلدی چاہیئے۔ یا بغیر گنتی کے ـــ احمق اشتہار ہو " عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

اور شوق صاحب نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ ظاہر ہے عمران جسے ذبح کرنے پر تُل جائے اس کا یہی انجام ہو سکتا تھا۔

اُسی لمحے عقبی دروازہ کھلا اور مس ڈوریا ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ شوق صاحب نے چونک کر سر اٹھایا۔

" کیا بات ہے " ـــــ شوق صاحب نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" جی ـــ جی ـــ ڈیلی فائل دینے آئی ہوں " ـــــ ڈوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" رکھ دو اور جاؤ " ـــــ شوق نے ہونٹ چباتے ہوئے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور مس ڈوریا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل میز پر رکھی اور حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتی ہوئی واپس مڑ گئی۔ عمران بڑے بے نیازانہ انداز میں دیوار پر لگی ہوئی ایک پینٹنگ دیکھنے میں اس طرح مصروف تھا جیسے اس کے یہاں آنے کا مقصد ہی یہی ہو۔

" صاحب۔ اب خدا کے لئے فرمایئے کہ آپ کیوں آئے ہیں " شوق صاحب نے بُری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" خدا کے لئے ـــــ یعنی خیرات۔ میں۔ لاحول ولا قوۃ۔ کیا زمانہ

آگیا ہے۔ شوق انٹرپرائزر جیسی بین الاقوامی فرم کے جنرل منیجر اور خیرات مانگ رہے ہیں۔ کمال ہے صاحب اسے کہتے ہیں معاشی تنگی "۔۔۔۔ عمران نے بڑے افسوس بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آخر مجھ سے کیا قصور ہوا ہے عمران صاحب یہی قصور ہے کہ رات آپ سے پارٹی میں ملاقات ہوگئی ہے اور سپرنٹنڈنٹ فیاض میرا دوست ہے۔ اس نے آپ کا تعارف کرا دیا ہے۔ اگر یہی میرا قصور ہے تو جناب میں دست بستہ معافی مانگتا ہوں۔ میرا قصور معاف کر دیجئے اور تشریف لے جائیے "۔۔۔۔ شوق نے انتہائی زچ ہونے کے انداز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بھی جوڑ لئے۔

"معاف کیا بالکل معاف کر دیا۔ اور اب آپ بے قصور ہیں اور فرمائیے۔ مجھ جیسا سخی آپ کو کہاں ملے گا۔ ورنہ تو ظاہر ہے بغیر ثبوت لئے کوئی کسی کا قصور معاف نہیں کرتا۔ ویسے شوق صاحب آپ کاروبار کس چیز کا کرتے ہیں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے رات بھی آپ کو بتایا تھا کہ میں پیسٹی سائیڈ کا کاروبار کرتا ہوں۔ اگر آپ یہ لفظ نہ سمجھتے ہوں تو وضاحت کر دوں۔ پیسٹی سائیڈ کہتے ہیں کیڑے مار ادویات کو زرعی فصلوں کو جو کیڑے نقصان پہنچاتے ہیں میں انہیں مارنے کے لئے ادویات درآمد کرتا ہوں۔ اب آپ کو سمجھ آگئی ہوگی ساری بات۔ اب آپ تشریف لے جائیے۔ میں نے بہت سا کام کرنا ہے "۔۔۔۔ شوق اب واقعی اس قدر زچ ہو چکا تھا کہ وہ عام اخلاق سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

"اب تک کتنے کیڑے مارے ہیں آپ نے "۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کتنے کیڑے مارے ہیں۔۔۔۔ کیا مطلب "۔۔۔۔ شوق صاحب چونک پڑے۔

"آخر گنتی تو آتی ہوگی آپ کو۔ اور آپ نے یقیناً حساب بھی رکھا ہوگا کہ اب تک اتنے کیڑے مر چکے ہیں اتنے باقی ہیں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کیڑے نہیں مارتا۔ کیڑے مار ادویات درآمد کرتا ہوں" شوق نے جھلا کر کہا۔

"ایک ہی بات ہے۔ کیڑے تو بہرحال مرتے ہیں اور مرنے ہی چاہئیں۔ لیکن ایک بات تو بتائیے کہ اتنے عرصے سے کیڑے مر بھی رہے ہیں۔ لیکن ہر سیزن میں پہلے سے زیادہ تعداد میں آ بھی جاتے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ کیڑے مار ادویات کے ساتھ ساتھ آپ کیڑے بھی درآمد کرتے رہتے ہوں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"کیڑے درآمد کرتا ہوں۔ یعنی کہ آپ کا مطلب ہے کہ میں کیڑے بھی منگواتا ہوں۔ کیا آپ پاگل ہیں یا مجھے آپ پاگل سمجھتے ہیں" شوق نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس میں اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ ادویات کے باوجود اگر کیڑے ہر بار نمودار ہو جاتے ہیں تو اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ادویات ناکارہ ہیں یا پھر کیڑے بھی ادویات

ساتھ آتے ہیں " ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ باتیں آپ کسی زرعی ماہر سے کیجئے وہ آپ کو بتائیں گے کہ کیڑے کہاں سے آتے ہیں۔ میرا سر کیوں کھا رہے ہیں آپ" شوق صاحب اب ہتھے سے ہی اکھڑ گئے تھے۔

" سپرنٹنڈنٹ فیاض نے مجھے بتایا تھا کہ آپ پہلے پان سپاری کی درآمد برآمد کرتے تھے۔ پھر آپ نے یک لخت پیسٹی سائیڈ کا کاروبار شروع کر دیا اور یہ کاروبار شروع کرتے ہی آپ دیکھتے ہی دیکھتے پورے ملک میں سب سے بڑے درآمد کنندہ بن گئے۔ کیوں ایسی ہی بات ہے ناں " ـــــ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ تو آپ اس بات کی انکوائری کرنے آئے ہیں۔ بے فکر رہئے میں پورا انکم ٹیکس ادا کرتا ہوں۔ میرے حسابات بالکل درست ہیں آج تک ایک پیسے کا ہیر پھیر نہیں ثابت ہوا " ـــــ شوق نے جواب دیا۔

" تو پھر سپرنٹنڈنٹ فیاض سے آپ کی اس قدر گہری دوستی کیوں ہے " ـــــ عمران نے لفظ گہری پر زور دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ ـــــ اب میں سمجھا۔ آپ کا خیال ہے کہ میں نے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے کسی غلط وجہ سے دوستی رکھی ہوئی ہے۔ یہ بات نہیں۔ ہوٹل شیراز کے مالک جناب شیراز صاحب میرے دوست ہیں اور سپرنٹنڈنٹ فیاض ان کا دوست تھا۔ اس لئے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں۔ پھر چونکہ فیاض صاحب اور میرے کچھ شوق مشترک تھے اس لئے دوستی گہری ہو گئی " ـــــ شوق نے

جواب دیا۔

" یہ شیراز صاحب آپ کے کاروبار میں حصہ دار کب بنے ہیں " عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اوہ۔ اس بات کا آپ کو کیسے پتہ چلا۔ اس بات کا علم تو فیاض صاحب کو بھی نہیں " ـــــ شوق صاحب نے بری طرح چونک کر پوچھا۔

" فیاض کو تو بہت سی باتوں کا علم نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اسے تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ آپ جو ادویات درآمد کرتے ہیں وہ ادویات پڑوسی ملک کو سمگل ہو جاتی ہیں اور یہاں جو ادویات آپ کی طرف سے ڈیلرز کو سپلائی کی جاتی ہیں وہ سراسر نقلی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں کیڑوں کی تعداد ہر سیزن میں پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور ہمارا کسان ادویات کا سپرے کرتے کرتے اپنے منافع کو بھی خرچ میں جھونک دیتا ہے لیکن فائدہ اسے ایک پیسے کا بھی نہیں ہوتا۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ قومی نقصان ہے۔ اور ہمارے ملک کا تمام تر انحصار زراعت پر ہے۔ اور اگر زراعت اسی طرح کیڑوں کے ہاتھوں تباہ ہوتی رہی تو ایک روز یہاں کھانے کے لئے ایک دانہ تک نہ ملے گا " ـــــ عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

" یہ ـــــ یہ الزام ہے۔ سراسر الزام ہے۔ آپ غلط بیانی کر رہے ہیں۔ آپ میرے بزنس کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ میرے دشمن ہیں۔ میں پولیس کو بلاتا ہوں " ـــــ شوق صاحب نے بڑی

طرح چیختے ہوئے کہا۔ لیکن عمران نے دیکھ لیا تھا کہ اس کی آنکھوں سے شدید بے چینی اور اضطراب نمایاں ہو گیا تھا۔

"پولیس کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کو آخری وارننگ دینے آیا ہوں کہ اس بار اگر آپ نے یہ حرکت کی تو پولیس آپ کے ان سٹوروں تک خود بخود پہنچ جائے گی۔ جہاں یہ دھندہ ہوتا ہے۔ خدا حافظ" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ شوق آنکھیں پھاڑے کسی خوف زدہ مجسمہ کی طرح اُسے بیٹھا گھور رہا ہے۔

سیاہ رنگ کی کار نیم تاریک پہاڑی علاقے میں خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ کار کی ہیڈ لائٹس بند تھیں۔ اور اندھیرے میں وہ ایک سیاہ ہیولہ نظر آ رہی تھی۔ جس سڑک پر یہ کار دوڑ رہی تھی۔ وہ پہاڑی علاقہ تھا۔ لیکن چونکہ سڑک خاصی کشادہ تھی اور جہاں جہاں خطرناک موڑ اور گہرائیاں تھیں وہاں حفاظتی جنگلے لگے ہوئے تھے۔ اس لئے کار ڈرائیور لائٹس بند کئے اس نیم تاریکی میں بھی کار کو بڑے اطمینان سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ تاریکی تیزی سے پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ لیکن ڈرائیور اس طرح مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے اُسے لائٹ کی ضرورت ہی نہ ہو اور وہ آنکھیں بند کر کے بھی اس راستے پہ کار چلا سکتا ہو۔

"مارشل" ــــ اچانک پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک بھاری بھرکم آدمی نے جس نے گہرے سیاہ رنگ کا لباس پہنا

ہواتھا نے اچانک آواز دی ۔

"یس ماسٹر" ـــــ ڈرائیور نے بغیر گردن موڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوائنٹ کتنی دور رہ گیا ہے" ـــــ ماسٹر نے پوچھا۔ لہجہ تحکمانہ تھا۔

"صرف دو فرلانگ جناب" ـــــ مارشل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ ماسٹر نے اطمینان بھرے انداز میں ہنکارا بھرا۔ اور پھر واقعی دو فرلانگ کے بعد مارشل نے کار کا رخ یکلخت دائیں طرف اس طرح پھیر دیا کہ کار الٹتے الٹتے بچی۔ لیکن مارشل نے اُسے واقعی اس مہارت سے کنٹرول کیا کہ اس کی مہارت پر حیرت ہوتی تھی۔ اب جس جگہ کار آگے بڑھ رہی تھی وہاں سڑک نہ تھی بلکہ ایک پہاڑی پگڈنڈی تھی۔ اس لئے کار بری طرح ہچکولے لیتی ہوئی آگے بڑھی جارہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ ہر لمحے یہی محسوس ہوتا تھا کہ اس بار کار الٹ کر ہزاروں فٹ کی گہرائیوں میں جا گرے گی لیکن اس کے باوجود ہر بار کار حیرت انگیز طور پر سنبھل جاتی۔ اس طرح ہچکولے کھاتی کار کبھی اوپر چڑھنے لگ جاتی اور کبھی نیچے اترتی چلی جاتی۔

"ماسٹر ـــــ پوائنٹ قریب آگیا ہے" ـــــ اچانک ایک موڑ کاٹتے ہوئے مارشل کی آواز سنائی دی اور پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا بھاری بھرکم آدمی چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی تیز نظریں اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ لیکن ہر طرف گہری تاریکی کا پردہ پھیلا ہوا تھا۔ پھر دور جس طرح پہاڑی چیتے کی آنکھیں چمکتی ہیں اسی

طرح دو لائٹیں ایک لمحے کے لئے چمکیں اور بجھ گئیں۔

"یہ پوائنٹ کی طرف سے کیرنس کا اشارہ تھا ماسٹر۔ انہوں نے ہمیں پوری طرح چیک کر لیا ہے" ـــــ مارشل نے کار کی رفتار کم کرتے ہوئے کہا۔

اور ماسٹر نے اس طرح سر ہلایا جیسے اُسے مارشل کی بات پر شدید حیرت ہوئی ہو۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ کار آہستہ ہوتے ہوتے آخر کار ایک بڑی سی چٹان کے سامنے جا کر رک گئی۔

"آئیے ماسٹر" ـــــ مارشل نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا بھاری بھرکم آدمی بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ لیکن اس کا انداز انتہائی محتاط تھا۔ کیونکہ اندھیرا اس قدر تھا کہ دو قدم سے آگے کچھ نظر نہ آتا تھا۔

"میرے پیچھے آئیے ماسٹر" ـــــ مارشل نے کہا اور تیزی سے اس چٹان کی طرف چل پڑا۔

ماسٹر خاموشی سے سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ مارشل جیسے ہی چٹان کے قریب پہنچا۔ چٹان ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دائیں بائیں طرف دو حصوں میں بٹ کر ہٹ گئی۔ اندر ایک تنگ سا راستہ جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ مارشل آگے بڑھ گیا۔ ماسٹر نے بھی اس کی پیروی کی۔ جیسے ہی ان دونوں نے چند قدم اٹھائے انہیں عقب میں ایک بار پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چٹ کی آواز کے ساتھ ساری جگہ تیز روشنی سے بھر گئی۔ اچانک گہرے اندھیرے سے تیز روشنی میں آجانے کی وجہ سے ماسٹر کی آنکھیں چندھیا

گئیں۔ لیکن اس نے قدم نہ روکے تھے۔ اور چند لمحوں بعد اُسے سب کچھ صاف نظر آنے لگا تھا۔ یہ ایک پتلی سی سرنگ تھی جو ڈھلوانی انداز میں نیچے چلی جا رہی تھی۔ سرنگ کے اختتام پہ ایک دروازہ تھا۔ مارش نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں چند کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"بس جناب۔ میں یہاں تک ہی آسکتا تھا۔ آگے جانے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ البتہ آپ آگے جا سکتے ہیں دائیں طرف والے خلا میں چلے جائیے" ——— مارش نے مؤدبانہ انداز میں ایک طرف ہٹتے ہوئے ماسٹر سے کہا۔

اور ماسٹر سر ہلاتا ہوا اس خلا کی طرف بڑھ گیا۔ خلا کی دوسری طرف ایک اور راہداری تھی۔ جس میں ہلکے نیلے رنگ کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ دیواریں سپاٹ اور سنگی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے چٹانوں کو کاٹ کر یہاں سرنگ بنائی گئی ہو۔ لیکن تازہ ہوا یہاں وافر مقدار میں موجود تھی۔ ابھی ماسٹر ذرا آگے بڑھا ہی تھا کہ اُسے دور سے مشینوں کی گڑگڑاہٹ کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگتا تھا جیسے کہیں نیچے گہرائی میں بھاری مشینیں چل رہی ہوں۔ ایک موڑ مڑتے ہی راہداری کا اختتام ایک اور دروازے پر ہوا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ماسٹر ایک لمحے کے لئے دروازے پر رکا پھر قدم بڑھا کر اندر داخل ہو گیا۔ دوسری طرف گہرا اندھیرا تھا۔ ماسٹر نے جیسے ہی قدم دوسری طرف رکھے۔ یک لخت تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ اس کے عقب میں چٹان آ گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک بار

پھر چٹ کی آواز سے روشنی پھیل گئی۔

"خوش آمدید مسٹر جانسن" ——— ایک مترنم نسوانی آواز ماسٹر کے کانوں میں پڑی اور وہ چندھیائی ہوئی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد تاریکی چھٹ گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں موجود تھا۔ جسے دفتر کے سے انداز میں سجایا گیا تھا۔ انتہائی قیمتی فرنیچر وہاں رکھا ہوا نظر آرہا تھا۔ ایک چھوٹی لیکن قوس کی صورت میں بنی ہوئی دفتری میز کے پیچھے ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سنہرے بال شانوں تک لٹک رہے تھے۔ کانوں میں کسی انتہائی چمکدار دھات کے بڑے بڑے بالے لٹک رہے تھے۔ ان بالوں میں ایسی چمک تھی کہ آنکھ ان پر ٹھہر نہ سکتی تھی۔

"تشریف رکھئے مسٹر جانسن۔ آپ کھڑے کیوں ہیں" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ——— جانسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔ اور میز کی دوسری طرف موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کو کتنا مال چاہئے۔ مسٹر جانسن۔ ہمارے آدمی نے تو اطلاع دی تھی کہ آپ کوئی لمبا سودا کرنا چاہتے ہیں" ——— لڑکی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ پلیز میری ملاقات کسی ذمہ دار آدمی سے کرا دیجئے"

جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کتنے بڑے ذمہ دار آدمی سے ملنا چاہتے ہیں"

لڑکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب آپ کی دل شکنی نہ تھی۔ دراصل میں ایک مستقل اور لمبا سودا کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں اگر آپ میری ملاقات چیف باس سے کرا دیں تو میں ممنون ہوں گا" ـــــ جانسن نے جلدی سے کہا اور لڑکی ایک بار پھر مسکرا دی۔

"مسٹر جانسن ـــــ آپ چیف سے ہی ملاقات کر رہے ہیں۔ میں ریڈ فلیم کی چیف مارسیلا ہوں" ـــــ لڑکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جانسن کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

"یعنی کہ آپ خود۔ اوہ۔ آئی ایم ویری سوری مس مارسیلا۔ دراصل ریڈ فلیم کی جو شہرت ہے۔ اس کی وجہ سے میرے تصور میں کوئی ایسی شخصیت بطور چیف تھا جو کہ..... میرا مطلب ہے ......" ـــــ جانسن کہتے کہتے رک گیا۔

"میں آپ کا مطلب سمجھتی ہوں۔ بہرحال اب فرمائیے۔ آپ کو کتنا مال چاہیئے اور کون سا۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ کس علاقے کے لئے" ـــــ مارسیلا نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر موجود معصومیت اور مسکراہٹ یکلخت غائب ہو گئی تھی۔

"آپ نے میرے متعلق مکمل انکوائری کرالی ہے۔ اور آپ کو

معلوم ہے کہ میں اس بزنس میں انتہائی اعلیٰ ساکھ رکھتا ہوں۔ بالکل صاف اور سیدھا ریکارڈ ہے میرا۔ مال مجھے ون نمبر چاہیئے۔ اور پورے براعظم ایشیا کے لئے میں ریڈ فلیم کا ایجنٹ بننا چاہتا ہوں" ـــــ جانسن نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پورے براعظم ایشیا کے لئے۔ لیکن یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے۔ سارے براعظم ایشیا میں ہمارے اس وقت چار سو ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور آپ اکیلے ایجنسی لینا چاہتے ہیں" ـــــ مارسیلا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے آپ کے ایجنٹوں پر کوئی اعتراض نہیں وہ بے شک کام کرتے رہیں۔ میں نے سول ایجنسی طلب نہیں کی۔ میں نے تو صرف علاقہ بتایا ہے۔ جہاں میں خود کام کرنا چاہتا ہوں۔ اور یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے کسی ایجنٹ کے گاہک کو نہیں توڑوں گا"

جانسن نے جواب دیا۔

"یہ واقعی نئی بات ہے۔ میرے خیال میں ایسی کوئی جگہ باقی نہیں رہی جہاں مال نہ جاتا ہو۔ پھر آپ مال کہاں کھپائیں گے" ـــــ مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ میرا بزنس سیکرٹ ہے۔ اس لئے پلیز اس بارے میں اگر آپ کوئی سوال نہ کریں تو میں ممنون ہوں گا" ـــــ جانسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ مال کہاں چاہیئے" ـــــ مارسیلا نے چند لمحے

خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یہیں آئس لینڈ میں۔ یہاں سے باہر نہیں۔ اور مجھے ڈیلی ایک ٹن مال ہر صورت میں چاہیئے۔ اس سے زیادہ ہو جائے تو پرواہ نہیں لیکن اس سے کم کسی صورت میں نہ ہو"۔۔۔ جانسن نے کہا۔

"ایک ٹن مال ڈیلی اور وہ بھی آئس لینڈ میں۔ ویری سوری مسٹر جانسن۔ اس قدر زیادہ مقدار میں مال سپلائی کرنے سے پہلے ہمیں یہ ضرور پوچھنا پڑے گا کہ آپ اس قدر کثیر مقدار میں مال کہاں کھپائیں گے اور کیسے۔ اس کے بغیر ہم سودا نہیں کر سکتے" مارسیلا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے۔ سی۔ ایچ والوں نے تو کبھی یہ سوال نہ کیا تھا۔ انہیں تو بس رقم چاہیئے تھی اس سے زیادہ انہیں کوئی مطلب نہ تھا"۔۔۔ جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو وہ پکڑے گئے ہیں۔ اور ان کا سارا بزنس فلاپ ہو گیا ہے۔ جب کہ ریڈ فلیم کا کاروبار روز بروز ترقی کی طرف جا رہا ہے۔ ہمیں رقم سے زیادہ اپنا بزنس اور مال کی کوالٹی عزیز ہے" مارسیلا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں۔ لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ میرا یہ بزنس سیکرٹ آؤٹ ہو جانے پر مجھے نقصان نہ پہنچایا جائے گا"۔۔۔ جانسن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ اس بزنس میں جہاں تک میری معلومات ہیں گذشتہ

بیس سالوں سے ہے"۔۔۔ مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔۔۔ تقریباً اتنا عرصہ تو ہو گیا ہے"۔۔۔ جانسن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر ریڈ فلیم کے متعلق آپ کو اچھی طرح علم ہونا چاہیئے کہ ریڈ فلیم کس قدر اصول پسند ہے۔ ہم صرف مینوفیکچرنگ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ سپلائی میں نہیں۔ اس لئے آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ آپ کا بزنس سیکرٹ مجھ سے آگے کبھی نہ بڑھے گا"۔۔۔ مارسیلا نے انتہائی پراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دیکھئے چیف مارسیلا۔ آپ کو علم ہے ایشیا کے سوائے چند ملکوں کے باقی تمام ممالک زراعت پیشہ ہیں۔ اور جب سے کیمیاوی کھادوں کا استعمال اس براعظم میں شروع ہوا ہے پیٹی سائیڈ کا کاروبار انتہائی عروج پر پہنچ گیا ہے"۔۔۔ جانسن نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن ہمارے کاروبار کا پیٹی سائیڈ بزنس سے کیا تعلق ہے"۔۔۔ مارسیلا نے قدرے اکتاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ پلیز سنیئے تو سہی۔ میں بظاہر پیٹی سائیڈ کا کاروبار کرتا ہوں۔ میری کمپنی کی ادویات پورے براعظم میں سب سے زیادہ مقبول ہیں۔ کیونکہ وہ زود اثر بھی ہوتی ہیں۔ اور مقابلتاً سستی بھی۔ اس لئے پورے براعظم ایشیا میں میری کمپنی کی ادویات کی بے پناہ مانگ ہے۔ لیکن میرا اصل بزنس پیٹی سائیڈ نہیں ہے۔ وہ تو صرف ایک آڑ ہے۔

میرا اصل بزنس منشیات کا ہے۔ میں پیٹی سائیڈ کے ڈبوں میں منشیات بھر کر انہیں بطور پیٹی سائیڈ بھجوا دیتا ہوں پچھتر فیصد پیٹی سائیڈ میں پچیس فیصد مال منشیات کا ہوتا ہے۔ اور وہاں پیٹی سائیڈ تو بازار میں چلی جاتی ہے۔ جب کہ منشیات والے ڈبے مخصوص اڈوں پر پہنچا دیئے جاتے ہیں اور کسی کو شک بھی نہیں ہوتا۔ اس طرح میرا کاروبار پورے عروج پر ہے۔ میں پہلے سی ایچ والوں کا مال بھرتا تھا۔ لیکن سی۔ ایچ کے خاتمے کے بعد میں نے سوچا کہ ریڈ فلیم سے بات کروں، یہ پارٹی بھی بڑی ہے اور کاروبار میں کھری بھی ہے۔ اور اس پچیس فیصد کے لئے مجھے روزانہ ایک ٹن مال چاہیئے۔ اب فرمایئے۔ کیا خیال ہے" ——— جانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ یقین کیجیئے مسٹر جانسن۔ آپ کی اس ذہانت نے میرے دل میں آپ کی قدر کہیں زیادہ بڑھا دی ہے۔ واقعی آپ نے مال کی انتہائی محفوظ ترین سپلائی کے لئے حیرت انگیز طریقہ سوچا ہے۔ ٹھیک ہے آپ کو مال سپلائی کرنے کے لئے ہم تیار ہیں" ——— مارسیلا نے کہا۔ اور اس نے میز کی دراز سے ایک فائل نکالی اور اُسے کھول کر جانسن کے سامنے رکھ دیا۔

"ریڈ فلیم کی مختلف پروڈکٹس ہیں کوالٹی اور فی گرام ریٹس اس میں درج ہیں۔ آپ جس کوالٹی کا مال چاہتے ہوں بتا دیں" ——— مارسیلا نے کہا اور جانسن نے فائل اٹھا کر پڑھنی شروع کر دی۔

"چیف مارسیلا۔ آپ کے ریٹس بہت زیادہ ہیں۔ سی۔ ایچ تو

تو اس سے نصف ریٹس لیتے تھے" ——— جانسن نے کہا۔

"سوری مسٹر جانسن۔ ہمارا مال بہترین ہوتا ہے۔ اور ہم کوالٹی کی گارنٹی دیتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ریٹس فکسڈ ہیں۔ ان میں معمولی سی کمی بیشی ممکن نہیں ہے" ——— مارسیلا نے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت زیادہ ہیں۔ اگر مجھے پہلے اس کا اندازہ ہوتا تو میں آپ سے رابطہ نہ کرتا۔ میرے گاہک اس قدر قیمتی مال نہیں اٹھا سکتے۔ میرے گاہک ایشیا جیسے پس ماندہ ملکوں کے وہ کسان ہیں جو ان ملکوں کے لحاظ سے بھی بے حد پس ماندہ ہیں اس لئے وہ اتنا مہنگا نشہ کر ہی نہیں سکتے۔ آئی۔ ایم سوری۔ ہاں اگر آپ اپنے ریٹس میں ساٹھ فیصد کمی کر دیں تو میں کیش رقم پر بھی مال اٹھانے پر بھی تیار ہوں" ——— جانسن نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں مسٹر جانسن۔ ایک فیصد بھی کمی نہیں ہو سکتی۔ آگے آپ کی مرضی" ——— مارسیلا کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"او۔ کے۔ پھر مجھے اجازت دیجئے۔ میں کسی اور پارٹی سے مال اٹھا لوں گا" ——— جانسن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں۔ ریڈ فلیم کے ساتھ آپ کی جو بات چیت ہوئی ہے وہ ہمیشہ راز رہے گی۔ ہم اس معاملے میں کھرے ہیں" ——— مارسیلا نے کہا۔

"تھینک یو۔ مجھے آپ سے یہی امید ہے۔ ویسے ایک بات کا یہ تذکرہ کر دوں۔ کہ میں صرف کاروباری آدمی ہی نہیں ہوں۔ میں نے کاروبار سے ہٹ کر بھی ایک تنظیم بنائی ہوئی ہے۔ جو میرے کاروبار کی نگرانی بھی کرتی ہے اور میرے دشمنوں سے بخوبی نپٹتی بھی ہے۔ چاہے وہ دشمن بظاہر کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوں۔ آپ نے ڈیتھ جانس کا نام تو سنا ہی ہو گا۔ اس تنظیم کے سربراہوں میں سے ایک میں بھی ہوں" جانسن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مسٹر جانسن۔ جب میں نے کہہ دیا کہ آپ کا راز راز رہے گا۔ تو پھر مجھے دھمکیاں دینے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ہم کاروباری لوگ ہیں۔ لیکن اگر ہمارے کاروبار پر کسی طرح کی زد پڑنے لگے تو پھر ہم سے بڑا دشمن کوئی نہیں ثابت ہوتا۔ بہرحال آپ کا اور ہمارا سودا طے نہیں ہوا۔ اس لئے ہم اس ملاقات کو ہمیشہ کے لئے بھول جائیں۔ مارشل آپ کو شہر چھوڑ دے گا۔ گڈ بائی"

مارسیلا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

"گڈ بائی" ——— جانسن نے بھی خشک لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

کال بیل بجنے کی تیز آواز سنتے ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی اور اپنا سر صوفے کی پشت سے نکالتے ہوئے زور سے سلیمان کو آواز دی۔

"سلیمان۔ دیکھو اس زوردار گرمی میں کون آیا ہے۔ شاید ٹھنڈے شربت کی کوئی بوتل ہی آ گئی ہو" ——— عمران نے کہا۔

"جس طرح کال بیل بج رہی ہے۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کھولتے ہوئے پانی کی بوتل ہے" ——— سلیمان کی آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔ سلیمان قدم بڑھاتا دروازے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

"اوہ ——— واقعی انتہائی کھولتے پانی کا پورا کنستر ہے" سلیمان کی اونچی آواز سنائی دی۔

"کیا بک رہے ہو۔ خواہ مخواہ میرے منہ نہ لگا کرو۔ کسی روز ہتھکڑی لگا کر جیل میں ٹھونس دوں گا" ——— سپرنٹنڈنٹ فیاض کی کڑکدار آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"مجھے کیا ضرورت ہے۔ سڑے بُسے منہ سے لگنے کی۔ باسی توری جیسی بو آ رہی ہے" ——— سلیمان کی چبھتی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے دھپ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی سپرنٹنڈنٹ فیاض کی چیخ سنائی دی۔

"ارے ارے۔ مہمان کو مارتے نہیں۔ اس کی عزت کرتے ہیں۔ مہمان تو باعث برکت ہوتا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ آج کل اس فلیٹ میں برکت کی بے حد کمی ہے۔ جو رقم کمائی تھی وہ کب کی بے برکتی کی نذر ہو چکی ہے" ——— عمران نے وہیں بیٹھے بیٹھے چیخ کر کہا۔ کیونکہ آوازوں سے ہی وہ ساری صورت حال سمجھ گیا تھا کہ سوپر فیاض نے غصے میں آ کر بازو لہرا دیا۔ لیکن سلیمان تو مقوی اعصاب قسم کے حریرے کھا کھا کر پارہ بن چکا ہے۔ اس لئے اس کے تیزی سے ہٹ جانے کی وجہ سے سوپر فیاض کا تھپڑ بجائے سلیمان کے گال پر پڑنے کے پوری قوت سے دیوار پر پڑا ہے۔

"ان بودار برکت صاحب کو سمجھا لیجئے۔ اب اگر ان کا بازو ہلا بھی تو یہ لولے کہلاتے پھریں گے۔ یعنی کہ بغیر بازو کے" ——— سلیمان کی انتہائی غصیلی آواز دروازے کے قریب سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا غصے سے پھنکارتا ہوا باورچی خانے

کی طرف بڑھ گیا۔

"میں اسے جان سے مار دوں گا عمران۔ آج میں لحاظ کر گیا ہوں۔ آئندہ لحاظ نہیں کروں گا" ——— سوپر فیاض کی دروازے پر دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اُسی لمحے وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا وہ اپنے ایک ہاتھ کو بار بار جھٹک رہا تھا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔

"ارے ارے دھیرج۔ شانتی۔ شانتی۔ اطمینان سے بیٹھو۔ باہر گرمی ضرور ہے۔ لیکن یہاں میں نے تمہارے لئے یخ بستگی کا انتظام کر رکھا ہے۔ ارے واہ۔ تو شوق آم پوری بھی ساتھ ہیں۔ واہ اسے کہتے ہیں چوپڑی اور دو دو" ——— عمران نے سوپر فیاض کے پیچھے شوق سہارن پوری کو بھی کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے کل میرے دوست کے دفتر میں جا کر اسے دھمکیاں دی ہیں کیوں" ——— سوپر فیاض نے یک لخت آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"دی ہیں۔ اچھا کمال ہے۔ مجھے معاوضے میں کچھ ملا تو نہیں۔ بس خالی ہاتھ واپس آ گیا تھا۔ شاید وہیں رہ گیا ہوگا چیک۔ چلو اچھا ہے۔ شوق صاحب وہ دینے آئے ہوں گے۔ بہت بہت مہربانی" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ تم جانتے ہو شوق میرا بہترین دوست ہے۔ اور میں اچھی طرح جانتا ہوں۔

کہ یہ کاروبار میں ایک پیسے کی بھی بے ایمانی نہیں کرتا۔ صاف ستھرا دھندہ کرتا ہے" ــــ فیاض نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

شوق سہارن پوری بھی خاموشی سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"دھندہ تو کرتا ہے۔ یہ تو تمہیں تسلیم ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ــــ اب مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو۔ میں پوچھنے آیا ہوں کہ اصل بات کیا ہے" ــــ فیاض نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اصل بات تو شوق صاحب ہی بتا سکتے ہیں۔ ویسے اشارہ تو میں نے کل کر دیا تھا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان پر الزام لگایا ہے کہ یہ پیسٹی سائیڈ کے کاروبار میں بے ایمانی کرتے ہیں۔ اصل مال پڑوسی ملک کو سمگل کر دیتے ہیں اور نقلی مال سپلائی کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے" ــــ فیاض نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ثبوت کا معاوضہ الگ ہوگا۔ بولو کتنی مالیت کا ثبوت چاہیے" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران۔ لازماً تمہیں کسی نے ان کے خلاف بھڑکایا ہوگا۔ ورنہ تم اس طرح خاص طور پر اس کے دفتر جا کر اسے دھمکیاں نہ دیتے میں پوچھ رہا ہوں کہ کس نے ایسا کہا ہے" ــــ سوپر فیاض نے

تیز لہجے میں کہا۔

"جو پیسٹی سائیڈ استعمال کرتے ہیں" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے۔ ٹھیک ہے شوق صاحب۔ آپ عمران کے خلاف اپنے دفتر میں آ کر دھمکیاں دینے اور بلیک میل کرنے کا الزام لگا کر رپٹ درج کرا دیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ سر رحمان کا لڑکا ہے۔ سر رحمان اگر اسے منہ لگاتے تو یہ اس طرح یہاں نہ پڑا ہوتا۔ میں تمہیں سر رحمان کے پاس براہ راست پیش کروں گا۔ تم ساری بات انہیں بتا دو۔ آخر تم اس ملک کے معزز شہری ہو۔ اور انتہائی معزز تاجر ہو" ــــ فیاض نے پلٹ کر شوق سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فیاض صاحب۔ میں چاہوں تو انتہائی اعلیٰ حکام تک پہنچ سکتا ہوں۔ اور عمران صاحب کو معلوم ہو جائے کہ کسی شریف آدمی کو دھمکیاں دینے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ لیکن میں صرف آپ کی وجہ سے خاموش ہو گیا ہوں۔ کہ عمران صاحب آپ کے دوست ہیں" ــــ شوق نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران ــــ اب بھی وقت ہے تم شوق صاحب سے معافی مانگ لو۔ ورنہ نتیجہ تمہارے حق میں اچھا نہیں نکلے گا۔ کسی میں جرأت نہیں ہے کہ تمہیں قانون کی گرفت سے بچا سکے" فیاض نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سلیمان ــــ ارے بھائی سلیمان۔ ذرا جلدی چونا لے

آنا" ـــــ عمران نے یک لخت ہانک لگاتے ہوئے کہا۔
"ہلدی چونا ـــــ کیا مطلب" ـــــ فیاض نے چونک کر اپنے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید حیرت اس بات پر تھی کہ اس کے ہاتھ پر تو کوئی زخم نہیں آیا پھر عمران ہلدی چونا کیوں منگوا رہا ہے۔

"ہلدی چونے کا مطلب انگریزی میں بتاؤں یا فرانسیسی میں کون سی زبان سمجھتے ہو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں منگوا رہے ہو۔ میرا ہاتھ تو زخمی نہیں ہوا" ـــــ فیاض نے جھلا کر کہا۔

"تمہارے دماغ کے لئے منگوا رہا ہوں۔ اس میں خاصے زخم آ گئے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ شٹ اپ ـــــ میں ہمدردی کی بنا پر یہاں چلا آیا ہوں ٹھیک ہے اب ہتھکڑی سمیت آؤں گا۔ چلیں شوق صاحب اب یہ میری انا کا مسئلہ بن گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ عمران کو ان الزامات میں گرفتار ہونے سے کون بچا سکتا ہے" ـــــ فیاض نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری انا کا مسئلہ شاید اس لئے بن گیا ہے کہ تم شوق کے دوست ہو۔ لیکن یاد رکھنا شوق آم پوری کا شوق تمہیں مہنگا پڑے گا۔ اور جہاں تک شوق صاحب آپ کی دھمکی کا تعلق ہے۔ میں صرف اتنا بتا دیتا ہوں کہ تمہارا جبازنگ والا سٹور اس وقت پولیس کے قبضے میں پہنچ چکا ہے۔ اور تمہارا چونگی نمبر بارہ والا

بڑا سٹور سیل کر دیا گیا ہے" ـــــ عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"ک ـــ ک ـــ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیوں۔ ایسا کیوں ہوا ہے" ـــــ شوق کی آنکھیں خوف سے پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

"اس لئے کہ تمہارے جبازنگ والے سٹور میں موجود مال میں سے ایسا مال ملا ہے جس میں منشیات بھری ہوئی ہے۔ انتہائی خوفناک منشیات" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

اُسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔ اور شوق بُری طرح گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"خاموشی سے بیٹھے رہو" ـــــ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"اب کون آ گیا ہے" ـــــ سلیمان کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور پھر سلیمان تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر دروازہ کھلنے کے ساتھ ساتھ ایک نامانوس سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران صاحب اسی فلیٹ میں رہتے ہیں" ـــــ بولنے والے کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔ لیکن لہجے میں فطری اکھڑ پن نمایاں تھا۔

"ہاں۔ مگر ......" ـــــ سلیمان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے انہیں رپورٹ دینی ہے۔ میرا نام انسپکٹر شاہد ہے۔

اور میرا تعلق انٹی نارکوٹکس سے ہے" ـــــ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"آنے دو سلیمان" ـــــ عمران نے ہانک لگائی۔

اور پھر چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا نوجوان جس کے جسم پر انٹی نارکوٹکس سٹاف کی مخصوص یونیفارم تھی ہاتھ میں ایک لفافہ پکڑے دروازے سے نمودار ہوا۔ اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں گھومتی ہوئیں شوق پر پڑیں وہ بُری طرح اچھلا۔ دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس نے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔

"اوہ ـــ ہمارا بڑا مجرم یہاں موجود ہے" ـــــ انسپکٹر شاہد نے انتہائی کڑکدار لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ شوق کی طرف کر دیا۔ جس کا جسم بُری طرح لرزنے لگا تھا۔ اُسے دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اُسے جاڑے کا بخار ہو گیا ہو۔

"انسپکٹر شاہد۔ خاموشی سے اپنا ریوالور واپس ہولسٹر میں ڈال لو۔ یہاں تم سے بھی بڑا افسر موجود ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ ہاں فیاض صاحب۔ لیکن یہ بہت بڑا مجرم ہے جناب۔ ہمارا سارا اسٹاف ان کی گرفتاری کے لئے چھاپے مار رہا ہے۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ یہ یہاں موجود ہیں۔ ان کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں" ـــــ انسپکٹر شاہد نے تیز لہجے میں کہا۔

سپرنٹنڈنٹ فیاض کے اپنے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ وہ تو عمران کو ہتھکڑیاں لگانے کی دھمکی دے رہا تھا جب کہ اب وہ

اس لئے پریشان تھا کہ جب سر رحمان کو معلوم ہو گا کہ انٹی نارکوٹکس کا بڑا مجرم اس کا دوست ہے اور اس نے اس کی حمایت کی ہے تو سر رحمان یقیناً اُسے گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ انہیں ان کی اصول پسندی کا اچھی طرح علم تھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ یہ کہیں بھاگے نہیں جا رہے" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری جناب۔ مجرم کو دیکھ کر میں نہیں چھوڑ سکتا۔ میں اسے ہتھکڑی لگا کر لے جاؤں گا۔ یہ میری ڈیوٹی ہے۔ تم ہاتھ اٹھا کر دوسری طرف منہ کر لو مسٹر۔ اور سنو اگر ذرا غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا۔ تم جیسے مجرموں کو گولی مارتے ہوئے مجھے بے حد مسرت ہوتی ہے"

انسپکٹر شاہد عمران کو جواب دے کر دوبارہ شوق کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ایک ہاتھ میں اس نے ریوالور پکڑا ہوا تھا جب کہ دوسرے ہاتھ سے اس نے جیب سے کلپ ہتھکڑی نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسی لمحے شوق ایک دھماکے سے نیچے قالین پر گرا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"فیاض۔ تم اسے دیکھو۔ میں انٹی نارکوٹکس کے ڈائریکٹر جنرل صدیقی صاحب سے بات کر لوں۔ یہ شاہد صاحب کچھ ضرورت سے زیادہ ہی قانون پسند بننے کی کوشش کر رہے ہیں" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"مم ـــ مم ـــ مگر جناب یہ مجرم ہے۔ اس کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں" ـــــ انسپکٹر شاہد اپنے محکمے

کے ڈائریکٹر جنرل کا نام سن کر قدرے ہوش میں آگیا تھا۔ جب کہ فیاض جلدی سے اٹھ کر قالین پر پڑے شوق کو ہوش میں لانے کی کوشش میں مصروف تھا۔

"تمہارے پاس ہیں گرفتاری کے وارنٹ"۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اب مجھے پتہ تو نہیں تھا جناب کہ آپ نے اتنے بڑے مجرم کو اپنے فلیٹ میں چھپا رکھا ہے"۔۔۔ انسپکٹر شاہد نے اپنی پولیس والی مخصوص جبلت کی بنا پر الزام عمران کے سر ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس دوران عمران رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کر چکا تھا۔

"صدیقی صاحب سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے رابطہ ہوتے ہی کرخت لہجے میں کہا۔

"کون علی عمران"۔۔۔ دوسری طرف سے شاید پی۔ اے بول رہا تھا۔

"تم بات کراؤ نانسنس۔ وقت ضائع مت کرو"۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"۔۔۔ پی۔ اے شاید عمران کے سخت اور تحکمانہ لہجے سے ہی گھبرا گیا تھا۔

"یس۔۔۔ صدیقی بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"صدیقی صاحب۔۔۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ علی عمران

کا لہجہ خاصا خشک تھا۔

"اوہ عمران صاحب۔ میں نے ہدایات کے مطابق ایک انسپکٹر کے ہاتھ رپورٹ آپ کے پاس بھجوا دی ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ڈائریکٹر جنرل صدیقی کا لہجہ خاصا نرم ہو گیا تھا۔

"وہ انسپکٹر شاہد میرے فلیٹ میں موجود ہے۔ اور جس کے سٹور پر یہ چھاپہ پڑا ہے۔ یعنی شوق سہارنپوری صاحب۔ وہ بھی میرے فلیٹ میں موجود ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ جب وہ میرے فلیٹ میں موجود ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں خود تحقیقات کر رہا ہوں۔ آپ کے انسپکٹر شاہد اُسے یہیں گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ آپ انہیں بتا دیں کہ صورت حال کیا ہے"۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"مجرم شوق آپ کے فلیٹ میں ہے۔ اوہ۔ اچھا اچھا میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے رسیور انسپکٹر کو دیجئے"۔۔۔ صدیقی صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے رسیور شاہد کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر۔۔۔ میں انسپکٹر شاہد عرض کر رہا ہوں" انسپکٹر شاہد نے رسیور عمران سے لیتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انسپکٹر شاہد۔۔۔ عمران صاحب جیسے کہیں ویسا کرو۔ سمجھے۔ وہ ایک بہت بڑے افسر کے نمائندے ہیں۔ ان کے حکم کی تعمیل ہونی چاہیئے۔ اٹ از مائی آرڈر"۔۔۔ صدیقی صاحب

نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر یس سر" —— انسپکٹر شاہد نے جواب دیا۔ اور رسیور ڈھیلے ہاتھوں سے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ شوق سہارن پوری اس دوران میں ہوش میں آچکا تھا۔ لیکن اس کا چہرہ اس قدر زرد پڑ چکا تھا جیسے اس کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ ہو۔

"تھینک یو صدیقی صاحب۔ شوق سے انکوائری کے بعد بات ہو گی۔ گڈ بائی" —— عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ رپورٹ کہاں ہے" —— عمران نے سخت لہجے میں انسپکٹر شاہد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" —— انسپکٹر شاہد بالکل ہی سیدھا ہو چکا تھا۔ اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا جس پر سرکاری مہریں لگی ہوئی تھیں اور لفافہ بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے بے نیازانہ انداز میں اس سے لفافہ لیا۔ اور میز پر رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔" —— عمران نے انسپکٹر شاہد سے کہا اور شاہد نے اس بار باقاعدہ سیلوٹ مارا۔ اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جب باہر سے دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب" —— دوسرے لمحے سلیمان کسی جن کی طرح دروازے پر نمودار ہو گیا۔ وہ عمران کا لہجہ پہچانتا تھا۔ اس لئے

اُسے معلوم تھا کہ کس وقت مذاق ہو سکتا ہے اور کس وقت نہیں۔

"فیاض صاحب اور شوق صاحب کے لئے پانی اور چائے لاؤ" عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور سلیمان سر ہلاتا ہوا بغیر کچھ بولے واپس چلا گیا۔

"آپ فی الحال اطمینان سے بیٹھیں شوق صاحب۔ فوری خطرہ تو ٹل گیا ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے شوق سے کہا۔ اور ساتھ ہی میز پر پڑا ہوا لفافہ اٹھا کر اُسے کھولنے لگا۔

"مم —— مم —— میں بے گناہ ہوں۔ یقین کیجئے۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں نے کبھی جرم نہیں کیا" —— شوق نے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ اس کی تمام اکڑ فوں اس طرح ختم ہو گئی تھی کہ جیسے وہ دنیا کا حقیر ترین انسان ہو۔

"یہ کیا چکر ہے عمران —— میں تو اب بھی کہتا ہوں کہ شوق ایسا کام نہیں کر سکتا۔ میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں" —— فیاض نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"چکر تو تمہیں ڈیڈی بتائیں گے جب انہیں پتہ چلے گا کہ تم ایک قومی مجرم کو ساتھ لئے اس کا ناجائز تحفظ کرتے پھر رہے ہو" عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ ساتھ ساتھ لفافے میں سے نکلنے والا کاغذ بھی پڑھتا جا رہا تھا۔

"اوہ اوہ —— اب مجھے کیا معلوم تھا۔ میں اسے خود گرفتار کر کے باس کے پاس لے جاتا ہوں۔ دوستی گئی بھاڑ میں" فیاض نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بس یہی تھی تمہاری دوستی۔ جس پر اکڑ رہے تھے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر شوق مجرم ہے تو میری مجرموں سے کوئی دوستی نہیں ہے" فیاض نے جان بوجھ کر شوق کی طرف نہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ جواب ہونق بنا عمران اور فیاض کی شکلیں دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ مجرم ہے" ـــــ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"وہ انسپکٹر شاہد کہہ رہا تھا کہ اس کا وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکا ہے" ـــــ فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے دیکھا ہے وارنٹ گرفتاری" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ن ـــ نہیں۔ لیکن وہ انسپکٹر شاہد ذمہ دار آفیسر ہے۔ وہ جھوٹ تو نہیں بول سکتا۔ پھر اس نے شوق کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا" فیاض نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"جب وہ ذمہ دار افسر شوق صاحب کو یہاں سے گرفتار کر کے نہیں جا سکا تو تم جیسا غیر ذمہ دار افسر ایسا کیسے کر سکتا ہے۔ کیا ڈیڈی سے بات کراؤں۔ کہ تم بغیر وارنٹ گرفتاری کے ایک شریف اور معزز آدمی کو ہتھکڑیاں پہنانے پر تلے ہوئے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ـــــ تم خود تو کہہ رہے ہو کہ اس کا سٹور پولیس کی تحویل میں ہے اور دوسرا اسٹور سیل ہو چکا ہے" ـــــ فیاض کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ عمران کو کس طرح ڈیل کرے۔

اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ چائے اور پانی کے ساتھ ساتھ کھانے کو بھی خاصا کچھ تھا۔ سلیمان نے چائے بنائی اور پھر ایک ایک پیالی ان تینوں کے سامنے رکھنے کے ساتھ ساتھ اس نے کھانے کا سامان بھی میز پر رکھا اور پانی بھی۔ باقی ٹرالی دھکیلتا ہوا وہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔

عمران ایک بار پھر لفافے سے نکلنے والے کاغذ کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

"مم ـــــ میں بے گناہ ہوں۔ یقین کیجئے میں بے گناہ ہوں" ـــــ شوق صاحب کی منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آپ کے جبار نگ والے سٹور میں سے پچیس فیصد مال میں آر۔ ڈی منشیات بھری ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ ہے اس کی" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کاغذ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پ ـــ پپ ـــ پچیس فیصد آر۔ ڈی۔ خدا کی پناہ۔ مم۔ مم میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ شوق کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ عمران بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے سنجیدہ

لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ جہازرنگ کے سٹور انچارج الفت حسین نے قبول کر لیا ہے کہ وہ اس دھندے میں ملوث ہے۔ اور وہ نئی ڈیلوری آتے ہی مخصوص مال ایک پارٹی جنرل بیسٹی سائیڈ انٹرپرائز کے نام بک کرا دیا کرتا تھا اور اُسے اس کا باقاعدہ معاوضہ ملتا تھا۔ جو اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جایا کرتا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ کام گذشتہ چار سالوں سے مسلسل ہو رہا ہے۔ اور ان چار سالوں میں صرف دو بار اس پارٹی کے ایک آدمی سے اس کی ملاقات ہوئی ہے۔ ورنہ ڈیلوری سے پہلے فون پر اطلاع آتی تھی اور پھر وہ مال بک کرا دیا کرتا تھا۔ لیکن سر۔ میں نے تحقیقات کی ہے۔ اس نام کی کوئی کاروباری پارٹی دارالحکومت میں کام نہیں کر رہی"۔
ٹائیگر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"مال کس طرح بک ہوتا تھا"۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"الفت حسین کے کہنے کے مطابق ایک ٹرک سٹور پر آتا تھا۔ اس کا ڈرائیور پارٹی کا کارڈ اُسے دکھاتا تھا اور مال لے جاتا تھا۔ ٹرک پر اس وقت نہ ہی کوئی نمبر پلیٹ ہوتی تھی۔ اور نہ کوئی نشان۔ ڈرائیور بھی ہر بار نیا ہوتا تھا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"الفت حسین کی اس وقت کیا پوزیشن ہے"۔۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ٹھیک ہے سر"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اسے جوزف کے پاس پہنچا دو۔ اور جوزف کو کہنا کہ اس کا پوری طرح خیال رکھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ الفت حسین کب سے تمہارے پاس ملازم ہے"
عمران نے شوق سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ جس نے صرف پانی کا ایک گلاس پیا تھا۔ چائے ویسے ہی رکھی تھی۔

"پانچ چھ سالوں سے۔ انتہائی محنتی آدمی ہے۔ کبھی اس کی شکایت نہیں آئی"۔۔۔۔ شوق نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کس کی سفارش پر اسے ملازم رکھا تھا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے اخبار میں اشتہار دیا تھا۔ انٹرویو لیا تھا۔ مجھے یہ خاصا محنتی نوجوان نظر آیا۔ میں نے رکھ لیا۔ کسی نے سفارش نہیں کی تھی"
شوق نے منمناتے ہوتے جواب دیا۔ اب اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"بیسٹی سائیڈ کے کاروبار کی ٹپ تمہیں کس نے دی تھی"
عمران نے باقاعدہ پولیس والوں کی طرح پوچھ گچھ شروع کر دی۔

"میرا بزنس خلاف جا رہا تھا پان سپاری والا۔ تو میرے ایک زمیندار دوست نے کہا تھا کہ میں یہ کام کروں۔ میں نے اس پر غور کیا۔ اور پھر میں نے چھوٹے پیمانے پر کام شروع کیا جو آہستہ آہستہ بڑھتا گیا۔ اور پھر میں نے باقاعدہ بین الاقوامی کمپنیوں کا مال درآمد کرنا شروع کر دیا۔ لیکن عمران صاحب آپ یقین کریں کہ میں نے آج تک یہ منشیات والا دھندہ کبھی نہیں کیا۔ میں طبعاً ایسا کم ہی

نہیں سکتا۔ بجلانے یہ سارا چکر کیا چل گیا ہے" ـــــ شوق نے بے اختیار اپنے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اسی طبعی شرافت نے تو تمہیں اب تک بچایا ہوا ہے ورنہ اب تک تم ٹکٹکی پر الٹے لٹکے ہوئے ہوتے۔ تمہارے ناخن اکھاڑے جا چکے ہوتے۔ اور سرخ مرچوں کا تھیلا تمہارے منہ پر بندھا ہوتا۔ ہمارے ملک کی پولیس تو ایسے ہی انکوائری کرتی ہے اور شاید تم اب تک ایک ہزار بار باقاعدہ تحریری طور پر اقبال جرم بھی کر چکے ہوتے۔ یوں مزے سے بیٹھے اپنی بے گناہی کی راگنی نہ الاپ رہے ہوتے" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور شوق صاحب نے سر جھکا لیا۔

"لیکن تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا" ـــــ فیاض نے جو اب تک سہما ہوا اور خاموش بیٹھا تھا زبان کھولی۔

"بس مجھے کبھی کبھی کیڑا کاٹ لیتا ہے۔ اور شوق صاحب کی دواؤں سے کیڑے مرتے تو نہیں البتہ نشہ ضرور لگ جاتا ہے انہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور فیاض بُری طرح ہونٹ کاٹنے لگا۔

"اچھا۔ اب میں چلتا ہوں" ـــــ اچانک کسی خیال سے فیاض اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے شاید سوچا ہوگا کہ اب عمران کا موڈ قدرے اچھا ہو گیا ہے۔ اس لئے اس خطرناک سچوئیشن سے فرار حاصل کر لیا جائے۔

"اپنے دوست کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ فی الحال تو میں نے انہیں

بچا لیا ہے۔ کیونکہ کل ان سے ملاقات کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ یہ آدمی اس دھندے میں ملوث نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ براہِ راست ملوث ہی نہیں ہے" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"وہ ـــــ وہ وارنٹ گرفتاری" ـــــ شوق نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اُسے بھی فی الحال معطل ہی سمجھیں۔ آخر آپ فیاض کے دوست ہیں اور فیاض میرا دوست ہے۔ اس لئے اب اتنا تو میرا بھی حق ہے کہ میں فیاض کے دوست کی مدد کر دوں۔ اور یہ بھی وعدہ کہ مکمل انکوائری کے بعد اگر آپ مکمل طور پر صاف نکلے تو آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"بہت بہت شکریہ۔ آپ تو میرے لئے فرشتہ رحمت ثابت ہوئے ہیں۔ میں آپ کا احسان کبھی نہ بھولوں گا۔ میں اپنے رویے پر سخت شرمندہ ہوں" ـــــ شوق نے بڑے ممنونانہ لہجے میں کہا۔

"سلیمان۔ یہ سامان لے جاؤ واپس" ـــــ عمران نے اُسے جواب دینے کی بجائے سلیمان کو آواز دی۔ اور وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا جانسن چونک پڑا۔

"یس —— کم ان" —— اس نے سخت لہجے میں کہا۔

دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک چھریرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"اوہ —— آؤ ڈکسن۔ کیا رپورٹ ہے" —— جانسن نے قدرے اضطراب بھرے لہجے میں کہا۔

"بتاتا ہوں باس" —— ڈکسن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے۔ تم کچھ ہچکچا رہے ہو" —— جانسن نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں باس۔ میں تو صرف یہ سوچ رہا تھا کہ کہاں

سے شروع کروں۔ بہرحال رپورٹ خاصی حوصلہ افزا ہے۔ میں نے بڑی بھاگ دوڑ کے بعد یہ معلوم کر لیا ہے کہ مارسیلا کی رہائش گاہ گرین ہلز کی چوٹی پر واقع ہے۔ بہت عظیم الشان رہائش گاہ ہے۔ اور یہ مارسیلا وہاں مادام مارسیلا کے نام سے رہتی ہے۔ وہ کسی لارڈ کی نوجوان بیوہ ہے۔ اور یہاں آئس لینڈ کے اعلیٰ ترین حکام میں اس کا خاصا اثر رسوخ ہے۔ خاص طور پر پولیس چیف کمشنر جارج کے ساتھ اس کے تعلقات بے حد گہرے ہیں" ڈکسن نے جب بولنا شروع کیا تو بولتا ہی گیا۔

"گڈ —— اس کا مطلب ہے مارسیلا کو کور کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہم ریڈ فلیم کے مکمل کاروبار پر قبضہ جما سکتے ہیں" جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے باس۔ لیکن مجھے یہ بھی اطلاعات ملی ہیں کہ ریڈ فلیم نام کی ایک خفیہ تنظیم بھی ہے۔ جس کا انچارج بارگم ہے۔ آپ جانتے ہوں گے بارگم کو" —— ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بارگم —— اوہ۔ تو بارگم ہے درمیان میں۔ وہ تو انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ لیکن ایک بات ہے۔ کیا بارگم کو خریدا نہیں جا سکتا۔ وہ پیسے کا پجاری ہے۔ صرف پیسے کا" —— جانسن نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس کی شہرت تو ایسی ہی ہے۔ لیکن اگر وہ خریدا نہ جا سکا تو پھر وہ کسی بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ جائے گا" —— ڈکسن

سنے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اُسے بکنا پڑے گا یا مرنا پڑے گا۔ دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ڈیتھ جانس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ کاروبار کو اور زیادہ وسعت دینے کے لئے ریڈ فلیم پر مکمل قبضہ ضروری ہے۔ سی۔ ایچ کے خاتمے کے بعد اب ایسا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ ہمارا سارا دھندہ چوپٹ ہو جائے گا۔ اور ریڈ فلیم کے ریٹس پر مال بھی نہیں خریدا جا سکتا۔ اس طرح ہمارا کام نقصان میں چلا جائے گا۔ اور دوسری بات یہ کہ آخر کب تک ہم دوسروں پر انحصار کرتے رہیں گے"۔۔۔ جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اگر تنظیم فیصلہ کر چکی ہے تو ٹھیک ہے حکم"۔۔۔ ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری رپورٹ کے مطابق مارسیلا اور بارگم دو افراد اہم ہیں اگر انہیں کور کر لیا جائے تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہی بات ہے ناں"۔۔۔ جانسن نے کہا۔

"باس۔ مارسیلا سے زیادہ اہم بارگم ہے۔ کیونکہ وہ پولیس کمشنر کا بھائی بھی ہے اور آئس لینڈ کا سب سے خطرناک ترین آدمی بھی۔ اس کا نام پورے آئس لینڈ کے لئے دہشت بن چکا ہے۔ اور پولیس کمشنر مارسیلا کے ساتھ ہے۔ بس یہی تکون مجھے خطرناک لگتی ہے"۔۔۔ ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ میں ڈیتھ جانس کے اعلیٰ حکام تک یہ رپورٹ پہنچا دیتا ہوں"۔۔۔ جانسن نے

ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ڈکسن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو جانسن نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر پر اس نے ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جانسن کالنگ اوور"۔۔۔ جانسن نے تیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

"یس۔۔۔ ماتھر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک باریک لیکن کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ماتھر۔ ڈکسن نے رپورٹ دے دی ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق مارسیلا کے پولیس کمشنر کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں۔ اور پولیس کمشنر کا بھائی بارگم اس کی خفیہ تنظیم کا چیف ہے۔ اب بولو کیا کیا جا سکتا ہے اوور"۔۔۔ جانسن نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو معاملہ بے حد آسان ہو گیا ہے۔ باس۔ پولیس کمشنر کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح مارسیلا کو اس کا تحفظ حاصل نہ رہے گا۔ باقی رہا بارگم۔ تو اُسے قابو میں کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ پولیس کمشنر کی موت کا بوجھ مارسیلا پر ڈال دیا جائے۔ اس طرح بارگم اس کے خلاف ہو جائے گا۔ اور یہ بات میں جانتا ہوں کہ بارگم لڑنا بھڑنا تو جانتا ہے۔ لیکن کاروبار اس کے بس کا روگ نہیں ہے۔ چنانچہ دو ہی صورتیں پیش آئیں گی۔ یا تو بارگم مارسیلا کو ختم

کردے گا یا پھر وہ مارسیلا سے انتقام لینے کی غرض سے ہمارے ساتھ آن ملے گا۔ اور ہم آسانی سے ریڈ فلیم کے سارے کاروبار پر قابض ہو جائیں گے۔ ان کے کارخانے کا محل وقوع معلوم نہ ہو رہا تھا وہ آپ نے چیک کر لیا اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ماتھر نے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ ریڈ فلیم الٹی ہم پر ہی الٹ پڑے۔ اور ہم کاروبار کی بجائے موت کے بھیانک کھیل میں الجھ جائیں۔ بارگھم بے حد عیار اور خطرناک آدمی ہے اوور" ۔۔۔۔ جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں عنقریب آپ کو خوشخبری سناؤں گا۔ میں ایسا ڈرامہ سٹیج کروں گا کہ ریڈ فلیم پکے ہوئے پھل کی طرح ہماری جھولی میں آ گرے گا اوور" ۔۔۔۔ ماتھر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں ڈیتھ جانسن کی پوری تنظیم کو آرڈرز بھجوا دیتا ہوں تاکہ ہر آدمی الرٹ بھی رہے اور ضرورت پڑنے وقت تمہاری مدد بھی کر سکے اوور" ۔۔۔۔ جانسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ ایسا مناسب رہے گا اوور" ۔۔۔۔ ماتھر نے کہا اور جانسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر اسے دراز میں واپس رکھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یہ آپ کس چکر میں الجھ گئے ہیں عمران صاحب" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چکر میں میں نہیں الجھا بلکہ چکر مجھ میں الجھ گیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر سپیکنگ" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ الفت حسین کے قاتل کا کچھ پتہ چلا" عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس باس ۔۔۔۔ میں نے انتہائی بھاگ دوڑ کر کے پتہ چلا لیا ہے الفت حسین کو البرٹ کے کسی آدمی نے گولی ماری ہے" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"البرٹ ـــــ یہ کون ہے۔ نئے نئے نام سنائی دے رہ
ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی زیر زمین دنیا میں خاموش قاتل کے نام سے پکارا
جاتا ہے۔ یہ ویسے تو ہوٹل شیراز کا ایک عام سا ویٹر ہے۔ اور کسی غلط
میں براہِ راست ملوث نہیں ہے۔ لیکن جب بھی کوئی قتل ہوتا
پوری زیر زمین دنیا میں البرٹ کا نام ہی لیا جاتا ہے۔ اب بھی با
البرٹ پر ہی آ کر ختم ہوئی ہے۔ میں نے جو تحقیقات کی ہے۔ اس
پتہ چلتا ہے کہ البرٹ قاتلوں کا ایجنٹ ہے۔ میرا مطلب ہے۔ وہ
کرنے والا ہے۔ اور پھر شکار کی حیثیت کے مطابق قاتل منتخب کر
اس طرح اس کے ہاتھ صاف رہتے ہیں ـــــ ٹائیگر نے
جواب دیا۔

"پوری تفصیل سے رپورٹ دو۔ کہ تمہیں کس طرح پتہ چلا کہ البرٹ
نے الفت حسین کو قتل کرایا ہے" ـــــ عمران نے خشک
میں کہا۔

"جناب۔ میں الفت حسین کو لے کر ہوٹل سے باہر نکلا ہی تھا۔
اچانک ایک سرخ رنگ کی کار میرے قریب سے گزری۔ اس
سے فائر ہوا اور الفت حسین سڑک پر ہی الٹ گیا۔ کار نکل گئی۔ او
میں اس کار کے پیچھے دوڑ پڑا۔ لیکن اگلے ہی موڑ پر یہ کار سڑک
کنارے کھڑی ملی۔ وہ خالی تھی۔ میں نے اس کی تلاشی لی۔ لیکن
دستیاب نہ ہوا۔ کار میں دو افراد سوار تھے۔ جن میں سے ایک
صرف جھلک مجھے دکھائی دی تھی۔ اس کی ناک کی مخصوص بناوٹ

میرے ذہن میں تھی۔ چنانچہ میں نے زیر زمین دنیا کے مخبروں کو ٹٹولا۔
ال الہ جیکب نے مجھے بتایا کہ ایسی مخصوص ناک صرف روڈی کی ہو
سکتی ہے۔ روڈی پیشہ ور قاتل ہے۔ اور البرٹ کے لئے کام کرتا
ہے۔ میں نے روڈی کی تلاش شروع کی لیکن وہ گدھے کے سر سے
سینگوں کی طرح غائب ہے" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"تم اس البرٹ کو اغوا کر سکتے ہو" ـــــ عمران نے ایک لمحہ
خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جی ـــــ بالکل کر سکتا ہوں۔ لیکن البرٹ سے کچھ معلوم نہ ہو سکے
گا۔ کیونکہ بوڑھا آدمی ہے اور دل کا مریض ہے۔ اس پر تشدد نہیں
کیا جا سکتا۔ ورنہ وہ مر جائے گا" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"تم اُسے اس طرح اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔
اس کے بعد میں اس کے دل کا آپریشن کر کے اُسے ہمیشہ کے
لئے صحت یاب کر دوں گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ ایک گھنٹے کے اندر وہ رانا ہاؤس
پہنچ جائے گا" ـــــ ٹائیگر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور دوبارہ نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

"جوزف سپیکنگ" ـــــ چند لمحوں بعد جوزف کی آواز

سنائی دی۔

"جوزف ——— ٹائیگر ایک بوڑھے آدمی کو لے کر رانا ہاؤس پہنچے گا۔ جیسے ہی یہ پہنچے۔ مجھے اطلاع کر دینا یہاں طاہر کے نمبر پر۔ اور اس بوڑھے کا خاص خیال رکھنا۔ یہ دل کا مریض ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دل کا مریض ——— اوہ۔ پھر تو مجھے اس کی خدمت خاطر بھی کرنی پڑے گی" ——— جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ لیکن خیال سے۔ کہیں زیادہ کھلا پلا نہ دینا اُسے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب ——— عام سا منشیات کا کیس ہے۔ اور ہمارے ملک میں اینٹی نارکوٹکس کا باقاعدہ محکمہ موجود ہے۔ جس کا عملہ لمبی لمبی تنخواہیں لے رہا ہے۔ پھر آپ اتنی دردسری کیوں مول لے رہے ہیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"دراصل میری تنخواہ مہنگائی کے لحاظ سے شارٹ ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو اوور ٹائم کر لو۔ گذارہ تو کسی طور پر کرنا ہی ہے" ——— عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ویسے آپ کو اس سارے چکر کی آخر اطلاع کیسے مل گئی" ——— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"دراصل سپرنٹنڈنٹ فیاض کے اصرار پر میں نے ایک ہوٹل میں ہونے والی پارٹی میں شرکت کی حامی بھر لی۔ یہ پارٹی فیاض کے

محکمے کا کوئی آدمی اپنی ترقی کی خوشی میں دے رہا تھا۔ اور فیاض نے وہاں اپنے سارے دوستوں کو بلایا ہوا تھا۔ میں جب پارٹی میں جانے کے لئے نکلا تو اتفاق سے راستے میں کار کا ٹائر فلیٹ ہو گیا۔ اب میں نے تو ذرا ٹھاٹ دار لباس پہنا ہوا تھا۔ اس لئے خود وہیل تبدیل کرنے کی بجائے میں نے قریب ہی ایک دکان چیک کر لی۔ یہ پنکچر لگانے والے کی دکان تھی۔ میں نے اس کے ملازم کو وہیل تبدیل کرنے کے لئے کہا۔ اور خود وقت گزارنے کے لئے ٹہلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تو میں نے ایک دکان سے ایک آدمی کو پیسٹی سائیڈ کا ایک سربمہر ڈبہ لے کر نکلتے ہوئے دیکھا۔ حالانکہ نہ یہ دکان پیسٹی سائیڈ کا کاروبار کرنے والی تھی۔ اور نہ ہی وہ آدمی لباس اور شکل وصورت سے کسان لگتا تھا۔ کہ میں سمجھتا کہ وہ کیڑے مار ادویات اپنی فصلوں کے لئے خرید کر لے جا رہا ہے۔ چنانچہ میں اس دکان کے اندر گیا تو یہ دکان کھیس دریاں فروخت کرنے والوں کی تھی۔ میں بڑا حیران ہوا کہ پیسٹی سائیڈ کا کھیس دریوں کے کاروبار سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ وہاں دکان پر ایک ایسا آدمی موجود تھا۔ کچھ روز پہلے میں نے اخبار میں جس کا فوٹو دیکھا تھا۔ وہ سماجی کارکن تھا اور منشیات فروشی کے خلاف پولیس کی طرف سے بنائی جانے والی کسی رضاکار تنظیم کا چیئرمین تھا۔ میں نے اس سے اخبار والی بات کی تو وہ بری طرح گھبرا گیا۔ اس کی آنکھوں سے گہری پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ اور وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا۔ اسی دوران مجھے کاؤنٹر کے نیچے پیسٹی سائیڈ کے کئی ڈبوں کی جھلک نظر آ گئی۔ میں نے اچانک

اس بارے میں سوال کر دیا تو اس نے بتایا کہ اس کی زمینیں ہیں اور اس نے یہ ڈبے وہاں سپرے کے لئے خریدے ہیں۔ لیکن میں اس کی حالت چیک کر چکا تھا۔ بہرحال میں واپس آگیا۔ میں نے پھر چاہا کہ اس بارے میں فیاض کو ٹپ دوں گا۔ وہ خود ہی تحقیقات کرے گا۔ چنانچہ ویل تبدیل کرا کر میں پارٹی میں پہنچ گیا۔ اور پھر وہاں فیاض نے شوق سہارن پوری سے تعارف کرایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ اس کا پیسٹی سائیڈ کا بہت وسیع کاروبار ہے۔ اور یہ دارالحکومت میں پیسٹی سائیڈ کا بہت بڑا درآمد کنندہ ہے۔ میں نے جب باتوں باتوں میں اس سے پوچھا کہ وہ کون سی کمپنی کی ادویات منگواتا ہے تو اس نے جو نام لیا وہ بالکل وہی تھا جس کمپنی کے ڈبے میں کھیس دریوں والی دکان میں دیکھ آیا تھا۔ اس پر میرا ذہن اور زیادہ مشکوک ہو گیا۔ فیاض سے اس کے تعلقات بتا رہے تھے۔ کہ وہ شخص شاید فیاض سے انتہائی گہرے تعلقات قائم رکھنے کے لئے باقاعدہ کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ دوسرے روز میں اس کے دفتر پہنچ گیا۔ تاکہ مزید معلومات حاصل کروں۔ اس دوران میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ شوق انٹرپرائزر کے بارے میں مزید تحقیقات کرے۔ وہاں جا کر میں نے محسوس کیا کہ شوق صاف آدمی ہے۔ حالانکہ میں نے اس پر الزام تراشی بھی کی کہ وہ اصل مال پڑوسی ملک میں سمگل کر دیتا ہے اور نقلی مال فروخت کرتا ہے کیونکہ اس وقت تک میرے ذہن میں یہ شبہ تک نہ تھا کہ پیسٹی سائیڈ کے ڈبوں میں بھی منشیات پیک کی جا سکتی ہے۔ میں نے سوچا کہ

یہ نقلی مال کا کاروبار کیا جاتا ہو گا۔ لیکن شوق کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ ایسا کام نہیں کرتا۔ چنانچہ میں واپس آگیا۔ البتہ ٹائیگر نے کام دکھایا۔ اس نے اس کے دو سٹوروں کا پتہ لگایا۔ اور پھر ایک آدمی کو جو ان میں سے ایک سٹور پر کام کرتا تھا گانٹھ لیا۔ اس سے پتہ چلا کہ یہاں دراصل منشیات کا دھندہ ہوتا ہے۔ جب بھی باہر سے مال آتا ہے اس میں سے کچھ مال علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر وہ مال پراسرار طریقے سے غائب کر دیا جاتا ہے۔ اس پر میں نے ایکسٹو کے طور پر انٹی نارکوٹکس کے ڈائریکٹر جنرل سے بات کی۔ چنانچہ شوق انٹرپرائزر کے دونوں سٹوروں پر چھاپہ مارا گیا۔ ایک سٹور میں معمولی سا مال تھا۔ اُسے سیل کر دیا گیا۔ جب کہ دوسرے سٹور میں ابھی مال کی نئی ڈیلیوری آئی تھی۔ وہاں تحقیقات کے بعد مال کے علیحدہ کئے ہوئے ڈھیر میں سے ایک ڈبے کا کیمیائی تجزیہ کرایا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ ان ڈبوں میں انتہائی اعلیٰ کوالٹی کی منشیات بھری ہوئی ہے۔ اس دوران شوق صاحب فیاض کو ساتھ لے کر میرے فلیٹ میں آ گئے۔ انہیں اس بات پر غصہ تھا کہ میں نے انہیں دھمکیاں دے کر ان کی بے عزتی کی ہے۔ حالانکہ انہیں معلوم نہ تھا کہ ان کے باقاعدہ وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔ بہرحال چونکہ مجھے احساس تھا کہ یہ دھندہ یقیناً شوق کی لاعلمی میں ہو رہا ہے اور شوق شریف آدمی ہے۔ اس لئے میں نے فوری طور پر اُسے گرفتاری سے بچا لیا۔ البتہ ٹائیگر اس دوران کام کرتا رہا۔ اور پھر ٹائیگر نے معلوم کر لیا کہ غلط کام سٹور انچارج الفت حسین کے ذریعے ہوتا ہے۔ الفت حسین نے قبول بھی کر لیا۔

میں نے اپنے طور پر مزید پوچھ گچھ کرنے کے لئے الفت حسین کو دانا ماڈس پہنچانے کا حکم دیا۔ لیکن الفت حسین کو گولی مار دی گئی۔ اور اب تمہارے سامنے ٹائیگر نے بتایا ہے کہ یہ کام البرٹ کے کہنے پر روڈی نے کیا ہے اور روڈی غائب ہے" ——— عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

" تو اب تو کیس ختم ہو گیا۔ الفت حسین یہ کام یہیں سٹور میں کرتا ہو گا۔ کہ ڈبوں سے کیڑے مار ادویات نکال کر ان میں منشیات بھر دیتا ہو گا۔ اس کے پیچھے یقیناً پورا گینگ ہو گا۔ اور اب البرٹ کے ذریعے اس کا پتہ چل جائے گا۔ اس طرح معاملہ ختم" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

" مجھے تو کیس بھی اب شروع ہوتا نظر آ رہا ہے۔ تم کہہ رہے ہو ختم شد" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب سے وہ لفافہ جس میں انسپکٹر شاہد اسے رپورٹ دے گیا تھا بلیک زیرو کی طرف اچھال دیا۔

" اس رپورٹ کو پڑھو" ——— عمران نے کہا۔

اور بلیک زیرو نے لفافہ اٹھا کر اس میں سے رپورٹ نکالی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

" کیا مطلب ——— یہ کیسے ممکن ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق تو وہ ڈبہ جسے چیک کیا گیا ہے باقاعدہ سیل تھا اور یہ سیل مقامی نہیں ہو سکتی" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں بھنویں

اچکاتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر کی بھی یہی رپورٹ ہے۔ منشیات سے پُر اور کیڑے مار ادویات سے پُر دونوں قسم کے ڈبے یکساں طور پر سیلڈ ہیں۔ اور بظاہر ان میں کسی قسم کا کوئی فرق یا نشانی نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے یہ منشیات ان ڈبوں میں مقامی طور پر نہیں بھری جاتی بلکہ یہ کام پیچھے اس کمپنی کی طرف سے کیا جا رہا ہے جو یہ ادویات تیار کرتی ہے" عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر تو یہ کام بین الاقوامی طور پر ہو رہا ہو گا" ——— بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ کیس کا ابھی آغاز ہوا ہے۔ انجام سنبھلنے کب ہو" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا

" تو ——— تو آپ اس کمپنی تک جائیں گے" ——— بلیک زیرو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" نہ صرف اس کمپنی تک بلکہ اس کارخانے تک جہاں یہ خوفناک منشیات تیار کی جاتی ہیں۔ یہ اب ضروری ہو گیا ہے۔ کہ پوری دنیا میں پھیلنے والی اس لعنت کی جڑ پر ضرب لگائی جائے۔ یہاں تو چھوٹی مچھلیاں ہیں اور اب تک اس لعنت کا خاتمہ اس لئے نہیں ہو سکا کہ ہر جگہ چھوٹی مچھلیوں کا ہی شکار کھیلنے پر اکتفا کیا جا رہا ہے" عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

" یہ کمپنی کس ملک کی ہے" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

" آئس لینڈ کی ہے" اور مجھے پہلے بھی اڑتی اڑتی خبریں مل چکی ہیں

کہ آج کل آئس لینڈ بین الاقوامی طور پر منشیات کی تیاری کا گڑھ بن چکا ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے میز پر رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں عمران صاحب سے بات کرائیں" جوزف نے کہا۔

"ہاں کیا بات ہے" ——— عمران نے اس بار اصل لہجے میں کہا

"عمران صاحب۔ ٹائیگر ایک بوڑھے کو پہنچ گیا ہے۔ وہ واقعی دل کا مریض لگتا ہے۔ اور شاید صدیوں سے ایسا ہے" ——— جوزف کی آواز سنائی دی۔

"صدیوں سے ——— اوہ پھر تو اس کی خاطر خدمت کرنی ہی پڑے گی۔ تاکہ اور کچھ ہو سکے یا نہ۔ کم از کم صدیوں کی تاریخ تو درست ہو ہی جائے گی۔ میں آ رہا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ذرا تاریخ درست کر آؤں۔ پھر آئندہ کا کوئی پروگرام بنائیں گے" ——— عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

روشن ساگور
کیپٹل ایجنسی
کاغذی قیامت
زیرو بلاسٹر
شمالی دنیا

مارسیلا بڑے بے چین انداز میں کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اس وقت وہ واقعی کوئی بپھری ہوئی شیرنی لگ رہی تھی۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتی اور پھر ٹہلنے لگ جاتی۔ چند لمحوں بعد میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی کرخت آواز میں بج اٹھی۔ تو مارسیلا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— مارسیلا سپیکنگ" ——— مارسیلا نے انتہائی سخت آواز میں کہا۔

"مم ——— مم ——— مادام ——— میں جیکب بول رہا ہوں۔ رنگ رنگ کارخانے سے مادام۔ کارخانے پر ڈیتھ چانس والوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ تمام کارکنوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں بھی شدید زخمی

ہوں۔ اور بڑی مشکل سے فون کر رہا ہوں" ــــ دوسری طرف سے ایک ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ ــــ بارگم کہاں ہے۔ وہ کیا کر رہا ہے" ــــ مارسیلا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ــــ وہ ڈیتھ چانس والوں سے مل گیا ہے۔ وہی تو ڈیتھ چانس والوں کو اندر لے آیا ہے۔ اور اس نے ایک ایک کارکن کو گولیوں سے اڑا دیا ہے۔ مم ــــ مم ــــ مادام۔ اب وہ آپ کو قتل کرنے آ رہے ہیں۔ آپ اپنی حفاظت کریں۔ مم ــــ مم مم......" ــــ جیکب نے رک رک کر کہا۔ اور پھر اس کی آواز ڈوب گئی۔ مارسیلا کی آنکھیں اب خوف کے ساتھ ساتھ حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔

"بارگم ان سے مل گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے" مادام نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیسے بجلی کا جھٹکا لگتا ہے۔ اسی طرح اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا۔ اس نے جلدی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور کمرے کی شمالی دیوار کی طرف بھاگنے لگی۔ جس میں ایک بڑی سی الماری نصب تھی۔ لیکن ابھی وہ اس الماری تک نہ پہنچی تھی کہ یک لخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو مارسیلا" ــــ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور مارسیلا کا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔ اس کے سامنے اس کا ہی اپنا آدمی بارگم ہاتھ میں مشین گن اٹھائے کھڑا تھا۔

"اوہ ــــ تت ــــ تت ــــ تم بارگم۔ یہ تم کیا کر رہے ہو" مارسیلا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ میں کہہ رہا ہوں۔ تمہیں یاد ہے تم نے مجھے ٹھکرا دیا تھا۔ اس لئے کہ تم میرے بھائی کو پسند کرتی تھیں اور وہ پولیس کمشنر تھا۔ لیکن تمہارے انکار نے میرے سینے میں انتقام کی آگ جلا دی تھی۔ اور میں موقع کی انتظار میں تھا۔ اور اب ڈیتھ چانس کی وجہ سے مجھے موقع مل گیا ہے" ــــ لمبے تڑنگے بارگم نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم تو خود ریڈ فلیم کے عملی طور پر انچارج تھے۔ میرا تو صرف نام تھا۔ پھر تم نے ایسا کیوں کیا۔ تم نے ریڈ فلیم سے غداری کیوں کی" مارسیلا نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ میں ریڈ فلیم کے ساتھ ساتھ ڈیتھ چانس کا بھی چیف بننا چاہتا تھا۔ اس لئے جب ڈیتھ چانس والوں نے مجھ سے بات کی تو میں نے فوراً حامی بھر لی۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے تمہارے محبوب اور اپنے بھائی کو گولی ماری۔ اس کے بعد کارخانے پر قبضہ کیا۔ اور اب تمہارے پاس آیا ہوں۔ تاکہ تمہارا خاتمہ کر کے میں ریڈ فلیم کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دوں۔ اس کے بعد ڈیتھ چانس میرے ہاتھوں فنا ہو گی اور آخر کار آئس لینڈ میں ایک ہی پارٹی رہ جائے گی۔ جس کا سربراہ بارگم ہو گا۔ عظیم بارگم" ــــ بارگم نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ منصوبہ ہے تمہارا۔ لیکن تم اکیلے کچھ نہ کر سکو گے۔ تم

نے اپنے دوستوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور جب کوئی آدمی اپنے دوست ضائع کر بیٹھے تو وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ تم دیکھنا کہ ڈیتھ چانس والے آخر کار تمہیں گولی مار دیں گے۔" ____ مارسیلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ مجھے گولی مار دیں گے بارگم کو۔ ابھی کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو بارگم کو گولی مار سکے" ____ بارگم نے انتہائی فخریہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم چاہو تو اس کام میں تمہاری مدد میں کر سکتی ہوں۔ اب تمہارا بھائی ختم ہو گیا ہے تو میں آزاد ہوں اس سے پہلے وہ مجھے بلیک میل کر کے جبراً اپنے ساتھ رکھتا تھا" ____ مارسیلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو مارسیلا۔ بارگم اپنی کھوپڑی میں ایک ہزار آنکھیں رکھتا ہے۔" ____ بارگم نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اگر تم اسے چکر سمجھ رہے ہو تو ٹھیک ہے بے شک مجھے گولی دو۔ میں مرنے کے لئے تیار ہوں" ____ مارسیلا نے کہا۔

"گولی تو بہرحال میں تمہیں ماردوں گا۔ لیکن ابھی نہیں۔ میں تمہیں اتنی آسان موت نہیں ماروں گا۔ چلو دروازے کی طرف۔" ____ بارگم نے کرخت لہجے میں کہا۔

اور مارسیلا ہونٹ کاٹتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ بارگم کی فطرت کو اچھی طرح سمجھتی تھی کہ وہ انتہائی کینہ پرور، عیار اور

آدمی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایسی صلاحیتوں کا بھی۔ مارسیلا کو علم تھا کہ وہ اس سے لڑ نہ سکتی تھی۔ حالانکہ بارگم کی جگہ کوئی اور ہوتا تو مارسیلا اب تک اس کی کئی ہڈیاں توڑ چکی ہوتی۔ مارسیلا مارشل آرٹ کے فن میں طاق تھی۔ لیکن بارگم بہرحال ہر لحاظ سے اس سے بڑھ کر تھا۔ اس لئے وہ فوری طور پر بارگم سے الجھنے کی بجائے اس کے حکم کی تعمیل میں دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پھر جیسے ہی وہ بارگم کے قریب سے گزری۔ بارگم کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور مارسیلا کی کنپٹی پر ایک زوردار پٹاخہ چھوٹا اور ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن پر رنگ برنگے ستارے ناچتے رہے۔ پھر اس کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوب گیا۔ پھر جیسے گہری تاریکی میں کوئی جگنو چمکتا ہے۔ اس طرح روشنی کا ایک نقطہ چمکا لیکن یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی اٹھنے لگیں۔ اس کی بند آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اور آنکھیں کھلتے ہی وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ کیونکہ وہ اس کمرے میں موجود نہ تھی۔ جہاں اس کے سر پر چوٹ لگائی گئی تھی۔ بلکہ یہ کوئی اور کمرہ تھا۔ جس کے درمیان پڑے ہوئے بیڈ پر وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں۔ اور دونوں ہاتھ بھی اس کی پشت پر باندھ دیئے گئے تھے۔ ابھی وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں

ایک ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور ایک جام رکھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھے سے ایک مشین گن لٹک رہی تھی۔ مارسیلا حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔ یہ نوجوان اس کے لئے اجنبی تھا۔ نوجوان نے ٹرے بیڈ سے ذرا ہٹ کر ایک چھوٹی میز پر رکھی اور پھر واپس مڑنے لگا۔

"ٹھہرو ——— تم کون ہو" ——— مارسیلا نے تیز لہجے میں اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بارگم کا آدمی ہوں مارسیلا۔ اور تم بارگم کی قید میں ہو چیف بارگم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے لئے ان کی پسندیدہ شراب اس کمرے میں پہنچا دوں۔ وہ کسی وقت بھی آنے والے ہیں ——— نوجوان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اس وقت بارگم کہاں ہے" ——— مارسیلا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ڈیتھ جانس کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔ انہوں نے اپنی عقلمندی سے ڈیتھ جانس تنظیم پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ ڈیتھ جانس کا چیف جانسن ان کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے" ——— نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"جانسن ——— اوہ۔ تو وہ ڈیتھ جانس کا چیف تھا۔ جب کہ میں نے تو سنا ہے کہ ڈیتھ جانس کے چیف کا ایک پورا گروپ ہے جو خفیہ رہتا ہے" ——— مارسیلا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جانسن نے خود ہی افواہ پھیلائی ہوئی تھی۔ لیکن تم جانتی ہو۔ ہمارے چیف بارگم کو کوئی ڈاج نہیں دے سکتا۔ اس لئے اس نے اُسے ٹریس کر لیا۔ اور پھر ایک خون ناک جنگ کے بعد جانسن مارا گیا ہے۔ اور چیف بارگم نے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب وہ ریڈ فلیم اور ڈیتھ جانس دونوں کا اکیلا سربراہ ہے۔ ریڈ فلیم کو ڈیتھ جانس میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ اب یہ تنظیم ڈیتھ جانس کہلائے گی۔ میں بارگم کا نمبر ٹو ہوں۔ میرا نام جیری ہے۔ باس نے وعدہ کیا ہے کہ جب اس کا دل تم سے بھر جائے گا تو وہ تمہیں میرے حوالے کر دے گا" ——— جیری نے بڑے اوباشانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم کب سے بارگم کے ساتھ ہو۔ پہلے تو تم مجھے کبھی اس کے ساتھ نظر نہیں آئے تھے" ——— مارسیلا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نظر کیسے آتا۔ میں چیف کی ذاتی تنظیم میں شامل تھا۔ چیف کا شروع سے پروگرام تھا کہ وہ ریڈ فلیم پر قبضہ کرے لیکن وہ اپنے بھائی کی وجہ سے خاموش تھا۔ البتہ اس نے ہنگامی صورت حال کے لئے انتہائی خفیہ طور پر اپنی ایک ذاتی تنظیم بنائی ہوئی تھی۔ اور جب ڈیتھ جانس نے اُسے یہ موقع فراہم کر دیا تو اس نے تیزی سے حرکت کی۔ اس کے بھائی کا خاتمہ ڈیتھ جانس نے کر دیا تھا۔ اس کے بدلے میں چیف نے انہیں ریڈ فلیم کے خفیہ کارخانے پر قبضہ کرا دیا۔ لیکن بات یہاں رکی نہیں۔

آگے بڑھتی رہی ۔ اور یہ ہماری تنظیم تھی ۔ جس کی مدد سے آخر کار ایک خوفناک مقابلے کے بعد وہ ڈیتھ چانسں پر بھی قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا " ـــــ جیری نے جواب دیا ۔

" تو یہ جگہ بارگم کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے " ـــــ مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ـــــ اور اب یہ انڈر دیو بند ۔ چیف کسی بھی لمحے آسکتا ہے "
جیری نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا ۔

" بارگم ۔ تمہارے شیطانی ہاتھ مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے ۔ یہ میرا فیصلہ ہے " ـــــ مارسیلا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔
اور پھر وہ جلدی سے بیڈ سے نیچے اتر آئی ۔ ٹانگیں بندھی ہونے کی وجہ سے وہ چل تو نہ سکتی تھی ۔ لیکن وہ مینڈک کی طرح اچھل اچھل کر آگے بڑھنے لگی ۔ اور چند لمحوں بعد وہ دروازے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی ۔ دروازہ لوہے کا تھا ۔ اس لئے ظاہر ہے اس کی چوکھٹ ٹی ۔ آئرن کی ہی تھی ۔ ٹی ۔ آئرن کا ایک کنارہ دیوار سے قدرے باہر کو نکلا ہوا تھا شاید کسی وجہ سے وہاں سے پلاسٹر جھڑ گیا تھا ۔ اور یہ کنارہ خاصا تیز تھا ۔ مارسیلا کی نظریں اسی کنارے پر جمی ہوئی تھیں ۔ وہ دروازے کے قریب پہنچ کر تیزی سے مڑی اور پھر اس نے اندازے سے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کو اس کنارے پر رکھ کر زور سے رگڑنا شروع کر دیا ۔ چونکہ دروازے کی طرف اس کی پشت تھی ۔ اس لئے ظاہر ہے وہ دیکھ تو نہ سکتی تھی ۔ صرف اندازے سے ایسا کر رہی تھی ۔ اس لئے اس کی

کلائیوں پر رگڑ کی وجہ سے خراشیں پڑنے لگیں لیکن وہ ہونٹ بھینچے اپنی کوشش میں لگی رہی ۔ اس کے ہاتھ خاصی تیزی سے چل رہے تھے ۔ کیونکہ جیری نے اُسے بتایا تھا کہ کسی بھی لمحے بارگم آنے والا تھا ۔ اور اُسے معلوم تھا کہ اگر بارگم آ گیا تو پھر وہ کسی صورت بھی یہاں سے زندہ باہر نہ نکل سکے گی ۔ اس لئے اُسے خراشوں اور زخموں کی بھی پرواہ نہ تھی ۔ چند لمحوں بعد رسی یک لخت ڈھیلی پڑ گئی ۔ اور مارسیلا نے اپنے دونوں ہاتھوں کو مخالف سمتوں میں رکھ کر ایک زوردار جھٹکا دیا تو ہلکی سی چٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ علیحدہ ہو گئے ۔ اس نے جلدی سے ہاتھ سامنے کئے تو ابھی تک رسیاں اس کی کلائیوں سے لٹک رہی تھیں ۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے انہیں علیحدہ کیا اور پھر جھک کر اس نے پیروں میں بندھی ہوئی رسیاں کھول دیں اب وہ آزاد تھی ۔

مارسیلا کے پاس چونکہ کوئی ہتھیار نہ تھا ۔ اور اُسے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ وہ اس وقت بارگم کی ذاتی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر میں ہے ۔ اس لئے یہاں سے نکلنے کے لئے اُسے اسلحے کی اشد ضرورت تھی ۔ چنانچہ اس نے اسلحے کی تلاش کے لئے ادھر ادھر دیکھا ۔ اور پھر اس کی نظریں ٹرے میں رکھی ہوئی شراب کی بوتل پر پڑ گئیں ۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر وہ بوتل اٹھائی اور اُسے ہاتھ میں پکڑ کر وہ دوبارہ دروازے کی طرف بڑھی ۔ دروازہ باہر سے بند نہ تھا ۔ اس لئے وہ خاموشی سے کھل گیا ۔ مارسیلا نے باہر جھانکا تو باہر ایک راہداری تھی ۔ جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں ۔

مارسیلا ہاتھ میں بوتل پکڑے راہداری سے گزر کر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر پہنچ گئی۔ اوپر موجود دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا۔ مارسیلا چند لمحے دروازے کے قریب کھڑی دوسری طرف کی آہٹ سنتی رہی لیکن دوسری طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ مارسیلا نے سر باہر کر کے جھانکا۔ تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ باہر موجود برآمدے کے دائیں طرف کمرے میں بیٹھے ہوئے جیری کی پشت اُسے نظر آ رہی تھی۔ مارسیلا انتہائی آہستگی سے برآمدے میں آئی اور پھر ہاتھ میں بوتل پکڑے وہ بلی کی طرح دبے پاؤں چلتی اس کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔ اُسی لمحے جیری نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل میز پر ایک دھماکے سے رکھی اور اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ مارسیلا جو دروازے کے قریب پہنچ چکی تھی یک لخت جھپٹ کر دروازے کی سائیڈ میں ہو گئی۔

"باس تو آتا رہے گا۔ لیکن اب مجھ سے برداشت نہیں ہو سکے" دروازے کے اندر سے جیری کی نشے میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور مارسیلا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

دوسرے لمحے جیری دروازے سے باہر نکلا۔ وہ اپنی ہی جھونک میں ادھر ادھر دیکھے بغیر تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ لیکن ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ مارسیلا کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل پوری قوت سے جیری کی کھوپڑی پر پڑی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور جیری چیخ مار کر منہ کے بل نیچے گرا۔ مارسیلا کے ہاتھ میں موجود بوتل درمیان سے ٹوٹ گئی تھی۔ اور اب آدھی ٹوٹی ہوئی بوتل اس کے ہاتھ میں رہ گئی تھی۔

نیچے گرتے ہی جیری نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن مارسیلا کی لات چلی اور جیری اوہ کی آواز نکال کر پلٹ کر دوبارہ فرش پر گرا۔ اب اس کی پشت فرش سے لگی ہوئی تھی۔ اُسی لمحے مارسیلا نے پوری قوت سے ٹوٹی ہوئی بوتل کے نیزوں کی طرح تیز کنارے پوری قوت سے اس کی گردن پر مارے۔ اور جیری کا جسم بُری طرح پھڑکنے لگا۔ ٹوٹی ہوئی بوتل کے تیز کناروں نے جیری کی گردن کو جگہ جگہ سے اس طرح کاٹ دیا تھا جیسے کسی نے خنجر سے اس کی گردن کو کئی ٹکڑوں میں کاٹنے کی کوشش کی ہو۔ جیری کی گردن سے خون فوارے کی طرح ابلنے لگا۔ اور اس کا جسم اس بُری طرح پھڑکنے لگا جیسے ذبح ہونے کے بعد بکری کا جسم پھڑکتا ہے۔

مارسیلا نے بوتل ایک طرف پھینکی۔ اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف دوڑ لگا دی۔ جیری نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔ کہ یہ عمارت ہیڈ کوارٹر کی ہے۔ حالانکہ یہ چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ جس میں جیری کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ یقیناً یہ بارکم کا کوئی خفیہ عشرت کدہ تھا۔ مارسیلا نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور باہر سڑک پر آ گئی۔ باہر آتے ہی ابھی وہ پوری طرح سنبھلی بھی نہ تھی۔ کہ سرخ رنگ کی کار کے بریک چرچرائے۔ اور کار اس کے قریب ایک جھٹکے سے رکی۔

"مارسیلا۔ تم" کار سے بارکم کی تیز آواز سنائی دی۔ اور مارسیلا کسی وحشی ہرنی کی طرح اچھلی اور ایک لمبی چھلانگ لگا کر وہ پھاٹک کے ساتھ موجود سائیڈ گلی میں دوڑتی چلی گئی۔ خوف ناک بارکم عین آخری لمحے اس کے سر پر آ پہنچا تھا۔

"رک جاؤ۔ ورنہ" ——— اچانک گلی کے کنارے سے بارگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک گولی بے تحاشا دوڑتی ہوئی مارسیلا کے کان کے قریب سے گزر گئی۔ اور مارسیلا نے یک لخت ایک زوردار چھلانگ لگائی تھی۔ کیونکہ وہ گلی کے دوسرے کنارے پر پہنچ چکی تھی۔ جہاں ایک اور گلی دائیں طرف کو مڑ جاتی تھی۔ اس کی اس چھلانگ نے اس کی زندگی بچالی تھی۔ کیونکہ دوسری گولی عین اس جگہ سے گزری تھی جہاں ایک لمحہ پہلے مارسیلا موجود تھی۔ لیکن اب مارسیلا گولیوں کی زد سے بچ گئی تھی۔ وہ دوسری گلی میں بے تحاشا دوڑتی ہوئی اس سڑک کی طرف بڑھ رہی تھی جو اس گلی کے اختتام پر تھی۔ یہ مین روڈ تھی۔ اور مارسیلا کو یقین تھا کہ ایک بار اگر وہ اس سڑک تک پہنچ گئی تو پھر وہ بارگم کے ہاتھوں سے یقیناً بچ نکلے گی۔ اس لئے وہ اپنی پوری قوت سے دوڑ رہی تھی۔ لیکن اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ بارگم کسی بھوت کی طرح اس کے پیچھے آرہا ہوگا۔ لیکن بے تحاشا دوڑتی ہوئی مارسیلا آخر کار سڑک تک پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئی۔ لیکن اُسی لمحے اُسے اپنے عقب میں ایک بار پھر گولی چلنے کا دھماکہ سنائی دیا۔ اور یہ آواز سنتے ہی مارسیلا نے لاشعوری طور پر ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور اس بار وہ کمان سے نکلنے والے تیر کی طرح اڑتی ہوئی سیدھی سڑک کی طرف گئی۔ کیونکہ اب دائیں بائیں مڑنے کا کوئی چانس نہ تھا۔ اُسی لمحے کسی کار کی بریکوں کے چرچرانے کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زوردار دھکا لگا۔ اور پھر اس کا ذہن گہری

تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

بارگم بے تحاشا انداز میں دوڑتے دوڑتے یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ اس نے مارسیلا کے جسم کو ایک سیاہ رنگ کی کار سے ٹکرا کر سڑک پر جس طرح رول ہوتے دیکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی کئی کاروں کی بریکوں کی چیخوں کی آوازیں اس کے کانوں میں پڑی تھیں۔ اس سے ظاہر تھا کہ اب مارسیلا کے زندہ بچ جانے کا ایک فیصد چانس بھی باقی نہ رہا تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ ایک لمحے میں پولیس وہاں پہنچ جائے گی۔ اس لئے اب آگے جانا اس کے نقطہ نظر سے فضول تھا۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اس نے جلدی سے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور تیزی سے مڑ کر واپس بھاگنے لگا۔ اب وہ جلد از جلد اس کوٹھی میں جانا چاہتا تھا۔ جہاں اس نے مارسیلا کو اپنے خاص آدمی جیری کی نگرانی میں رکھا ہوا تھا۔ اُسے

معلوم تھا کہ جیری بہت بڑا لڑاکا ہے۔ اور اکیلی مارسیلا کے بس کا روگ نہیں ہے کہ وہ جیری کا مقابلہ کر سکے۔ جب کہ وہ بندھی ہوئی بھی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ مارسیلا کی مدد کے لئے کچھ اور لوگ بھی آئے ہوں گے۔ اور اب وہ ان لوگوں کا پتہ چلانا چاہتا تھا۔ دوسری گلی سے پہلی گلی میں آکر وہ اُسی طرح دوڑتا ہوا اس سڑک پر آگیا جہاں اس کوٹھی کا گیٹ تھا۔ اور جس کے سامنے اس کی کار کھڑی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ کار تک پہنچ گیا۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی ابھی تک کھلی ہوئی تھی۔ بارگم نے ایک بار پھر جیب سے ریوالور نکالا اور بجلی کی سی تیزی سے چھوٹی کھڑکی سے اندر داخل ہوگیا۔ وہ بھوکے چیتے کی طرح چوکنا تھا۔ لیکن کوٹھی میں موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ سامنے ہی برآمدے میں اُسے جیری کی لاش پڑی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ بارگم ہونٹ بھینچے تیزی سے آگے بڑھا۔ اور قریب جاکر جب اس نے جیری کی لاش دیکھی تو اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ جیری کی گردن جگہ جگہ سے کٹ چکی تھی اور ساتھ ہی فرش پر ایک ٹوٹی ہوئی بوتل پڑی تھی۔ جس کے تیز کنارے خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔ بارگم اب صورت حال سمجھ گیا تھا۔ وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نچلے کمرے میں آیا۔ اور پھر اُسے وہاں کٹی ہوئی رسیاں بھی نظر آگئیں اور دروازے کی چوکھٹ کے ٹی۔ آئرن کے کنارے سے لگا ہوا خون بھی۔

"ہونہہ ——— تو مارسیلا نے میری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیاری دکھائی ہے" ——— بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور

پھر کمرے سے نکل کر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آگیا۔ یہ واقعی اس کا ایک خفیہ عشرت کدہ تھا۔ اور مارسیلا کو اس نے بے ہوش کر کے یہاں اس لئے بھیجا تھا کہ وہ پہلے ڈیتھ چانس والوں سے نپٹنا چاہتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ پھر وہ اطمینان سے آکر مارسیلا سے اپنا انتقام لے گا لیکن مارسیلا اس کے انتقام سے بچ نکلی تھی۔ بہرحال وہ مر چکی تھی۔ اور اس بات سے بارگم کو اطمینان ہوگیا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ مارسیلا ریڈ فلیم کی سربراہ رہی ہے۔ اور اگر وہ زندہ بچ کر نکل جاتی تو یقیناً اس کے لئے کئی پریشانیاں کھڑی کر سکتی تھی۔ لیکن اب اس کی طرف سے کوئی خطرہ باقی نہ رہا تھا۔ بارگم پھاٹک سے باہر نکلا۔ اس نے کھڑکی کو بند کر کے باہر سے کنڈی لگائی۔ اور پھاٹک کے سامنے کھڑی اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک طرف بڑھی جا رہی تھی۔ بارگم کی عادت تھی کہ وہ جس خیال کو ذہن سے جھٹکنا چاہتا تھا اُسے آسانی سے جھٹک دیتا تھا۔ چنانچہ عادت کے مطابق وہ اب مارسیلا کا خیال ذہن سے جھٹک چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک چار منزلہ عمارت کی پارکنگ کی طرف مڑ گئی۔ یہ ڈیتھ چانس کے چیف جانسن کی بیٹی سائیڈ بنانے والی کمپنی کا صدر دفتر تھا۔ کمپنی کا نام انٹرنیشنل پیسٹی سائیڈ تھا۔ اور اس کمپنی کا کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا۔ اور جانسن کی موت کے بعد اب یہ کمپنی بھی اس کی ملکیت میں آچکی تھی۔ مارسیلا سے اُسے جانسن کی اس کمپنی کے اصل کاروبار کا پہلے سے ہی پتہ چل چکا تھا۔ کہ اس کے ذریعے منشیات پوری

"جی ــــ ٹھیک ہے باس۔ ابھی ابھی ایک اطلاع آئی ہے کہ پاکیشیا میں ہماری کمپنی کا مال پکڑا گیا ہے" ــــ رابرٹ نے کہا۔

"پاکیشیا میں ــــ یہ کون سا ملک ہے" ــــ بارگم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"براعظم ایشیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جناب" رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیسے پکڑا گیا ہے وہاں" ــــ بارگم نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"مجھے تفصیل کا تو علم نہیں۔ اگر آپ حکم کریں تو میں اس شعبے کے انچارج کو بلاؤں وہ تفصیل بتا سکے گا" ــــ رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ بلاؤ" ــــ بارگم نے کہا۔ اور رابرٹ نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

"یس باس" ــــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"چیف باس بارگم مسٹر زولم سے ملنا چاہتے ہیں۔ اُسے کہو کہ وہ فوراً میرے دفتر آجائے" ــــ رابرٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــ دوسری طرف سے جواب ملا۔ اور رابرٹ نے بٹن دوبارہ پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل تھی۔ اس نے اندر داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بارگم اور رابرٹ دونوں کو سلام کیا۔

"اوہ ــــ تو تم ہو زولم۔ لیکن پہلے تو تمہارا نام جیکسن تھا۔ تم سرکاری ایجنٹ تھے" ــــ بارگم نے نوجوان کو دیکھتے ہی چونک کر پوچھا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔ میرا پورا نام زولم جیکسن ہے۔ میں آئس لینڈ کی سپیشل ایجنسی میں تھا۔ پھر ایک مشن کے دوران میری غلطی کی وجہ سے آئس لینڈ کو نقصان پہنچا تو چیف نے مجھے نوکری سے نکال دیا۔ اس کے بعد میں جانسن کے پاس آگیا میں انٹرنیشنل بیسٹی سائیڈ کے شعبہ منشیات کا انچارج ہوں۔ میری ہی تجویز پر یہ کاروبار شروع ہوا تھا۔ اور اب مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ آپ نے ریڈ فلیم اور ڈیتھ جانس دونوں کو ملا کر اس کا چارج سنبھال لیا ہے۔ میں آپ کو دلی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ کو شاید یاد ہو کہ آپ کے بھائی نے ایک بار آپ کی زندگی کے خاتمے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس وقت جانسن اس سازش میں شریک تھا۔ لیکن میں نے آپ کو اطلاع دے دی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ بچ گئے تھے" ــــ جیکسن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"مجھے یاد ہے جیکسن۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں نے تمہیں

دیکھتے ہی پہچان لیا ہے۔ اور اب تمہارے اس احسان کا بدلہ آتا نے کا وقت آگیا ہے۔ تم یہاں کاروباری لائن میں اپنی صلاحیتیں ضائع کر رہے ہو۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں کا علم ہے۔ اس لئے میں تمہیں ڈیتھ چانس کے ہیڈکوارٹر میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم آج سے میرے نمبر ٹو ہو گئے ہو" ــــــ بارگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جیکسن کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھا۔

"اوہ باس، آپ نے واقعی حیرت انگیز سخاوت کا ثبوت دیا ہے۔ آپ یقین کریں کہ آپ کی زندگی عزت، وقار اور تنظیم کے لئے میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے میں دریغ نہیں کروں گا" ــــــ جیکسن نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب چونکہ تم میرے نمبر ٹو ہو۔ اس لئے میرے ساتھ کرسی پر بیٹھ سکتے ہو" ــــــ بارگم نے کہا اور زدولم جیکسن شکریہ ادا کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ پاکیشیا میں کیا گڑبڑ ہوئی ہے۔ کس نے گڑبڑ کی ہے۔ اور تم نے وہاں کیا کارروائی کی ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ" ــــــ بارگم نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جناب پاکیشیا میں ہمارا کاروبار شوق انٹرپرائزز کے ساتھ تھا ہم نے وہاں ایسا سلسلہ ایڈجسٹ کیا ہوا تھا کہ وہاں کے مین سٹور کا انچارج الفت حسین ہمارا آدمی تھا۔ وہ منشیات والا مال سٹور سے علیحدہ کر دیتا اور پھر وہاں موجود ہماری پارٹی اُسے اس سے حاصل کر کے آگے پھیلا دیتی تھی۔ کئی سالوں سے یہ کاروبار نہ صرف

ٹھیک چل رہا تھا۔ بلکہ کافی عروج پر تھا۔ لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ اینٹی نارکوٹک والوں نے سٹور پر چھاپہ مارا۔ وہاں اس وقت منشیات والے ڈبوں کا سٹاک موجود تھا۔ چنانچہ یہ چیک ہو گیا کہ میڈی سائیڈ کے ساتھ ساتھ منشیات بھی سپلائی ہوتی ہے۔ پھر الفت حسین کو پکڑ لیا گیا۔ لیکن ہم نے اس کے لئے پہلے سے پیش بندی کر رکھی تھی کہ وہاں ایک آدمی ہے البرٹ جو کہ قتل کی بکنگ کرتا ہے۔ اس کے پاس بکنگ کرائی جا چکی تھی۔ تاکہ ایسی صورت حال پیدا ہوتے ہی وہ ایکشن میں آجائے۔ چنانچہ الفت حسین کی گرفتاری کے ساتھ ہی البرٹ نے ایک پیشہ ور قاتل کے ذریعے اُسے ہلاک کرا دیا۔ اور پھر اس نے اطلاع ہمیں بھجوا دی۔ جس پر میں نے فوری ایکشن یہ لیا کہ آئندہ مال کی سپلائی بند کر دی۔ اور اب میں سوچ رہا ہوں کہ میں وہاں تحقیقات کے لئے کوئی ایجنٹ بھیجوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہاں کی صورت حال کیا ہے" ــــــ جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"کیا صورت حال ہو سکتی ہے۔ وہاں کی پولیس کو رقم نہ ملی ہو گی اس لئے اس نے چھاپہ مار دیا ہو گا۔ تم وہاں موجود اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ پولیس کے ساتھ گٹھ جوڑ کرے" ــــــ بارگم نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے وہاں موجود اپنے خاص آدمی ٹونی سے بات کی ہے۔ ٹونی نے بتایا ہے کہ یہ کارروائی پولیس نے نہیں کی۔ بلکہ وہاں کی سیکرٹ سروس کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور اس کے بقول وہاں کی سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی خوف ناک سیکرٹ

سروس ہے۔ اس اطلاع پر میں نے یہاں کی سپیشل ایجنسی سے میں اپنے دوستوں سے پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی پاکیشیا کی سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز سیکرٹ سروس ہے۔ خاص طور پر ایک آدمی علی عمران کو انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے" ——— جیکسن نے کہا۔

"ہونہہ۔ بکواس ——— پس ماندہ ملکوں والوں میں یہ عادت ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنا پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ ہیڈکوارٹر جاکر وہاں کے ایکشن گروپ کے چار آدمی پاکیشیا بھجوا دو۔ ان کے ذمہ یہ مشن لگا دینا کہ وہ اس علی عمران اور اس سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیں" ——— بارگم نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کا حکم" ——— جیکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ——— اب تم میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں ہیڈکوارٹر چھوڑ کر اپنی رہائش گاہ پر چلا جاؤں گا۔ ہیڈکوارٹر میں تمہاری پوزیشن بھی بتا دوں اور تمہیں ساری ایکٹوٹیز سے بھی آگاہ کر دوں اور رابرٹ تم اب اس کمپنی کو سنبھالو۔ جیکسن کی جگہ کوئی اور آدمی رکھ لو" ——— بارگم نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مارسیلا کی آنکھیں کھلیں تو وہ اپنے سامنے ایک لمبے تڑنگے دیوہیکل حبشی کو بیٹھے دیکھ کر بری طرح چونک پڑی۔

"تم ——— تم ——— میں کہاں ہوں" ——— مارسیلا نے ہڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ بےبی ——— تم ہوش میں آگئیں" ——— حبشی نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا نے دیکھا کہ اس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اور وہ ایک آرام دہ بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔

"تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں" ——— مارسیلا نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی لیٹی رہو۔ تمہارے سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ پرنس ابھی آنے والا ہے" ——— حبشی نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کاندھے

پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔ گو اس نے تو بڑے ہلکے سے انداز میں اُسے تھپکا تھا۔ لیکن مارسیلا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے کندھے پر کسی نے زور سے گرز مار دیا ہو۔ اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

"پرنس ـــــ کون پرنس" ـــــ مارسیلا نے ایسے لیٹے لیٹے پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ مس۔ تم اس کی کار سے ٹکرا کر زخمی ہو گئی تھیں۔ اس لئے پرنس نے نہ صرف تمہارے ہسپتال کے اخراجات ادا کئے بلکہ وہ مرہم پٹی کے بعد تمہیں یہاں اپنے پاس لے آیا ہے۔ میں اس کا باڈی گارڈ ہوں۔ میرا نام جوزف ہے" ـــــ حبشی نے سفید دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ باڈی گارڈ۔ میں سمجھی نہیں۔ کیا میں آئر لینڈ میں نہیں ہوں" ـــــ مارسیلا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تم آئرلینڈ میں ہی ہو۔ پرنس یہاں سیر و تفریح کے لئے آیا ہے" ـــــ جوزف نے جواب دیا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور دروازے پر جو آدمی نظر آیا۔ اس نے مارسیلا کو ایک بار پھر اٹھ بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔ یہ انتہائی وجیہہ اور خوب صورت ایشیائی نوجوان تھا۔ اس کے جسم پر ہلکے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا۔ لیکن اس کا چہرہ۔ چہرہ انتہائی معصوم تھا۔ جیسے وہ ابھی دودھ پیتا بچہ ہو۔ اس کے پیچھے اس جوزف کی طرح کا ایک اور حبشی تھا۔ اسی طرح لمبا تڑنگا۔ دیو ہیکل۔

"اوہ۔ آپ ہوش میں آ گئیں۔ خدا کا شکر ہے۔ اگر آپ ہوش میں نہ آتیں تو ہم نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ ہم بھی بے ہوش ہو جاتے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اگر ہم بے ہوش ہو جاتے تو ہمارے دونوں باڈی گارڈز اور سیکرٹری کو بھی بے ہوش ہونا پڑتا۔ اور یہ کم بخت کچھ اس قدر سخت جان ہیں کہ انہوں نے بے ہوش ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ ہمیں بھی مجبوراً ہوش میں رہنا پڑا" اس نوجوان نے مارسیلا کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ ـــــ آپ شاید پرنس ہیں۔ اوہ۔ آپ واقعی پرنس ہیں" مارسیلا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چونکہ ہمارے قبلہ والد صاحب بادشاہ ہیں اور ہم ان کے خلف الرشید ہیں۔ اس لئے قانوناً ہم پرنس ہیں۔ اور چونکہ ہم پرنس ہیں۔ اس لئے یہ دونوں بھی ہمارے باڈی گارڈ بننے پر مجبور ہیں۔ آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا۔ ویسے تو حسن کا ایک ہی تعارف ہوتا ہے۔ ہم حسن کو مختلف قبیلوں۔ ملکوں اور قوموں میں تقسیم کرنے کے قائل نہیں ہیں" ـــــ پرنس نے بیڈ کے قریب موجود ایک آرام کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے دونوں باڈی گارڈز اس کے عقب میں مستعد انداز میں کھڑے ہو گئے۔

"مم ـــــ مم ـــــ میرا نام مارسیلا ہے" ـــــ مارسیلا نے رک رک کر کہا۔ اس کی نظریں مسلسل پرنس کے چہرے پر جمی

ہوئی تھیں۔ اور چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی پسندیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ پرنس کی شاندار اور وجیہہ شخصیت سے انتہائی متاثر نظر آ رہی تھی۔

"مارسیلا —— اوہ۔ واقعی اسم بامعنی نام ہے۔ حسینوں کا کام ہی مارنا ہے۔ چاہے وہ عاشق مار ہوں یا سیلا مار۔ میرے خیال میں اس ملک میں عاشق کو سیلا کہتے ہوں گے" —— پرنس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا اس کی خوب صورت اور ذو معنی بات پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ پرنس کی گفتگو اس کی شخصیت سے بھی زیادہ دلکش تھی۔

"میں آپ کی بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرے لئے اتنی تکلیف کی۔ اور ساتھ ہی اس بات پر بھی خوش ہوں کہ اس حادثے کی وجہ سے آپ جیسے شاندار اور دلکش مشرقی پرنس سے میری ملاقات ہو گئی" —— مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو یہ حادثہ عشق ایسے ہی وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں اس کے لئے بس پہلی نظر کافی سمجھی جاتی ہے۔ لیکن مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب۔ مغرب میں اس کے لئے شاید پہلا حادثہ بنیاد سمجھا جاتا ہو گا" —— پرنس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا ایک بار پھر ہنسنے پر مجبور ہو گئی۔ پرنس کی خوبصورت گفتگو نے اس کی ساری تکلیفیں ایک لمحہ میں دور کر دی تھیں۔

"بس اتفاق ہی سمجھیئے۔ ایک دشمن سے بچنے کے لئے مجھے بھاگنا

پڑا۔ اور میں آپ کی کار سے ٹکرا گئی" —— مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہم سمجھ گئے۔ وہ دشمن یقیناً ولن ہو گا۔ جو خوبصورت ہیروئن کو اغوا کرنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑ رہا ہو گا۔ لیکن محترمہ مارسیلا اگر آپ ہمیں پہلے اطلاع کر دیتیں تو ہم کاغذ کی کار بنا کر آپ کے سامنے لے آتے۔ کم از کم آپ کو چوٹیں تو نہ آتیں" —— پرنس نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور مارسیلا مسکرا دی۔

"بہت بہت شکریہ پرنس آف ۔۔۔۔۔۔ اوہ۔ کیا نام بتایا تھا۔ آپ کے باڈی گارڈ نے۔ ڈھمپ۔ ہمپ۔ کچھ ایسا ہی نام تھا ریاست کا" —— مارسیلا نے رک رک کر کہا۔

"ڈھمپ —— اور آپ کے یہ پوچھنے سے پہلے کہ یہ ڈھمپ ریاست کہاں ہے۔ ہم بتا دیتے ہیں کہ ریاست ڈھمپ کوہ ہمالیہ کے دامن میں ایک چھوٹی سی ریاست ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ —— آئی۔ ایم۔ ویری سوری پرنس کہ میں نے آپ کی ریاست کا نام غلط لے لیا۔ لیکن پرنس آپ کا ذاتی نام تو ہو گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو اس نام سے پکاروں۔ کیونکہ یہ ڈھمپ خاصا مشکل نام ہے۔ اور میں نہیں چاہتی کہ ایک بار پھر غلط نام لے کر میں گستاخی کی مرتکب ہوں" —— مارسیلا نے جواب دیا۔

"ہم نے ذاتی نام تو رکھا نہیں۔ دراصل بطور پرنس ہم ذاتی قسم کے فیصلے کرنے سے پہلے سرکاری منظوری حاصل کرنے کے

پابند ہوتے ہیں۔ اور چونکہ سرکاری منظوری کا انتظار کرنے کے لئے عمر خضر درکار ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے فی الحال ذاتی تعلق کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔ البتہ ہمارے قبلہ داداجان مرحوم و مغفور شہنشاہ ڈھمپ نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارا نام علی عمران رکھا تھا۔ اس لئے آپ ہمارا دادائی نام علی عمران ہی سمجھ لیں" عمران نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا کے چہرے پر ہنسی کی بے شمار پھلجھڑیاں سی چھوٹنے لگیں۔

"پرنس عمران ——— کاش آپ سے چند روز پہلے ملاقات ہوتی تو میں آپ کو آئس لینڈ کی بھرپور انداز میں سیر کراتی۔ لیکن اب میں خود مجبور اور بے بس ہو گئی ہوں" ——— مارسیلا نے قدرے افسوس بھرے انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل بار... کا اچانک خیال آگیا تھا۔

"اوہ۔ حسن نے تو کبھی مایوس ہونا سیکھا ہی نہیں۔ ہجر و فراق تو ہر عاشقوں کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔ لیکن کیا آپ اس خوش قسمت انسان کا نام بتا سکتی ہیں جس نے چند روز پہلے آپ جیسے خوبصورت اور دلکش پھول کو ٹہنی سے توڑ لیا ہے۔ ہم اس خوش نصیب انسان کو اس کے حسن انتخاب کی داد دینا چاہتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا چند لمحے تو خاموش رہی۔ شاید وہ عمران کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی پھر اچانک چونک پڑی۔

"اوہ اوہ۔ میں آپ کا مطلب سمجھ گئی پرنس۔ لیکن شاید آپ کو میری بات سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ چند روز پہلے میری شادی نہیں ہوئی۔ بلکہ......" ——— مارسیلا نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"اوہ۔ پھر بلکہ کا کوئی جواز نہیں۔ بس ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ آپ جیسا خوبصورت پھول بدستور اپنی ٹہنی پر موجود ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا باوجود مغربی لڑکی ہونے کے ——— اس طرح شرما گئی۔ جیسے وہ کوئی مشرقی کنواری لڑکی ہو۔

"آپ کی دلکش اور خوب صورت گفتگو کا جواب نہیں۔ یہ واقعی میری انتہائی خوش نصیبی ہے کہ میری ملاقات ایک مشرقی پرنس سے ہو گئی ہے۔ آج تک تو میں آپ جیسے پرنسز کا ذکر صرف کتابوں میں ہی پڑھتی رہی ہوں۔ میں دراصل یہ کہنا چاہتی تھی کہ چند روز پہلے میں اس ملک میں سب سے بااختیار فرد تھی۔ لیکن آج میں ایک بے بس اور مایوس لڑکی ہوں۔ جس کے دشمن موت بن کر اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ یہ بھی شاید میری قسمت میں لکھا تھا کہ آپ سے ملاقات ہو جائے۔ اس لئے میں بارگم کی گولیوں سے بھی بچ نکلی ورنہ ...." ——— مارسیلا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اور اس بار حیران ہونے کی باری عمران کی تھی۔

"بارگم ——— یہ کون ذات شریف ہیں۔ اور انہوں نے کیوں یہ جرأت کی کہ آپ جیسی خوب صورت حسینہ پر اپنے نشانے کی

مشق کرے" ---- عمران کے لہجے میں غصیلا پن عود کر آیا تھا۔

"--- میرے متعلق آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میں اس پر بے حد مشکور ہوں پرنس عمران۔ لیکن یہ باتیں آپ نہیں سمجھ سکیں گے۔ کیونکہ یہ جرائم کی دنیا کی باتیں ہیں۔ اور آپ جیسے پرنس ایسی دنیا سے واقف ہو ہی نہیں سکتے" ---- مارسیلا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"جرائم کی دنیا کی باتیں۔ اوہ۔ مس مارسیلا۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ ہم اپنی ریاست کے پولیس کمشنر بھی ہیں۔ اور ہم ایک مجرم کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔ ہمارا وہ مجرم یہاں موجود ہے۔ پہلے ہمارا خیال تھا کہ یہاں کا پولیس کمشنر اس معاملے میں ہم سے تعاون کرے گا۔ لیکن یہاں آکر ہمیں اطلاع ملی ہے کہ پولیس کمشنر اسی روز ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ابھی تک نئے پولیس کمشنر کی تعیناتی نہیں ہو سکی۔ ہم اسی سلسلے میں ہی جا رہے تھے کہ آپ اچانک ہماری کار سے آ ٹکرائیں" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا اس کی بات سن کر بری طرح چونک پڑی۔

"اوہ۔ تو جارجی کے قتل کو ایکسیڈنٹ کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اوہ۔ یہ بارگم انتہائی چالاک آدمی ہے۔ اگر وہ اسے ایکسیڈنٹ ظاہر نہ کرتا تو یقیناً حکومت کی مشینری فوری طور پر حرکت میں آ جاتی۔ کاش مجھے پہلے اس کا اندازہ ہو جاتا۔ کہ بارگم اس طرح ریڈ فلیم سے غداری کر کے ڈیتھ چانس سے مل جائے گا۔ میں اس کا

پوری بند و بست کر دیتی۔ لیکن اب کیا ہو سکتا ہے" ---- مارسیلا نے اس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ خود کلامی کر رہی ہو۔ اور مارسیلا کی بڑبڑاہٹ سن کر عمران کی آنکھوں میں یک لخت چمک سی لہرا اٹھی۔

"یہ آپ بار بار بارگم کا نام لے رہی ہیں۔ ان ذات شریف کا مکمل تعارف تو کرا دیجئے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"پرنس۔ اگر آپ وعدہ کریں کہ آپ مجھ سے نفرت نہ کریں گے تو میں آپ کو ساری تفصیل بھی بتا دوں گی۔ اور ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کریں۔ کہ آپ مجھے اپنے ساتھ اپنے ملک لے جائیں گے۔ کیونکہ یہاں میرے زندہ رہنے کا اب ایک فیصد چانس بھی نہیں رہا۔ میں آپ کی پناہ میں آنا چاہتی ہوں۔ اور میں نے پڑھا ہے کہ مشرق میں جو شخص کسی دوسرے کی پناہ طلب کر لیتا ہے تو اسے پناہ مل جاتی ہے" ---- مارسیلا نے جلدی سے عمران کے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ ہم انسانوں سے نفرت نہیں کرتے۔ صرف انسانوں کے کردار سے نفرت کرتے ہیں۔ اور ہمارے ہاں یہ بھی گنجائش ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے کردار کو بدلنے کا وعدہ کرے اور اس پر قائم رہے تو ہم اس کے سابقہ کردار کو بھی بھول جاتے ہیں" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے۔ مجھے یقین ہے۔ واقعی مشرق کے لوگ اتنے ہی عظیم ظرف کے مالک ہوتے ہیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں جان و دل

سے وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ میں جرائم کی دنیا سے دور رہوں گی"
مارسیلا نے فوراً ہی نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے محسوس کر لیا کہ مارسیلا واقعی یہ بات انتہائی خلوص سے کر رہی ہے۔ اس لئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"ٹھیک ہے۔ اب آپ تفصیل سے ہمیں سارے حالات بتا دیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کے دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچا کر ہی دم لیں گے"۔۔۔ عمران نے بھی پرخلوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بہت بہت شکریہ پرنس۔ میں آپ کو حالات تو بتا دیتی ہوں۔ لیکن ساتھ ہی یہ درخواست بھی ضرور کروں گی کہ آپ اس معاملے میں ملوث نہ ہوں۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں"۔۔۔ مارسیلا نے کہنا شروع کیا۔

"خبردار۔ تم ہمارے پرنس کی توہین کر رہی ہو۔ اب اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی توہین آمیز نکلا تو تمہارے جسم میں سینکڑوں گولیاں اپنی جگہ بنا لیں گی"۔۔۔ اچانک عمران کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک حبشی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا اس کی بات سن کر بری طرح سہم گئی۔

"تم خاموش رہو جوزف۔ مارسیلا ابھی ہم سے پوری طرح واقف نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے اس کی گستاخی نظر انداز کر دی ہے"۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر پیچھے کھڑے حبشی سے مخاطب ہو کر انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"یس پرنس"۔۔۔ جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ شکریہ پرنس۔ میرا مطلب آپ کی توہین نہ تھی"۔۔۔ مارسیلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مس مارسیلا۔ اگر آپ تمہید اور فضول قسم کے فقروں کی بجائے صاف صاف ساری باتیں ہمیں بتا دیں تو ہم ممنون ہوں گے"۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"یس پرنس۔ یہ سارا سلسلہ دراصل منشیات کا ہے۔ آئس لینڈ آج کل منشیات کا بین الاقوامی گڑھ بنا ہوا ہے۔ ویسے تو یہاں منشیات تیار کرنے والے بہت سے خفیہ گروپ ہیں۔ لیکن ریڈ فلیم ان سب سے بڑا گروپ ہے۔ ریڈ فلیم نے منشیات کی تیاری کے لئے پہاڑیوں کے اندر ایک خفیہ کارخانہ قائم کیا ہوا ہے۔ جہاں انتہائی اعلیٰ پیمانے پر مشینوں کے ذریعے منشیات تیار ہوتی ہے اور پھر پوری دنیا میں سپلائی کر دی جاتی ہے۔ حکومت کے اعلیٰ حکام آج تک اس کارخانے کو تلاش نہیں کر سکے اور وہ اسے تلاش بھی نہ کر سکتے تھے کیونکہ پولیس کمشنر جارجی جس سے آپ ملنے آئے تھے۔ وہ ریڈ فلیم کا باقاعدہ سرپرست اور حصہ دار تھا۔ ریڈ فلیم ایک پوری تنظیم کا نام ہے۔ جو کارخانے کی حفاظت کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے منشیات فروشوں کو بھی کنٹرول کرتی تھی۔ اس تنظیم میں اس لئے خوفناک مجرم بھرتی کئے گئے تھے۔ انتہائی خوفناک مجرم۔ جن کے لئے انسانوں کو قتل کر دینا مکھیاں مار دینے سے بھی زیادہ آسان تھا۔ اور اس تنظیم کا عملی سربراہ بارگم ہے۔ جو بذات خود ایک بہت بڑا مجرم

ہے۔ انتہائی چالاک۔ عیار۔ شاطر اور انتہائی حد تک سفاک مجرم۔ آئس لینڈ تو کیا یورپ کے بڑے بڑے مجرم بارگم کے نام سے کانپ اٹھتے ہیں۔ اور میں ریڈ فلیم کی سربراہ تھی۔ ریڈ فلیم کا سارا کاروبار میری نگرانی میں چلتا تھا۔ یہاں ایک اور تنظیم ہے ڈیتھ چانس۔ یہ بھی ریڈ فلیم کی طرح انتہائی طاقتور تنظیم ہے۔ اور باقی ہر قسم کے جرائم کے ساتھ ساتھ یہ تنظیم بھی منشیات فروشی کا دھندہ کرتی ہے۔ لیکن اس کا کاروبار پہلے ایک اور منشیات بنانے والی تنظیم سی۔ ایچ والوں ست تھا۔ لیکن پھر جارجی کی کوششوں کی وجہ سے سی۔ ایچ پر حکومت کا ہاتھ پڑ گیا۔ اور یہ تنظیم اپنے کارخانے سمیت ختم ہو گئی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ سی۔ ایچ والے ریڈ فلیم کے مقابلہ پر آنا چاہتے تھے۔ اس لئے جارجی کو ان کے خلاف کاروائی کرنی پڑی۔ بہرحال سی۔ ایچ ختم ہو گئی تو ڈیتھ چانس کو بھی منشیات کی سپلائی بند ہو گئی۔ چنانچہ توقع کے عین مطابق ڈیتھ چانس کے چیف جانسن نے ریڈ فلیم سے منشیات کی سپلائی کے لئے رابطہ قائم کیا۔ چونکہ یہ ایک بڑی پارٹی تھی۔ اس لئے اسے مکمل طور پر یقین دلانے کے لئے ہم نے جانسن کو اپنے کارخانے میں بات چیت کے لئے بلایا۔ وہاں میں بطور چیف اس سے ملی۔ اور وہاں پہلی بار مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ جانسن کس طرح منشیات کا کاروبار کرتا ہے۔ اس نے واقعی انتہائی منفرد اور جدید انداز اپنایا تھا اس کی پیسٹی سائیڈ بنانے والی ایک کمپنی ہے۔ وہ اپنا زیادہ تر مال ایشیا کے زرعی ملکوں میں سپلائی کرتا تھا۔ اور اس نے بتایا کہ وہ پیسٹی سائیڈ کے ڈبوں میں منشیات بھر کر سپلائی کرتا تھا۔ چونکہ یہ ڈبے

نی سے ہی سیل ہو کر جاتے تھے۔ اس لئے کسی کو آج تک ان پر ک نہیں پڑ سکا۔ اس کے کہنے کے مطابق وہ مال میں پچیس فیصد سپلائی منشیات کی کرتا ہے۔ اور آگے ان ملکوں میں منشیات کے ابے پیسٹی سائیڈ کے اصل ڈبوں سے علیحدہ کر کے منشیات فروشوں کے ذریعے فروخت کر دیئے جاتے تھے۔ گو جانسن کے ساتھ قیمت کی وجہ سے سودا نہ ہو سکا۔ اور اس وقت میں نے یہی سمجھا لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ جانسن کی نیت شروع سے ہی خراب تھی۔ اور وہ صرف ہمارے کارخانے کی لوکیشن دیکھنے آیا تھا۔ اس کے بعد اچانک ایک انقلاب آ گیا۔ جانسن نے بارگم کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور بارگم نے سب سے پہلے جارجی کو ہلاک کیا۔ اس کے بعد ریڈ فلیم کے کارخانے پر ڈیتھ چانس کا قبضہ کروایا۔ لیکن بارگم کی نظریں آگے تھیں۔ وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ چنانچہ اس نے دراصل ڈبل گیم کھیلی تھی۔ ریڈ فلیم کو ڈیتھ چانس میں مدغم کرنے کے بعد اس نے جانسن کو بھی ہلاک کر دیا۔ اور پھر ڈیتھ چانس پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس طرح بارگم بیک وقت ریڈ فلیم اور ڈیتھ چانس دونوں تنظیموں کا سربراہ بن بیٹھا۔ جارجی اور بارگم دونوں حقیقی بھائی تھے۔ اور چونکہ میں جارجی کی طرف زیادہ مائل تھی اور جارجی کی وجہ سے میں نے بارگم کو ٹھکرا دیا تھا۔ اس لئے بارگم نے مجھ سے انتقام لیا۔ چونکہ وہ میرے محل میں آتا جاتا رہتا تھا۔ اس لئے اس نے آسانی سے میرے محل پر قبضہ کر لیا۔ اور مجھے آخری لمحوں تک اطلاع نہ مل سکی کہ بارگم غدار ہو گیا ہے۔ اس طرح بارگم مجھ پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے مجھے بے ہوش کر کے اپنے

ایک خفیہ عشرت کدے میں پہنچا دیا۔ جہاں میرے ہاتھ اور پیر رسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے۔ اور اس کا ایک خاص آدمی جیری مجھ پر پہرہ دے رہا تھا۔ کہ میں نے دروازے کی چوکھٹ کے تیز کنارے سے رگڑ کر ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹ لیں۔ گو اس طرح میری کلائیاں زخمی ہو گئیں۔ یہ آپ نشانات دیکھ رہے ہیں۔ لیکن میں آزاد ہونے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر میں نے جیری پر اچانک حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔ اور اس کوٹھی سے نکلی ہی تھی کہ بارگم وہاں پہنچ گیا۔ بارگم سے بچنے کے لئے میں دوڑ پڑی۔ بارگم نے عقب سے مجھ پر گولیاں چلا کر مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن میں ایک گلی سے دوڑ کر دوسری میں دوڑتی ہوئی سڑک پر آ رہی تھی کہ اس کی گولی سے بچنے کے لئے مجھے اچانک چھلانگ لگانی پڑی اور میں ایک کار سے ٹکرا کر بے ہوش ہو گئی۔ اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"۔۔۔۔ مارسیلا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

"تو انٹرنیشنل بیوٹی سائیڈ کا مالک جانسن ہلاک ہو چکا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کیا مطلب۔ آپ کو اس کمپنی کا نام کیسے پتہ چلا پرنس۔ میں نے تو نہیں بتایا"۔۔۔۔ مارسیلا عمران کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑی۔

"مس مارسیلا۔۔۔۔ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آپ کی ہم سے ملاقات ہو گئی۔ اب آپ قطعی بے فکر رہیں آپ اب ہر لحاظ سے

محفوظ ہیں۔ ہم دراصل اس ملک میں آئے ہی اسی مقصد سے ہیں۔ کہ ہم ان منشیات فروشوں کا خاتمہ کر سکیں۔ کیونکہ ہماری ریاست کا ایک ایشیائی ملک پاکیشیا سے الحاق ہے۔ اور ہم بھی زیادہ تر پاکیشیا میں ہی رہتے ہیں۔ حکومت پاکیشیا کو بیوٹی سائیڈ کے ذریعے منشیات فروشی کا علم ہو گیا تھا۔ اور انہوں نے وہاں چھاپہ مار کر مال بھی پکڑ لیا۔ لیکن یہ چھوٹی مچھلیاں تھیں۔ اس لئے حکومت پاکیشیا نے ہم سے دست بستہ درخواست کی ہے کہ ہم بڑی مچھلیوں کا شکار کھیلیں تاکہ اس لعنت سے نجات مل سکے۔ اور آپ کو یہ سن کر یقیناً خوشی ہو گی کہ ہم بڑی مچھلیوں کے بڑے ماہر اور معروف شکاری ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں واقعی مسرت کی چمک تھی۔ کیونکہ مارسیلا سے اس طرح اچانک ٹکرا جانے کی وجہ سے اُسے اصل اندرونی حالات کا آسانی سے علم ہو گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔۔۔ لیکن پرنس۔ اگر اسے توہین اور گستاخی نہ سمجھا جائے تو میں عرض کر دوں کہ یہ تنظیمیں انتہائی خوفناک ہوتی ہیں"۔۔۔۔ مارسیلا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید یقین نہ آ رہا تھا کہ ایک پرنس اس قدر خوفناک مجرموں سے بھی نپٹ سکتا ہے۔ اب اُسے کیا معلوم تھا کہ جسے وہ صرف عام سا پرنس سمجھ رہی ہے وہ درحقیقت کیا ہے۔

"ہمیں معلوم ہے مارسیلا۔ اسی لئے ہم ان کا شکار کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے معیار پر پوری اترتی ہیں۔ کیا آپ ہمیں یہ بتا سکتی ہیں کہ یہ بارگم کہاں مل سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"بارگم اب نجانے کہاں ہو۔ لیکن اس کا مخصوص اڈہ پہلے یہاں کا مشہور بلیو بار تھا۔ یہ انتہائی خطرناک جگہ سمجھی جاتی ہے۔ اور وہاں پورے آئس لینڈ کے چھٹے ہوئے بدمعاش اور غنڈے اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہاں ہر وقت ہر آدمی کے سر پر موت ناچتی رہتی ہے" ——— مارسیلا نے کہا۔

"یہ بلیو بار کہاں ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تھرڈ ایونیو پر ہے" ——— مارسیلا نے جواب دیا۔

"شکریہ۔ اب آپ ہمیں یہ بتا دیں کہ یہ منشیات بنانے والا کارخانہ کہاں ہے۔ اس کی پوری تفصیل بتا دیں۔ تاکہ ہم بھی وہاں جا کر دیکھ سکیں کہ منشیات کیسے تیار ہوتی ہیں۔ ہمیں بچپن سے ہی کارخانے دیکھنے کا بہت شوق ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گئی۔

"آپ ——— آپ وہاں جائیں گے۔ اوہ پلیز۔ میں آپ کی منت کرتی ہوں۔ وہ انتہائی خطرناک جگہ ہے۔ وہاں تک کسی غیر کا پہنچنا ناممکن ہے۔ اور پرنس میں سچ کہہ رہی ہوں۔ حالانکہ میں ریڈ فلیم کی سربراہ تھی۔ لیکن مجھے خود اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ بارگم اس کا انچارج تھا۔ مجھے تو صرف جانسن سے بات چیت کرنے کے لئے رات کے وقت وہاں لے جایا گیا تھا۔ اور پھر جانسن کے بعد مجھے اسی طرح واپس لے آیا گیا۔ یہ انتظامات جارج نے کئے تھے۔ صرف جارج اور بارگم اس کے بارے میں جانتے

ہیں" ——— مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جارج تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے اب بارگم ہی ہمارا گائیڈ بنے گا۔ اب آپ آرام کریں۔ ہم ذرا بارگم کی اس بلیو بار کا چکر لگا آئیں" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ پلیز آپ وہاں نہ جائیں" ——— مارسیلا نے جلدی سے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"مس مارسیلا۔ یہ آخری وارننگ ہے۔ ورنہ ہم اپنا وعدہ بھول جائیں گے۔ آپ نے اگر آئندہ ہمارے کسی ارادے میں رکاوٹ بننے کی کوشش کی یا ہمیں بزدل سمجھا تو یہ آپ کے لئے اچھا نہ ہوگا" عمران کے لہجے میں بھیڑیئے کی سی غراہٹ عود کر آئی تھی۔ اور اس کا معصوم نظر آنے والا چہرہ یک لخت بدل گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سوری پرنس۔ ویری سوری۔ مم ——— مم میرا یہ مطلب نہ تھا۔ کاش میں آپ کے ساتھ جا سکتی" ——— مارسیلا نے نظریں جھکاتے اور ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ وہاں جا کر کیا کریں گی" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں آپ کی۔ اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ ویری سوری۔ لیکن ......" مارسیلا کچھ کہتے کہتے رک گئی تھی۔

"ہم آپ کا مطلب سمجھ گئے ہیں۔ آپ کا یہی مطلب تھا کہ آپ وہاں موجود مجرموں سے ہماری حفاظت کریں۔ بہت خوب۔ ہمیں آپ کی دلیری اور بہادری بے حد پسند آئی ہے۔ اس لئے اب ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ جائیں گی تاکہ آپ کو

معلوم ہو سکے کہ پرنس کس طرح مچھلی کا شکار کھیلتا ہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لل —— لیکن وہ سب بادگم کی وجہ سے اب ہمارے دشمن ہوں گے وہ تو ہمیں دیکھتے ہی گولی مار دیں گے" —— مارسیلا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ وہ آپ کو پہچان ہی نہ سکیں گے۔ ہمیں دراصل جادو بھی آتا ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جادو —— اوہ۔ لیکن ......" —— مارسیلا کو شاید جادو پر سرے سے یقین ہی نہ تھا۔

"سیکرٹری" —— اچانک عمران نے مڑ کر جوزف سے کہا۔

"یس پرنس" —— جوزف نے مستعد انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہماری جادو کی چھڑی لے آؤ۔ ہم مس مارسیلا پر ثابت کر دیں کہ ہم جادو کے زور سے انہیں کس طرح بدل سکتے ہیں" عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس" —— جوزف نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"جوانا۔ آپ بھی جائیں اور جا کر معلوم کریں کہ ہمارا ایلچی۔ اسے کہاں ہے۔ اور کیا کر رہا ہے" —— عمران نے خاموش کھڑے دوسرے

حبشی سے مخاطب ہو کر کہا اور دوسرا حبشی جس کا نام جوانا تھا خاموشی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

"جادو کی چھڑی تو کیا واقعی آپ جادوگر ہیں" —— مارسیلا کے چہرے پر حیرت کے بے پناہ تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں —— لیکن ہم ذرا جدید قسم کے جادوگر ہیں" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے جوزف واپس کمرے میں داخل ہوا۔ اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک باکس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کرسی پر بیٹھ جائیے مس مارسیلا۔ تاکہ ہم اپنے جادو کا آغاز کر سکیں" —— عمران نے باکس ہاتھ میں لیتے ہوئے مارسیلا سے کہا۔

اور مارسیلا حیرت سے اس باکس کو دیکھتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران نے باکس سائیڈ میز پر رکھ کر اسے کھولا تو مارسیلا ایک لخت چونک پڑی۔

"اوہ۔ یہ تو میک اپ باکس ہے" —— مارسیلا نے کہا۔

"ہاں —— مغرب کے لوگ اسے میک اپ باکس ہی کہتے ہیں" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارسیلا کے چہرے پر میک اپ کا آغاز کر دیا۔ مارسیلا خاموش بیٹھی رہی۔ عمران کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ اور جب کچھ دیر بعد اس نے ہاتھ روکے تو مارسیلا نے میک اپ باکس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا آئینہ اٹھایا اور اس

میں اپنا چہرہ دیکھنے لگی۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے حیرت سے چیخ نکل گئی۔ وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب۔ اوہ یہ تو واقعی جادو ہے۔ بالکل جادو ہے" ـــ مارسیلا انتہائی حیرت بھرے انداز میں اپنا چہرہ بار بار آئینے میں دیکھتے ہوئے چیخ رہی تھی۔

"اب فرمایئے۔ آپ کو کون پہچان سکتا ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی کوئی نہیں پہچان سکتا۔ میں خود بھی اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتی۔ اوہ پرنس۔ آپ واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ میں خود بھی میک اپ کے فن سے واقف ہوں بلکہ آج تک میرا دعویٰ تھا کہ میں اس فن میں ماہر ہوں۔ لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ میں اس فن میں طفل مکتب ہوں۔ آپ کے مقابلے میں بالکل اناڑی ہوں" ـــ مارسیلا نے کہا۔

"میں سیکرٹری کو بھیج کر آپ کے لئے لباس منگواتا ہوں۔ آپ لباس پہن کر تیار ہو جائیں۔ تاکہ پھر ہم بلیو بار میں جا کر مسٹر بارگم کے نیاز حاصل کر سکیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مڑ کر باوقار انداز میں قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اوہ۔ میں واقعی حیرت سے مر جاؤں گی۔ اوہ۔ واقعی جادو ہے۔ اس قدر جاندار تبدیلی کہ تاثرات بھی باقاعدہ چہرے پر نظر آ رہے ہیں۔ انتہائی حیرت انگیز" ـــ مارسیلا نے اپنے طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ دوبارہ

بیڈ پر بیٹھ گئی۔ لیکن وہ بار بار آئینہ بھی دیکھ رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اتنی بار دیکھنے کے باوجود اسے آئینے میں اپنی نظر آنے والی صورت پر یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ واقعی اسی کا چہرہ ہے۔ یا اس آئینے میں کوئی خصوصیت ہے کہ وہ کوئی اور شکل پیش کر رہا ہے۔

بارگم بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا سامنے رکھی ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس فائل میں ڈیتھ جانسن کی تنظیم کی تمام تر تفصیلات موجود تھیں۔ اس طرح بارگم کو اس وسیع و عریض تنظیم کے بارے میں کافی معلومات حاصل ہو رہی تھیں۔ اور اب وہ حیران تھا کہ اس قدر وسیع و عریض تنظیم کو اکیلا جانسن نہ صرف چلا رہا تھا بلکہ اس نے تنظیم کی سیٹنگ اس طرح کی ہوئی تھی کہ تنظیم کے لوگ صرف جانسن کو ہی جانتے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے بھی واقف نہ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جانسن کو ہلاک کر کے بارگم نے آسانی سے تنظیم پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس فائل میں دراصل وہ ایسے لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا جو جانسن کے انتہائی وفادار ہوں۔ تاکہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ ابھی وہ فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بارگم

نے چونک کر ایک لمحہ ٹیلی فون کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کی نظروں میں قدرے حیرت تھی۔ کیونکہ اس فون کا نمبر صرف ایک آدمی کو معلوم تھا اور وہ تھا اس کا نمبر ٹو ولم جیکسن۔ اس لئے لامحالہ یہ کال جیکسن کی طرف سے ہی ہو سکتی تھی۔ لیکن اُسے حیرت اس بات پر تھی۔ کہ آخر جیکسن کو کال کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ جب کہ بارگم نے اُسے سختی سے منع کر رکھا تھا کہ جب تک کوئی انتہائی اہم معاملہ درپیش نہ ہو۔ وہ اُسے ڈسٹرب نہ کیا کرے۔

"یس"۔۔۔ بارگم نے رسیور اٹھا کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس"۔۔۔ دوسری طرف سے توقع کے مطابق جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے جیکسن۔ جب میں نے منع کیا تھا کہ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔۔۔ بارگم نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ دراصل ایک اہم اطلاع میرے نوٹس میں آئی ہے۔ اس لئے میں نے فون کیا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے جیکسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا اطلاع ہے۔ بولو"۔۔۔ بارگم نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ وہ اہم اطلاع یہ ہے کہ پاکیشیا سے وہ علی عمران یہاں پہنچ گیا ہے"۔۔۔ جیکسن نے کہا۔

"کون علی عمران"۔۔۔ بارگم نے چونک کر قدرے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے آپ سے ہیٹی سائیڈ کے دفتر میں ذکر کیا تھا کہ پاکیشیا میں ہمارا مال پکڑا گیا ہے۔ اور اس کے پکڑے جانے میں ایک خطرناک شخص علی عمران کا ہاتھ ہے۔ جو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے" ـــــ جیکسن نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تم نے ذکر تو کیا تھا۔ لیکن پھر کیا ہوا۔ اگر وہ یہاں آگیا ہے تو اسے گولی مار دو" ـــــ بارجم نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس کے انتظامات تو میں نے کر لئے ہیں۔ میں نے ایکشن گروپ کو اس کی تلاش کا حکم دے دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں" ـــــ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم احمق آدمی ہو جیکسن۔ آئندہ اگر تم نے اس قسم کی حماقت کا مظاہرہ کیا تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ تم جانتے ہو کہ ہماری تنظیم کس قدر وسیع ہے۔ ایک آدمی تو کیا پوری سیکرٹ سروس ہمارے لئے مکھیوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ جبکہ تم ایک آدمی کے آنے کو اہم اطلاع کہہ رہے ہو۔ بہرحال اب تم نے فون کر ہی دیا ہے تو بولو۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی" بارجم نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں نے پاکیشیا میں اپنے خاص آدمیوں سے رابطہ قائم کیا۔ وہاں سے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ شوق انٹرپرائزز کا مالک شوق جو کہ ڈیتھ چانس کا ایجنٹ تھا۔ وہ وہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا گہرا دوست تھا۔ اور یہ سپرنٹنڈنٹ فیاض اس علی عمران کا دوست ہے۔ اور علی عمران کی وجہ سے ہی اینٹی نارکوٹکس والوں نے مال پر چھاپہ مارا۔ اس کے بعد وہاں کے سٹور انچارج الفت حسین کو پکڑ لیا گیا۔ الفت حسین کو ہمارے آدمی البرٹ نے ایک پیشہ ور قاتل کی مدد سے ہلاک کر دیا۔ لیکن پھر البرٹ کو اغوا کر لیا گیا۔ اس کے بعد البرٹ کی لاش سامنے آئی۔ اور پھر وہ علی عمران اپنے دو حبشی ساتھیوں اور ایک مقامی آدمی کے ساتھ ایئرپورٹ پر نظر آیا۔ ہمارے آدمیوں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ علی عمران پرنس آف ڈھمپ کے نام سے وہاں سے آئس لینڈ کی ٹکٹ لے کر سوار ہوا ہے۔ اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ یہ علی عمران یہاں آئس لینڈ پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ میں نے یہاں اس کی آمد کے بارے میں مزید تحقیقات کرائی۔ تو ایک حیرت انگیز بات کا پتہ چلا کہ یہ علی عمران یہاں پولیس کے اعلیٰ حکام سے ملا ہے۔ وہ دراصل پولیس کمشنر جارجی سے ملنے آیا تھا۔ لیکن جارجی ہلاک ہو چکا ہے وہاں سے واپسی پر باس ایک گلی سے اچانک مادام مارسیلا نکل کر اس کی کار سے ٹکرائی۔ اور مادام مارسیلا زخمی ہو گئی۔ اسے ہسپتال لے جایا گیا۔ یہ علی عمران بھی ساتھ گیا۔ اور پھر وہ اسے وہاں سے مرہم پٹی کے بعد اپنے ساتھ لے گیا ہے" ـــــ جیکسن

نے کہا۔

"اوہ اوہ ۔۔۔ تو کیا مارسیلا زندہ بچ گئی ہے" ۔۔۔ بارگم کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ کیونکہ وہ تو اپنے طور پر اُسے م... سمجھ چکا تھا۔

"جی ہاں۔ اُس کے صرف سر پر چوٹیں آئی تھیں۔ ہسپتال والوں نے اُسے اس لئے واپس لے جانے کی اجازت دے دی کہ اس کی حالت خطرے سے باہر تھی۔ وہ صرف بے ہوش تھی" جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری سٹرینج ۔۔۔ تمہاری یہ اطلاع میرے لئے اہم ہے" بارگم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس" ۔۔۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"اب یہ لوگ کہاں ہیں" ۔۔۔ بارگم نے پوچھا۔

"باس۔ ہمارے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ وہ یہاں کے ہوٹل میں نہیں ٹھہرے بلکہ کسی پرائیویٹ جگہ ٹھہرے ہیں۔ بہرحال وہ جلد ہی سامنے آ جائیں گے" ۔۔۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔ اب میرے احکامات سن لو۔ تم فوری طور پر انہیں تلاش کرو۔ اور باقی سب کو گولیوں سے اڑا کر اس مارسیلا کو ہر حال میں زندہ پکڑ لو اور پھر اُسے میرے پاس پہنچا دو۔ میں نے اس سے ذاتی انتقام لینا ہے" ۔۔۔ بارگم نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ۔۔۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"ایک بات کا خیال رکھنا۔ مارسیلا ریڈ فلیم کے تمام اڈوں سے واقف ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ اس نے اس علی عمران کو اس بارے میں معلومات مہیا کر دی ہوں۔ اس لئے تم ریڈ فلیم کے تمام اڈوں کو فوری طور پر الرٹ کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی اڈے کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں" ۔۔۔ بارگم نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"اور سنو ۔۔۔ یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو سکے مکمل کرو۔ میں اس کے لئے تمہیں زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔ زیادہ سے زیادہ چار گھنٹوں کے اندر اس علی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اور مارسیلا کا زندہ جسم میرے سامنے ہونا چاہئے۔ ہر حالت میں اور ہر قیمت پر" ۔۔۔ بارگم کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"بے فکر رہیں باس۔ صرف ان کے ٹریس ہونے کی دیر ہے۔ اس کے بعد ان کی موت صرف سیکنڈوں کا معاملہ ہو گی" جیکسن نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ بات تو معلوم ہی ہو گی کہ ناکامی کا لفظ میری لغت میں درج ضرور ہے لیکن اس کا معنی موت ہے" ۔۔۔ بارگم نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ جیکسن نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور بارگم نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"مارسیلا زندہ ہے۔ اچھا ہے۔ اب مارسیلا کو معلوم ہو گا کہ بارگم سے بھاگ کر وہ کہاں جا سکتی ہے۔ میں اس سے ایسا عبرتناک انتقام لوں گا کہ اس کی روح صدیوں تک سسکتی رہے گی"

بارگم نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر دوبارہ فائل پر نظریں جما دیں۔

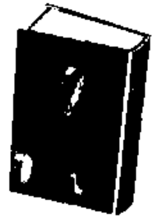

عمران ۔ جوزف ۔ جوانا اور ٹائیگر کے ہمراہ آئس لینڈ آیا تھا ۔ چونکہ منشیات کا کیس سیکرٹ سروس کی لائن کا نہ تھا ۔ اس لئے اس نے سرکاری طور پر سیکرٹ سروس کو ساتھ لے آنے کی بجائے ذاتی طور پر یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا ۔ وہ دراصل منشیات کے اس کاروبار کی جڑوں کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا ۔ جن کی وجہ سے اس کے ملک کے بے شمار نوجوان تباہ ہو رہے تھے ۔ چونکہ اس کے پاس ان دنوں کوئی کیس بھی نہ تھا ۔ اس لئے اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ آئس لینڈ جا کر اس بارے میں کام کرے گا ۔ اُسے بوڑھے البرٹ سے جو معلومات ملی تھیں ۔ اس سے یہ پتہ چلا تھا کہ الفت حسین کے قتل کی بکنگ تین سال پہلے ہی ایک شخص جیکسن نے آئس لینڈ سے کرائی تھی ۔ اور اس کے لئے اُسے نہ صرف انتہائی بھاری رقم بھی دی گئی تھی بلکہ الفت حسین کی مسلسل نگرانی کے لئے بھی اُسے ہر ماہ انتہائی بھاری رقم مسلسل ملتی رہتی تھی ۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے الفت حسین کی خفیہ نگرانی مسلسل جاری رکھی تھی ۔ اور پھر اُسے جیسے ہی اطلاع ملی کہ الفت حسین کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ اس نے فوری طور پر ایک پیشہ ور قاتل سے رابطہ کر کے اُسے قتل کرا دیا تھا ۔ البرٹ بوڑھا اور دل کا مریض ضرور تھا لیکن ظاہر ہے عمران کے سامنے وہ کب تک ٹھہر سکتا تھا چنانچہ عمران نے اُس سے مزید تفصیلات بھی معلوم کر لی تھیں کہ جیکسن نامی اس شخص کا تعلق آئس لینڈ کی ایک خفیہ تنظیم ڈیتھ چانس سے ہے ۔ جس کا سربراہ ایک شخص جانسن ہے ۔ اور یہ پیٹی سائیڈ بنانے والی کمپنی بھی اس جانسن کی ہی ملکیت ہے ۔ کمپنی کا نام تو بہرحال اُسے اپنے پیسے ہی معلوم ہو گیا تھا ۔ لیکن عمران کا مقصد تو صرف کمپنی پر چھاپہ ڈالنا تو نہ تھا ۔ ورنہ تو وہ سرکاری طور پر بھی یہاں کے اعلیٰ حکام کو اطلاع کرا کر ایسا کر سکتا تھا ۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ صرف کمپنی یا اس کے سٹورز پر چھاپہ مارنے سے اصل مجرم بے نقاب نہیں ہو سکتے اور نہ منشیات تیار کرنے والا کارخانہ تباہ ہو سکتا ہے ۔ اس لئے وہ خود یہاں آیا تھا ۔ اس کا خیال تھا کہ یہاں کے پولیس کمشنر جارجی سے مل کر وہ اس بارے میں تحقیقات کرے گا ۔ لیکن یہاں پہنچ کر اُسے معلوم ہوا کہ جارجی ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے ۔ تو اس نے اپنے طور پر تحقیقات کا فیصلہ کر لیا تھا ۔ آئس لینڈ پہنچنے سے پہلے اس نے ایک بین الاقوامی ٹورسٹ کمپنی کے ذریعے

یہاں ایک رہائشی کوٹھی اور کار کا بندوبست کر لیا تھا۔ چنانچہ پرنس آف ڈھمپ کے طور پر وہ سیر و تفریح کی غرض سے یہاں پہنچا تھا۔ لیکن یہاں مارسیلا اس کی کار سے ٹکرا گئی۔ اور پھر صرف ہمدردی کی بنا پر وہ اُسے ہسپتال سے ساتھ لے آیا تھا۔ کیونکہ ہسپتال والوں نے اُسے بتایا تھا کہ جب تک پولیس کیس ریفر نہیں کرتی وہ اس لڑکی کو ہسپتال میں نہیں رکھ سکتے۔ لیکن مارسیلا اہم ترین لڑکی ثابت ہوئی اور اس کی وجہ سے اُسے ریڈ فلیم اور ڈیتھ چانس کے بارے میں انتہائی اہم معلومات حاصل ہو گئیں۔ بارگم بین آدمی کے طور پر سامنے آیا۔ اور عمران نے فیصلہ کر لیا کہ وہ بارگم کو اغوا کر کے اس سے تمام معلومات حاصل کرے گا اور پھر بارگم کے روپ میں وہ نہ صرف اس تنظیم کا قلع قمع کر دے گا بلکہ منشیات کے کارخانوں کو بھی تباہ کر دے گا۔ مارسیلا سے مزید پوچھ گچھ پر بارگم کا جو قد و قامت سامنے آیا تھا اس سے عمران نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ آسانی سے بارگم کا میک اپ کر سکتا ہے۔ اور اس وقت وہ کار میں بیٹھے بارگم کی ہی تلاش میں بلیو بار کی طرف جا رہے تھے۔ ٹائیگر کو اس نے علیحدہ سے بارگم کی تلاش میں لگا دیا تھا تاکہ وہ اپنے طور پر زیر زمین دنیا سے رابطہ قائم کر کے بارگم کے متعلق معلومات حاصل کرے اس وقت کار میں جوزف۔ جوانا۔ اور عمران کے علاوہ مارسیلا موجود تھی۔ مارسیلا نئے میک اپ میں تھی۔ اور اس میک اپ میں عمران نے اس کا نام ہنی رکھا تھا۔ مارسیلا کو وہ ساتھ اس لیے لے آیا تھا تاکہ بارگم کو پہچاننے میں آسانی رہے اور اگر بارگم نہ ملے تو وہ اس کے کسی اہم آدمی کی نشاندہی کر سکے گی۔

اسٹیرنگ عمران کے ہاتھ میں تھا۔ مارسیلا اس کے ساتھ والی سیٹ پر تھی جب کہ جوزف اور جوانا عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران چونکہ اس سے پہلے بھی کئی بار آئس لینڈ آ چکا تھا اس لیے وہ یہاں کی سڑکوں اور خاص خاص عمارتوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ مارسیلا نے پہلے عمران کو راستہ بتانے کی کوشش کی لیکن جب عمران نے اُسے بتایا کہ وہ آئس لینڈ میں کئی بار آ چکا ہے۔ اور اچھی طرح سب سڑکوں کو جانتا ہے تو مارسیلا خاموش ہو گئی۔

"پرنس۔ آپ وہاں جا کر آخر کریں گے کیا۔ مجھے تو یہ سوچ سوچ کر ہول آ رہا ہے کہ وہاں ایک سے ایک چھٹے ہوئے بدمعاش بھرے ہوئے ہیں" ۔۔۔ مارسیلا نے رک رک کر کہا۔

"ہم وہاں جا کر ان بدمعاشوں کا انٹرویو کریں گے کہ بدمعاش آخر آدمی کس طرح بنتا ہے۔ معاش تو چلو ہمیں معلوم ہے کہ روزی کو کہتے ہیں۔ آپ کے ملک والی مس روزی نہیں بلکہ ہمارے ملک والی روزی جس کے پیچھے بے چارے بے روزگار دوڑتے رہتے ہیں۔ لیکن ایک و بد والا معاملہ ہماری سمجھ میں کم آتا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور مارسیلا ہلکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک چوک سے کار رکھڑ ڈالیو کی طرف موڑی تو مارسیلا اس طرح مستعد ہو کر بیٹھ گئی جیسے چلتی کار سے اس نے چھلانگ لگانے کا مظاہرہ کرنا ہو۔ اور عمران اس کی یہ حالت دیکھ کر مسکرا دیا۔

"اب ایک بات سن لیں مس مارسیلا عرف ہنی۔ اس کار سے نکلتے ہی ہم باقاعدہ پرنس ہوں گے۔ اور آپ ہماری مقامی دوست ہوں گی لیکن اگر آپ پرنس کے ساتھ چلتے ہوئے جن آداب کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ان سے واقف نہ ہوں تو پھر آپ کار میں ہی تشریف رکھیں۔ ورنہ ہمارے باڈی گارڈ ایک لمحے میں آپ کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دیں گے۔ یہ اصول و قواعد کے معاملے میں انتہائی سخت واقع ہوئے ہیں" ـــــ عمران نے کار چلاتے ہوئے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ میں جانتی ہوں۔ آپ بے فکر رہیں پرنس" ـــــ مارسیلا نے جلدی سے پیچھے مڑ کر جوزف اور جوانا کو قدرے خوف زدہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد کار ریلیو بار کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ کر اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک منزلہ عمارت تھی لیکن خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی۔ اصل عمارت کے گرد لان تھا۔ ایک طرف پارکنگ تھی۔ عمران نے کار پارکنگ کی طرف موڑ دی۔ اور پھر جیسے ہی اس نے کار پارکنگ میں روکی۔ جوزف اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلے اور انہوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں عمران اور مارسیلا کی طرف کے دروازے کھولے اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں کے سائیڈ ہولسٹروں سے بھاری ریوالوروں کے دستے جھانک رہے تھے اور ان کے جسموں پر موجود خاکی رنگ کی مخصوص یونیفارم نے انہیں خاصا بارعب بنا دیا تھا۔ مارسیلا بھی

سے باہر آ گئی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ عمران بڑے باوقار انداز سے باہر نکلا۔ اس کے گلے میں موتیوں کا دو لڑا ہار موجود تھا۔ جوزف نے جلدی سے گاڑی کے دروازے بند کر کے گاڑی کو لاک کر دیا۔ پارکنگ میں آنے جانے والے لوگ حیرت سے عمران۔ جوزف اور جوانا کو دیکھ رہے تھے۔ عمران کے چہرے پر بے پناہ معصومیت تھی۔ وہ سچ مچ کا پرنس لگ رہا تھا۔

"کیا اس بار کے منیجر کو اطلاع دے دی گئی ہے کہ ہم اس کی بار میں قدم رکھ کر اُسے عزت بخش رہے ہیں" ـــــ عمران نے بڑے باوقار لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں سمجھی گئی پرنس کیونکہ یہ گھٹیا طبقے کے لوگوں کی بار ہے" ـــــ جوزف نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا" ـــــ عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے واقعی ایسی اطلاع کی ضرورت نہ تھی۔ مارسیلا حیرت سے ان کی گفتگو سن رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ وہ شاید سوچ رہی تھی کہ پرنس کی یہاں سے زندہ واپسی ناممکن ہو گی۔ لیکن وہ کیا کر سکتی تھی۔ اس لئے خاموش کھڑی تھی۔

"کم آن ہنی ـــــ آج ہم تمہارے ملک کی ایک گھٹیا بار کی سیر کر ہی لیتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے مارسیلا سے کہا۔ اور پھر وہ بڑے باوقار انداز میں بار کے مین گیٹ کی طرف چلنے لگا۔ جوزف اور جوانا ان دونوں کے پیچھے بڑے مؤدبانہ لیکن

انتہائی مستعد انداز میں چل رہے تھے۔ جب کہ مارسیلا عمران کے بالکل برابر چلنے کی بجائے اس سے ایک قدم پیچھے چل رہی تھی۔ بار میں آنے اور جانے والے لوگوں میں واقعی گھٹیا طبقے کے افراد کی کثرت تھی۔ ان سب کے لباس اور چہرے بتا رہے تھے کہ وہ جرائم پیشہ لوگ ہیں۔ ان کے ساتھ عورتیں بھی تھیں لیکن ان کے چہروں پر تھوپا ہوا سستا اور بھونڈا میک اپ اور ان کے بھڑکیلے اور انتہائی نیم عریاں لباس ہی بتا رہے تھے کہ وہ طوائفیں ہیں باعزت عورتیں نہیں ہیں۔ عمران جس شان اور انداز سے چل رہا تھا وہ شاید ان سب کے لئے ایک نئی بات تھی اس لئے سب وہیں رک کر انہیں حیرت سے دیکھتے رہے۔

ابھی عمران بار کے مین گیٹ سے تھوڑی دور تھے کہ اچانک بار میں سے ایک گٹھے ہوئے بدن اور چھوٹے قد کا آدمی تیزی سے باہر آیا۔ اس کے کسرتی جسم پر سرخ رنگ کی آدھے بازوؤں والی آستین تھی۔ اور نیچے اس نے تنگ اور چست پتلون پہن رکھی تھی۔ اس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف تھا۔ اور چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات تھے جن کی وجہ سے اس کا چہرہ خاصا کرخت اور بھیانک لگ رہا تھا۔ باہر آتے ہی اس کی نظریں جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑیں وہ نہ صرف ٹھٹھک کر رک گیا بلکہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

"یہ بارکم کا خاص آدمی ٹیری ہے۔ انتہائی خوف ناک لڑاکا سمجھا جاتا ہے" ـــــ مارسیلا نے جلدی سے بڑبڑاتے ہوئے

عمران سے کہا اور عمران نے بڑے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ لیکن اس کے قدم نہ رکے تھے۔ ٹیری چند لمحے غور سے انہیں دیکھتا رہا۔ پھر تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ بالکل اس طرح آ رہا تھا جیسے آتے ہی عمران سے ٹکرا جائے گا۔ مارسیلا کے چہرے پر قدرے خوف کے آثار ابھر آئے تھے۔

"سامنے سے ہٹ جاؤ مسٹر۔ پرنس آف ڈھمپ کے سامنے آنا گستاخی ہے" ـــــ یکلخت جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیخ کر کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ" ـــــ ٹیری جوزف کی آواز سن کر یکلخت ٹھٹھک گیا۔ لیکن وہ سامنے سے ہٹا نہیں تھا۔ عمران اُسی طرح چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔

"سیکرٹری ـــــ اسے راستے سے ہٹا دو" ـــــ اچانک عمران نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح جوزف عمران کی سائیڈ سے نکل کر ٹیری کی طرف لپکا۔ اور ٹیری جو شاید ابھی صورتحال کو سمجھ ہی رہا تھا۔ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ سائیڈ پر جا گرا۔ جوزف کا خوف ناک لفٹ ہک پوری قوت سے اس کے جبڑے پر پڑا تھا۔ جوزف اُسے ٹکر مار کر اُسی طرح بجلی کی سی تیزی سے واپس عمران کے پیچھے آ گیا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔

"تم ـــــ تمہاری یہ جرأت" ـــــ اچانک ٹیری نے اچھل کر

کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا۔ اور مارسیلا نے اُسے ریوالور نکالتے دیکھ کر چیخنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ یک لخت دھماکہ ہوا اور ریوالور ٹیری کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرا۔ یہ فائر جوانا کی طرف سے ہوا تھا۔ اور ٹیری چیختا ہوا ہاتھ پکڑ کر لٹو کی طرح گھومنے لگا۔

عمران اُسی طرح اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔ سب لوگ حیرت سے یہ انوکھا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ ٹیری کو وہ اچھی طرح جانتے تھے اس لئے ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ انہیں اس سے بھی انوکھا تماشہ دیکھنے کا موقع ملنے والا ہے۔ لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گئے کہ ٹیری بجائے ان سے الجھنے کے انتہائی تیزی سے بھاگتا ہوا بار کی شمالی سمت بڑھ کر غائب ہو گیا تھا۔
عمران اس طرح باوقار انداز سے چلتا ہوا بار کے مین گیٹ تک پہنچ گیا۔ جوزف نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور پھر بڑے ادب سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اور عمران قدم بڑھاتا ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال میں موجود افراد حیرت سے عمران، مارسیلا اور اس کے پیچھے چلتے ہوئے جوزف اور جوانا کو دیکھنے لگے۔
"سیکرٹری" ——— عمران نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی باوقار انداز میں کہا۔
"یس پرنس" ——— جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ہماری نشست کا انتظام کیا جائے" ——— عمران نے کہا۔ اس کی آواز بلند نہ تھی لیکن ہال میں یک لخت چھا جانے والی خاموشی

ی وجہ سے پورے ہال میں گونج اٹھی تھی۔
"پرنس ——— کون پرنس" ——— اچانک کاؤنٹر کے پیچھے سے ایک قوی ہیکل آدمی نے نکل کر تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"یہ بار کا مالک جیگر ہے" ——— مارسیلا نے آہستہ سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"سیکرٹری ——— اسے پرنس کا مطلب بتاؤ" ——— عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔
"پرنس آف ڈھمپ نے تمہاری بار میں قدم رکھا ہے۔ یہ تمہاری بار کی انتہائی عزت افزائی ہے۔ نشست کا انتظام کرو" جوزف نے باوقار لہجے میں کہا۔
"اوہ پرنس ——— اوہ۔ آئیے آئیے" ——— جیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر جلدی سے ایک میز کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر پہلے سے دو غنڈے نما نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔
"ہٹ جاؤ۔ پرنس کے لئے نشست خالی کر دو" ——— جیگر نے ان کے قریب جا کر تیز لہجے میں کہا تو وہ دونوں جلدی سے اٹھ کر ایک طرف ہٹ گئے۔
"تشریف رکھئے پرنس۔ میرا نام جیگر ہے اور میں اس بار کا مالک ہوں" ——— جیگر نے جلدی سے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں مؤدبانہ پن کے ساتھ ساتھ حیرت کا عنصر بھی شامل تھا۔ جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی ایشیائی پرنس

اس طرح بھی اس کی بار میں آسکتا ہے۔ خاص طور پر جوزف اور جوانا کے دیوہیکل جسموں۔ ان کی مخصوص خاکی یونیفارم اور ان کے انداز نے اُسے واقعی شدید حیرت زدہ کر دیا تھا۔

"سیکرٹری ـــــ بار میں موجود ہر شخص کو ہماری طرف سے اس بار کے سب سے قیمتی مشروب کا ایک ایک جام پیش کرو"
عمران نے اس میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور جوزف جیگر سے مخاطب ہو گیا۔

"پرنس کے حکم کی تعمیل کی جائے" ـــــ جوزف کا لہجہ بےحد کڑکدار تھا۔

"مم ـــ مم ـــ مگر......" ـــ جیگر کو شاید اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا تھا کہ اس مادی دور میں جب کہ ہر شخص دوسرے کا گلا کاٹنے میں مصروف ہے۔ کوئی اس قسم کی سخاوت بھی کر سکتا ہے لیکن دوسرے لمحے جب جوزف نے جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر جیگر کی طرف اچھالی تو جیگر کی حیرت فوراً ہی خوشگواریت میں تبدیل ہو گئی۔

"کم پڑ جائیں تو اور لے لینا اور بڑھ جائیں تو باقی تمہاری ٹپ" جوزف نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"تشریف رکھیں مس مینی" ـــ عمران نے میز کے قریب پہنچ کر مارسیلا سے کہا۔

اور مارسیلا جس کے لئے یہ سب کچھ اس قدر انوکھا تھا کہ چونک پڑی۔

"شکریہ پرنس" ـــ مارسیلا نے جلدی سے کہا اور پھر عمران کے بیٹھتے ہی وہ اس کے سامنے والی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔
جوزف اور جوانا دونوں عمران کے پیچھے اُسی طرح مستعد لیکن مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے۔ اب ہال میں موجود ہر شخص کے چہرے پر عمران کے لئے حیرت کے ساتھ ساتھ مؤدبانہ پن بھی ظاہر ہو گیا تھا۔ وہ یقیناً عمران کی وجاہت، شخصیت اور فیاضی سے مرعوب ہو گئے تھے۔ اور پھر چند لمحوں بعد پورے ہال میں بار کا قیمتی مشروب تقسیم کیا جانے لگا۔

"آرڈر سر" ـــ جیگر نے بذاتِ خود آ کر عمران کے سامنے انتہائی ادب سے جھکتے ہوئے کہا۔

"مس مینی کے لئے شیری اور ہمارے لئے کوک" ـــ عمران نے بڑے باوقار انداز میں کہا۔

"یس سر" ـــ جیگر کو شاید کوک کا آرڈر سن کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا لیکن اس نے اس کا اظہار نہ کیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ آرڈر کی تعمیل ہوتی اچانک ہال کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ٹیری ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار لمبے تڑنگے آدمی بھی اندر آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ ٹیری کا چہرہ غصے سے ٹماٹر کی طرح سرخ نظر آرہا تھا۔

"یہ ہے پرنس آف ڈھمپ" ـــ ٹیری نے چیخ کر عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے چاروں ساتھی بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے۔

"ٹھہرو۔ ابھی گولی نہ چلانا۔ مجھے اس سے مارسیلا کے بارے پوچھنا ہے۔" ——— ٹیری نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران کی طرف بڑھتے ہوئے وہ چاروں تیزی سے پھیل کر عمران کی میز کے گرد دائرہ ڈال کر کھڑے ہو گئے۔

"ٹیری ——— ٹیری پلیز" ——— یک لخت جیگر کی آواز سنائی دی۔ وہ شاید خود آرڈر کی تعمیل میں ٹرے اٹھائے آ رہا تھا۔ کیونکہ ٹرے میں کوکا کولا کی بوتل کے ساتھ شیری کا جام بھی موجود تھا۔

"خاموش رہو۔ یہ چیف بارگم کا حکم ہے۔ کہ اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ اور مارسیلا کو زندہ پکڑ کر اس کے سامنے حاضر کیا جائے۔ ہم چیف بارگم کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں اس لئے کوئی مداخلت نہ کرے" ——— ٹیری نے چیختے ہوئے کہا۔ اور جیگر کے چہرے پر بارگم کا نام سن کر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ مارسیلا کا چہرہ بھی زرد پڑ گیا تھا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ پرنس۔ اور بتاؤ مارسیلا کہاں ہے۔" ٹیری نے عمران کے قریب آ کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

جوزف اور جوانا بے حس و حرکت کھڑے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے پتھر کے مجسمے ہوں۔

"سیکرٹری" ——— عمران نے ٹیری سے مخاطب ہونے کی بجائے باوقار انداز میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس" ——— جوزف کی سرد آواز سنائی دی۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہماری شان میں گستاخی کرنے والوں کو

کیا سزا دی جاتی ہے۔ وہی سزا انہیں بھی دی جائے" ——— عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے بار کا ہال فائرنگ کی خوف ناک اور ٹیری اور اس کے ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کا فقرہ ابھی ختم بھی نہ ہوا تھا کہ جوزف اور جوانا سائیڈ ہولسٹروں سے ریوالور نکال کر بجلی کی سی تیزی سے گھومے اور پلک جھپکنے میں ٹیری اور اس کے ساتھی فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ اور جوزف اور جوانا جتنی تیزی سے حرکت میں آئے تھے! اس سے زیادہ تیزی سے دوبارہ اپنی سابقہ والی پوزیشن میں آ گئے۔ ان کے ریوالور بھی واپس ان کے ہولسٹروں میں غائب ہو گئے تھے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی اور برق رفتاری سے ہوا تھا کہ ہال میں موجود ہر شخص صرف پلکیں جھپکاتا رہ گیا۔

"ہمارے آرڈر کی تعمیل ابھی تک نہیں ہوئی" ——— عمران نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

اور ایک طرف کھڑا جیگر اس طرح آگے بڑھا جیسے ہپناٹزم کا معمول بڑھتا ہے۔ اور پھر اس نے بالکل معمول کے سے انداز میں جام اور بوتل عمران اور مارسیلا کے سامنے رکھ دیئے۔ مارسیلا بھی کسی بت کی طرح ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹیری اور اس کے ساتھی صرف چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تھے۔ کیونکہ گولیوں نے ان کے دلوں میں سوراخ کر دیئے تھے۔

عمران اس طرح اطمینان سے کوکا کولا پینے لگا جیسے یہاں کوئی خاص بات ہی نہ ہوئی ہو۔

"پلیز مس ہنی۔ جام حاضر ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا جو اسی طرح ساکت و صامت بیٹھی ہوئی تھی۔

دوسرے لمحے ہال تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔ حیرت سے بت بنے بیٹھے سارے افراد بے اختیار نہ صرف کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ بلکہ ان کے لبوں پر حیرت سے بھرپور کلمے تھے۔ ان کو جوزف اور جوانا کی بے پناہ پھرتی۔ ان کی نشانہ بازی میں مہارت اور ان کی حیرت انگیز کارکردگی پر حیرت تھی۔ اور وہ بے اختیار اسی موضوع پر باتیں کر رہے تھے۔ جیگر نے ٹیری اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو ہٹانے اور فرش صاف کرنے کے احکامات شروع کر دیئے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کی بوتل ختم ہوتی ٹیری اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں غائب ہو چکی تھیں بلکہ فرش صاف ہو چکا تھا۔ ہال میں موجود ہر شخص ایک بار پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ لیکن ان سب کے چہرے قدرتی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہی متوجہ تھے۔

"سیکرٹری" ——— عمران نے ایک بار پھر کہا۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے اسی طرح مستعد لہجے میں کہا۔

"معلوم کرو کہ یہ بارگم کون ذات شریف ہیں جنہوں نے ہمارے حضور گستاخی کرنے کی جرأت کی ہے" ——— عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"بارگم آئس لینڈ کا سب سے خطرناک آدمی ہے۔ ڈیڈی

ف میری بار کی وہ اینٹ سے اینٹ بجا دے گا" ——— اسی لمحے جیگر نے قریب آ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری۔ اس سے پوچھو کہ اینٹ سے اینٹ بجنے سے کتنا نقصان ہوتا ہے۔ جتنا یہ بتائے اس سے زیادہ اسے دے دو" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"س ——— ستّن......" ——— جیگر کے ذہن میں شاید بولنے کے لئے فقرہ ہی نہ آ سکا تھا۔

"یہ لو اور جاؤ" ——— جوزف نے جیب سے بڑے بڑے نوٹوں کی تین چار گڈیاں نکال کر جیگر کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

اور جیگر اس طرح ان گڈیوں پر جھپٹ پڑا۔ جیسے بچے اپنے پسندیدہ کھلونے پر جھپٹتے ہیں۔ اور ہال میں موجود ہر شخص حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اتنی قدر مالیت کے نوٹوں کو دیکھنے لگا جتنی دولت ان گڈیوں میں بند تھی۔ اتنی دولت سے تو یہ بار چار بار خریدی جا سکتی تھی۔

"سیکرٹری ——— اس سے پوچھو کہ بارگم سے ہماری ملاقات کہاں ہو سکتی ہے" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ ——— وہ جناب اس وقت نجانے کہاں ہو گا" ——— جیگر نے جلدی سے گڈیاں اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ جہاں بھی ہو۔ اسے اطلاع کر دو کہ اگر وہ اپنی زندگی چاہتا ہے تو ہمارے حضور حاضر ہو کر اپنی گستاخی کی دست بستہ معافی مانگے ورنہ پرنس آف ڈھمپ کے حضور گستاخی کرنے والے کے سانس صرف گنتی کے رہ جاتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ

ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا ۔ مارسیلا بھی اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اور عمران اُسی طرح بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا ۔ ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ ہال کا دروازہ ایک بار پھر دھماکے سے کھلا اور ایک دیوہیکل انتہائی مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کا جسم کسی بھینسے کی طرح مضبوط تھا ۔ اور آنکھوں میں چھائی ہوئی سرخی بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی مشتعل مزاج آدمی ہے ۔

" یہ بارگم کے ایکشن گروپ کا چیف ٹامی ہے ۔ آئس لینڈ کا سب سے خطرناک غنڈہ " ۔۔۔۔ مارسیلا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔

" ہونہہ ۔۔۔۔ تو تم ہو پرنس آف ڈھمپ عرف علی عمران ۔ اور تم پاکیشیا سے منشیات کے خاتمے کے لئے آئے ہو ۔ اور تم نے ٹیری اور میرے گروپ کے چار آدمیوں کو ہلاک کیا ہے " ۔ ٹامی نے گیٹ کے سامنے پاؤں پھیلا کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی جارحانہ لہجے میں کہا ۔ اُسے وہاں دیکھ کر ہال میں موجود ہر آدمی اس طرح اٹھ کر دیواروں کی طرف دوڑا تھا ۔ جیسے ابھی ہال کی چھت گرنے والی ہو ۔ جیگر بھی جلدی سے کاؤنٹر کے پیچھے دبک گیا تھا اور سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے باقی ہر شخص اب دیواروں کے ساتھ چمٹ کر کھڑا ہو گیا تھا ۔ ان سب کے چہرے موت کے خوف سے زرد پڑ چکے تھے ۔

" تم بارگم ہو " ۔۔۔۔ اس بار عمران نے اس سے براہِ راست سوال کرتے ہوئے پوچھا ۔

" میں بارگم کا نائب ہوں ۔ اور یہاں تمہاری موت بن کر آیا ہوں ۔ اور سنو ۔ میرا نام ٹامی ہے ۔ ٹامی ۔ یہاں کے سب لوگ میرا نام سن کر ہی دہشت سے مر جاتے ہیں " ۔۔۔۔ ٹامی نے پہلے سے زیادہ جارحانہ لہجے میں کہا ۔

" اوہ ۔ ہمیں یہ سن کر افسوس ہوا ہے کہ یہاں کے لوگ اس قدر بزدل ہیں ۔ تم ہمارے سوال کا جواب دو ۔ کہ بارگم کہاں ہے " ۔ عمران نے اُسی طرح مطمئن لہجے میں کہا ۔

" تم اب تک صرف اس لئے زندہ کھڑے ہو کہ میں نے تم سے مارسیلا کا پتہ پوچھنا ہے ۔ اور جہاں تک ان حبشیوں کے پاس ریوالوروں کا تعلق ہے ۔ میں یہ بتا دوں کہ تم چاروں طرف سے ریوالوروں کی زد میں ہو ۔ میرے ایک اشارے پر تمہارے جسموں میں سینکڑوں سوراخ ہو جائیں گے " ۔۔۔۔ ٹامی نے تیز لہجے میں کہا ۔

" ہمارے باڈی گارڈ نہتے آدمی پر ریوالور نہیں نکالا کرتے ۔ ابھی انہیں لڑنے کے آداب آتے ہیں ۔ ہم نے تم سے پہلے سوال کیا تھا ۔ کہ بارگم کہاں ہے ۔ اور ہم اپنے سوال کو دوہرانے کے عادی نہیں ہیں " ۔ عمران نے انتہائی باوقار اور مطمئن لہجے میں کہا ۔

" ہونہہ ۔۔۔۔ تمہاری زبان ضرورت سے زیادہ چل رہی ہے ۔ اور وہ بھی ٹامی کے سامنے ۔ تمہاری یہ جرأت ۔ بتاؤ کہاں ہے مارسیلا " ٹامی نے غضب ناک انداز میں کہا ۔ اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا ۔

"جوانا" ——— عمران نے اُسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"یس پرنس" ——— عمران کے پیچھے خاموش کھڑے جوانا نے جواب دیا۔

"اس جانور کو ہم سے بولنے کے آداب سکھاؤ" ——— عمران کا لہجہ اس بار بھی انتہائی مطمئن تھا۔

"یس پرنس" ——— جوانا نے اُسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے آگے بڑھا اور عمران کے سامنے آکر رک گیا۔ عمران نے مارسیلا کا ہاتھ پکڑا اور کاؤنٹر کی طرف ہٹ گیا۔

"پرنس۔ ادھر ایک خفیہ راستہ ہے۔ میں اس سے آپ کو نکال سکتا ہوں" ——— اچانک جیکر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"جوانا۔ جب یہ جانور ہم سے بات کرنے کے آداب سیکھ جائے تو اسے اٹھا کر ادھر لے آنا۔ تاکہ ہم اس سے مزید گفتگو کر سکیں۔" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

اور جوانا نے جو ٹامی کے سامنے اطمینان سے کھڑا تھا ذرا سا سر ہلا دیا۔

"ہٹ جاؤ راستے سے۔ میں نے اس پرنس سے مارسیلا کے بارے میں پوچھنا ہے۔ ہٹ جاؤ تم" ——— ٹامی نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم پرنس کی توہین کر کے اپنے جسم میں ٹوٹنے والی ہڈیوں کی تعداد بڑھاتے جا رہے ہو ٹامی" ——— جوانا نے پہلی بار غراتے

ہوئے کہا۔

"اوہ تم بھی حقیر مچھر۔ تم ٹامی سے ایسا کہہ رہے ہو" ——— ٹامی غصے سے چیخ پڑا۔ اور دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح اس نے اچھل کر جوانا کے پہلو پر اپنی کھڑی ہتھیلی کا وار کرنا چاہا۔ لیکن جوانا اُسی طرح چٹان کی طرح اپنی جگہ کھڑا رہا۔ اس نے ذرا برابر بھی حرکت نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ٹامی کا بھرپور ہاتھ پوری قوت سے جوانا کی پسلیوں پر پڑا۔ ایک دھماکے کی سی آواز سنائی دی۔ لیکن جوانا اس قدر زوردار ضرب کھا کر بھی اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلا اور ٹامی تیزی سے پیچھے ہٹ کر حیرت سے جوانا کو دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ اس قدر طاقتور ضرب کھا کر بھی کوئی آدمی اپنی جگہ پر کھڑا رہ سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنا ہاتھ بھی جھٹک رہا تھا۔

"تم نے وار کر لیا ٹامی۔ اور میں نے تمہیں ایسا کرنے کی صرف اس لئے اجازت دی ہے تاکہ تمہارے دل میں حسرت باقی نہ رہے" جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں پیس کر رکھ دوں گا" ——— ٹامی ایک بار پھر چیخا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس نے دوبارہ جوانا پر حملہ کر دیا۔ اس بار اس نے فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کے جڑے ہوئے پیر جوانا کے سینے پر پڑتے جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور ٹامی کا بھاری جسم یک لخت فضا میں قلابازی کھا گیا۔ جوانا نے اس کی ٹانگوں کے نچلے حصے پر تھپکی دی تھی۔ جس وجہ سے اس کی ٹانگیں اوپر کو اٹھ کر دوسری طرف کو گئیں۔

اور ٹامی کو اپنے آپ کو بچانے کے لئے تیزی سے اپنے دونوں ہاتھ فرش پر رکھنے پڑے۔ اور وہ تیزی سے قلابازی کھا کر ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"دوسرا وار بھی تم نے کر لیا ٹامی" ——— جوانا نے اسی لہجے میں کہا۔ وہ شاید اس مقابلے سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"جوانا۔ ہمیں انتظار سے نفرت ہے" ——— اچانک عمران کی تیز آواز ہال میں گونجی۔

"یس پرنس" ——— جوانا نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا جسم یک لخت حرکت میں آیا۔ ٹامی اپنے آپ کو بچانے کے لئے تیزی سے ایک طرف کو ہٹا۔ لیکن جوانا کی لات اس کے ساتھ ہی گھوم گئی اور دوسرے لمحے ٹامی کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور وہ اس طرح اچھل کر پچھلی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا جیسے گیند دیوار سے لگتی ہے۔ دیوار سے ٹکرا کر ٹامی کا جسم تیزی سے واپس جوانا کی طرف آیا۔ لیکن جوانا شاید پہلے سے ہی اس ردعمل کے لئے تیار تھا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ تیزی سے گھومے اور ٹامی کا بھاری جسم اس کے ہاتھوں پر اٹھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے جوانا نے تیزی سے ٹامی کو پوری قوت سے فرش پر دے مارا۔ اور ٹامی چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر ایک خوف ناک دھماکے سے گرا۔ ٹامی خاصا جاندار آدمی تھا۔ اس لئے نیچے گرتے ہی اس نے یک لخت کروٹ بدلی اور جوانا کی گھومتی ہوئی لات اس کے قریب سے گزر گئی۔ اسی لئے

ٹامی نے یک لخت اچھل کر جوانا کی دوسری ٹانگ پر ٹکر ماری اور اس بار جوانا اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور ایک دھماکے سے کولہوں کے بل فرش پر گرا۔ لیکن ٹامی کو مزید ضرب لگانے کی حسرت ہی باقی رہی۔ کیونکہ کولہوں کے بل نیچے گرتے ہی جوانا نے یک لخت اپنی اٹھی ہوئی دونوں ٹانگوں کو گھمایا کہ ٹامی کی گردن کے گرد اس کی ٹانگیں قینچی کی طرح کس گئیں اور اس کے ساتھ ہی جوانا تیزی سے گھوم گیا۔ اور ٹامی کا جسم فرش کے ساتھ گھسٹتا ہوا کاؤنٹر کے قریب کھڑے عمران کے قدموں میں جا گرا۔ لیکن دوسرے لمحے ٹامی کا بھاری جسم بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح فضا میں اونچا اٹھا اور پھر ایک خوف ناک دھماکے سے اٹھ کر کھڑے ہوئے جوانا کے قدموں میں جا گرا۔ یہ عمران کا کارنامہ تھا جس نے بجلی کی سی تیزی سے صرف اپنی ایک لات کو حرکت دی تھی اور اس نے صرف ایک لات سے ٹامی کا بھاری جسم فرش سے اٹھا کر فضا میں بلند کر دیا تھا۔

"اس گندے جانور کو خود سنبھالو جوانا۔ اور ہاں ابھی اس کی ہڈیاں نہیں ٹوٹیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور جوانا تیزی سے اپنے قدموں پر گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ٹامی پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا۔ اور اس بار اس نے ٹامی کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر یک لخت اسے اوپر اٹھا دیا۔ اور پھر ٹامی کا پھڑکتا ہوا جسم جیسے ہی الٹا فضا میں بلند ہوا۔ جوانا نے اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔ اور ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں ٹامی کو دوبارہ فرش پر دھکیل دیا۔ جھٹکا لگنے کی وجہ سے ٹامی کا جسم تیزی سے گھوم کر جب

فرش پر گرا تو وہ پہلو کے بل فرش سے ٹکرایا تھا۔ اور دوسرے لمحے جوانا یک لخت اچھلا اور اس کے دونوں پیر ٹامی کے پہلو پر پوری قوت سے پڑے۔ اور ٹامی کے حلق سے اس قدر بھیانک چیخ نکلی کہ جیسے اس کی روح اس کے جسم سے نکل رہی ہو۔ اس کی کئی پسلیاں ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ جوانا ضرب لگا کر تیزی سے ایک طرف ہٹا تھا۔ اور اس کا اس طرح ہٹنا ہی اُسے گولیوں کی بوچھاڑ سے بچا گیا۔ کیونکہ اچانک ایک روشندان سے گولیوں کا سیلاب عین اُس جگہ سے گزرا جہاں ایک لمحہ پہلے جوانا موجود تھا۔ مگر دوسرے لمحے روشندان سے تیز چیخ سنائی دی۔ یہ فائر جوزف کی طرف سے کیا گیا تھا۔

" جوانا ـــــ آجاؤ " ـــــ عمران نے چیخ کر کہا۔

اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کاؤنٹر کی طرف آیا۔ کیونکہ اِدھر روشندان سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں تھیں۔ لیکن عمران۔ جوزف اور مارسیلا پہلی فائرنگ ہوتے ہی تیزی سے سائیڈ کی راہداری میں دوڑ پڑے تھے۔ مارسیلا کا ہاتھ عمران نے پکڑا تھا۔ جوانا بھی پلک جھپکنے میں راہداری میں پہنچ گیا تھا۔ اور ہال البتہ اندھا دھند فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔

" ادھر ادھر پرنس " ـــــ جیگر نے چیخ کر کہا۔ اور وہ کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر عمران کے پیچھے دوڑا۔ وہ ایک کمرے کے دروازے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ اور پھر عمران اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ جیگر نے جلدی سے کمرے میں داخل ہو کر ایک دیوار پر ہاتھ مارا۔ تو دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر ہٹ گئی اور نیچے جاتی ہوئی

سرنگ صاف دکھائی دینے لگی۔

" آگے جا کر یہ راستہ جانسن روڈ پر نکلے گا پرنس۔ گڈ بائی۔ میں یہی خدمت کر سکتا تھا " ـــــ جیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے سرنگ میں داخل ہوتے ہی ان کے عقب میں دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔

مارسیلا تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ لیکن عمران نے اُسے آواز دے کر روک دیا۔

" رک جاؤ ہنی " ـــــ عمران نے کہا۔ اور مارسیلا یک لخت ٹھٹھک کر رک گئی۔

عمران۔ جوزف اور جوانا اُسی طرح دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔

" کک ـــــ کک ـــــ کیا مطلب " ـــــ مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پرنس کے لئے فرار ہونا اس کی توہین ہے ہنی۔ اور یہ بار ہال ہی اب سب سے محفوظ جگہ ہو گی " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا ہونٹ کاٹتی ہوئی رک گئی۔ فائرنگ کی مدھم سی آوازیں ابھی تک ان کے کانوں میں پڑ رہی تھیں لیکن آہستہ آہستہ خاموشی چھا گئی۔ سرنگ میں ہلکی سا اندھیرا تھا لیکن دیوار کی سائیڈ میں لفٹ اور ایک ہینڈل اس اندھیرے میں بھی صاف نظر آ رہا تھا۔ جب کافی دیر تک فائرنگ کی آوازیں نہ سنائی دیں تو عمران نے ہینڈل کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے دیوار ایک بار پھر درمیان سے کھل گئی۔ اور عمران واپس اُسی کمرے میں آ گیا۔ اس کے پیچھے جوانا اور جوزف بھی آ گئے۔ اور

مارسیلا نے بھی ظاہر ہے ان کی پیروی کرنی تھی ۔

یہ کمرہ کسی دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا ۔ عمران نے اُسی جگہ پر ہاتھ پھیر کر دیوار برابر کر دی ۔ جہاں پہلے جیگر نے ہاتھ پھیرا تھا ۔ اُسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جیگر بے تحاشا دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا ۔ لیکن اپنے سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھڑا دیکھ کر وہ اس طرح رک گیا جیسے کسی نے اُسے جادو کی چھڑی لگا کر مجسمے میں تبدیل کر دیا ہو ۔

"آپ ـــ آپ گئے نہیں" ـــ چند لمحوں بعد جیگر کے منہ سے بھنچی بھنچی سی آواز نکلی ۔

"پرنس زندگی بھر کبھی فرار نہیں ہوا مسٹر جیگر ۔ ہم نے صرف وقتی طور پر اوٹ لی ہے" ـــ عمران نے بڑے مطمئن اور باوقار لہجے میں کہا ۔

"اوہ اوہ پرنس ۔ ٹامی اپنے ہی آدمیوں کی گولیوں سے ہلاک ہو گیا ہے ۔ مزید بارہ آدمی بھی ہلاک ہو گئے ہیں ۔ اور وہ سب آپ کو تلاش کرنے کے لئے گئے ہیں ۔ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ آپ کو اب پورے آئس لینڈ میں تلاش کیا جائے گا پرنس" ـــ جیگر نے ہانپتے ہوئے کہا ۔

"ہماری بات چھوڑو ۔ تم اپنی بات کرو ۔ تمہیں تو کوئی خطرہ نہیں ہے ۔ ہمیں اپنے دوستوں کی فکر ضرور رہتی ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

"اوہ اوہ ـــ آپ واقعی پرنس ہیں ۔ انتہائی دلیر اور بے جگر ۔

اور آپ نے مجھے دوست کہا ہے تو مجھے اس پر اب فخر ہے ۔ آپ میری پروا نہ کریں ۔ جیگر پر براہِ راست ہاتھ ڈالنے کی جرأت بارگم کبھی نہیں کر سکتا ۔ البتہ اب وہ اور اس کے آدمی باؤلے کتے کی طرح آپ کی تلاش میں پھریں گے ۔ اس کے پاس وسیع تنظیم ہے ۔ بے شمار آدمی ہیں ۔ اس لئے آپ کو اپنا تحفظ کرنا ہو گا پرنس ۔ آپ اگر حکم کریں تو میں آپ کو ایک ایسی جگہ پہنچا سکتا ہوں جہاں تک بارگم کے ہاتھ بھی آسانی سے نہ پہنچ سکیں گے" ـــ جیگر نے کہا ۔

"تمہارا بہت شکریہ جیگر ۔ تم نے دوستی کا حق ادا کر دیا ہے ۔ ہمیں کسی پناہ کی ضرورت نہیں ہے ۔ البتہ اگر ہو سکے تو اس بارگم کا پتہ بتا دو ۔ کہ وہ کہاں مل سکتا ہے ۔ ہم اُسے بتانا چاہتے ہیں کہ پرنس آف ڈھمپ پر حملہ کرنے کے کیا نتائج نکل سکتے ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں پرنس ـــ وہ نجانے کہاں ہو گا" جیگر نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اوکے ـــ تھینک یو ۔ پھر ملاقات ہو گی" ـــ عمران نے کہا ۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ جوزف اور جوانا اور مارسیلا اس کے پیچھے چلنے لگے ۔

"پرنس ۔ آپ پارکنگ میں نہ جائیں ۔ میں آپ کی کار عقبی گلی میں پہنچا دیتا ہوں ۔ وہاں سے آپ آسانی سے جا سکیں گے" ـــ جیگر نے چونکتے ہوئے کہا ۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ سیکرٹری اسے چابی دے دو"

عمران نے کہا۔ اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے نہ صرف جیب سے چابی نکال کر جیگر کے حوالے کر دی بلکہ اُسے کار کا نمبر اور ماڈل بھی بتا دیا۔

"آپ یہیں تشریف رکھیں۔ میں بندوبست کرتا ہوں"
جیگر نے جلدی سے کہا اور دفتر سے باہر نکل گیا۔ وہ اپنے پیچھے دروازہ بند کر گیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے۔ بارگم کو نہ صرف ہماری یہاں آمد کی اطلاع ہے بلکہ اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں" ——— عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"ٹامی کی باتوں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ میں آپ کے پاس پہنچ چکی ہوں" ——— مارسیلا نے بھی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا اچانک اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں۔ یہ واچ ٹرانسمیٹر پر کال کا مخصوص کاشن تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر ونڈ بٹن پریس کیا۔ اور گھڑی کو کان سے لگا دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— ٹائیگر کالنگ اوور" ——— ٹائیگر کی باریک آواز سنائی دی۔

"یس ——— پرنس اٹنڈنگ اوور" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ——— میں نے بارگم کا پتہ چلا لیا ہے۔ وہ گرین ہل کی

ایک پہاڑی پر واقع انتہائی شاندار محل میں رہ رہا ہے۔ پہلے یہ محل کسی مادام مارسیلا کا تھا۔ پھر بارگم نے اس پر قبضہ کر لیا ہے اوور" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔ تفصیلی رپورٹ دو اوور" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ میں نے یہاں کی زیر زمین دنیا میں اپنے ایک پرانے دوست کو ڈھونڈ نکالا ہے۔ اس کا نام ٹھوکتی ہے۔ یہ پاکیشیا میں رہ چکا ہے۔ اسلحے وغیرہ کی سمگلنگ میں ملوث رہتا تھا۔ پھر وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔ اب اتفاق سے وہ مجھے ایک بار میں نظر آ گیا۔ میں نے اس سے ملاقات کر کے اُسے ٹٹولا تو وہ خاصا باخبر نکلا۔ اس نے مجھے تفصیل سے بتایا ہے کہ کس طرح بارگم نے ریڈ فلیم اور ڈیتھ جانس کی دو تنظیموں پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہ ڈیتھ جانس کے سابق سربراہ جانسن کا دوست تھا۔ اس لئے اس کی موت کے بعد وہ اب واپس پاکیشیا جانے کے بارے میں سوچ رہا تھا اور ڈیتھ جانسن کے نئے سیکنڈ چیف جیکسن کی بیٹی ماریا سے اس کے تعلقات ہیں۔ بارگم کے متعلق اُسے ماریا سے معلوم ہوا ہے اوور" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اب یہ ٹھوکتی کہاں ہے اوور" ——— عمران نے پوچھا۔

"وہ یہیں ہے۔ لیکن وہ سامنے نہیں آنا چاہتا وہ بارگم سے خوفزدہ ہے۔ کیونکہ بارگم کو علم ہے کہ وہ جانسن کا گہرا دوست ہے۔ جیکسن نے بھی اُسے یہی مشورہ دیا ہے کہ اس سے پہلے کہ بارگم اس کے

متعلق کوئی احکامات دے وہ ملک چھوڑ دے۔ چنانچہ وہ آج ہی کسی وقت ملک چھوڑ دے گا۔ ویسے اُسے جیکسن کے ذریعے بارگم کے متعلق تازہ ترین معلومات حاصل ہیں اوور۔ ـــــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" او۔کے ـــــــ تم ایسا کرو کہ بلیو بار پہنچ جاؤ۔ ہم وہیں ہیں۔ اور اب یہاں سے نکل کر چلے جائیں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ بارگم یا اس کے ساتھی جیگر کو ٹٹولیں گے۔ تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے اوور اینڈ آل" ـــــــ عمران نے کہا۔ اور واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

" مادام مارسیلا۔ آپ کا گرین ہل پر محل بھی ہے " ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ تھی تھا۔ وہیں سے بارگم نے مجھے اغوا کیا تھا۔ دراصل وہاں موجود تمام ملازم ریڈ فلیم کے آدمی تھے۔ اور ظاہر ہے وہ بارگم کے خاص آدمی ہوں گے۔ اس لئے بارگم نے محل میں داخل ہو کر مجھے اغوا کر لیا۔ ورنہ وہ ضرور مزاحمت کرتے۔ لیکن پرنس۔ آپ کو کس نے یہ اطلاع دی ہے " ـــــــ مارسیلا نے جواب دیتے ہوئے آخر میں حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ دروازہ کھلا اور جیگر اندر داخل ہوا۔

" پرنس۔ آپ کی کار کی خفیہ نگرانی کی جا رہی ہے۔ شاید ٹیری نے باہر آپ کو کار سے اترتے دیکھ کر ہیڈ کوارٹر اس کی اطلاع دے دی تھی۔ چنانچہ میں نے آپ کے لئے ایک اور کار کا بندوبست کر

یا ہے۔ یہ کار آپ کے بالکل شایان شان ہے۔ اور یہ چوری کی بھی نہیں ہے۔ اور اس کا تعلق براہِ راست مجھ سے بھی نہیں ہے۔ اس لئے آپ اطمینان سے اس کار کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ویسے میں احتیاطاً آپ کے لئے اپنی ایک خاص رہائش گاہ کی چابیاں بھی لے آیا ہوں۔ کیونکہ مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ آپ کی رہائشگاہ اور پوائنٹ کی بھی ایکشن گروپ نگرانی کر رہا ہے۔ اور ان کا پروگرام ہے کہ جیسے ہی آپ وہاں پہنچیں وہ اس رہائش گاہ کو بموں سے اڑا دیں " ـــــــ جیگر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کار اور رہائش گاہ کی چابیاں عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

" ہمیں بے حد مسرت ہو رہی ہے جیگر۔ کہ یہاں آئس لینڈ میں ہماری ایک مخلص دوست سے ملاقات ہو گئی ہے۔ اور یقین رکھو کہ ہماری دوستی تمہیں ہر لحاظ سے فائدہ مند رہے گی۔ اور تم ہمیشہ ہماری دوستی پر فخر کرتے رہو گے " ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے کار کی چابیاں اور رہائش گاہ کی چابیاں اس کے ہاتھ سے لے لیں۔

" پرنس۔ میں ایک عام سا مجرم ہوں ایک چھوٹا سا مجرم۔ اور شاید میں نے کبھی لالچ اور طمع کے بغیر کسی کی مدد کی ہو۔ اور ٹیری سے آپ کی جھڑپ سے پہلے میری ہمدردیاں آپ کے ساتھ صرف دولت کی وجہ سے تھیں۔ لیکن ٹیری اور پھر ٹامی کے ساتھ آپ کی اور آپ کے باڈی گارڈز کی جھڑپ کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ واقعی عظیم انسان ہیں۔ آپ کا اطمینان۔ آپ کا دتاد اور اس قدر

خوف ناک سچویشن میں آپ کا رویہ دیکھ کر مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ کی عظمت بے پناہ ہے اور آپ کی اس عظمت کے سامنے دولت ایک حقیر چیز ہے۔ چنانچہ میں نے دلی طور پر آپ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ اس طرح میں بارگم کی دشمنی مول لے رہا ہوں جو بہرحال مجھ سے کہیں بڑا مجرم ہے۔ لیکن اب مجھے بارگم سے بالکل خوف محسوس نہیں ہو رہا۔ یہ آپ کی بخشی ہوئی دولت بھی میں لے آیا ہوں۔ آپ اسے اگر قبول کر لیں تو میرے خلوص پر موجود اس کا بوجھ ختم ہو جائے گا۔ ورنہ میرے دل میں یہی خلش رہے گی کہ شاید آپ یہی سمجھیں کہ میں دولت کی خاطر آپ کا ساتھ دے رہا ہوں" ——— جیگر نے بڑے خلوص بھرے جذبات سے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیں۔

"گڈ شو جیگر ——— تمہارے جذبات بتا رہے ہیں کہ تمہارے اندر اچھا انسان موجود ہے۔ یہ رقم ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور ہم اب اسے دوستی کے نذرانہ کے طور پر تمہیں پیش کرتے ہیں۔ یہ تم رکھ لو۔ اور ہماری یہ بات پلے باندھ لو۔ کہ جرائم میں ملوث ہونے کے بعد انسان انسانیت کے درجے سے کہیں نیچے گر جاتا ہے۔ اس لئے تمہیں اب آئندہ مجرم بننے کی بجائے وہ راستہ اپنانا ہے جو انسانیت کا راستہ ہے۔ جرائم کے خلاف جدوجہد کا راستہ۔ اور یقین کرو کہ تمہارا ذہن۔ دل اور ضمیر ہمیشہ پرسکون رہے گا" ——— عمران نے آگے بڑھ کر جیگر کے کاندھے پر تھپکی دیتے

ہوئے کہا۔

"اوہ پرنس ——— آپ واقعی عظیم انسان ہیں۔ میں آپ کی عظمت کو سلام کرتا ہوں اور آپ کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ آج کے بعد میری راہیں جرائم سے جدا ہوں گی۔ میں اس بار سے جرائم کو باہر پھینک دوں گا۔ چاہے مجھے بھوکا ہی کیوں نہ مرنا پڑے" ——— جیگر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ دولت تمہارے لئے آج کے بعد کوئی حیثیت نہیں رکھے گی۔ انٹرنیشنل پیسٹی سائیڈ کمپنی کے تم مالک ہو گے۔ صرف چند روز مزید انتظار کر لو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جیگر انٹرنیشنل پیسٹی سائیڈ کمپنی کی ملکیت کا سن کر حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

"اب ہمیں بتاؤ۔ کہ کار کہاں موجود ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تشریف لائیے۔ رہائش گاہ کا پتہ چابیوں کے ساتھ والی پلیٹ پر درج ہے۔ یہ رہائش گاہ آپ کے شایان شان ثابت ہوگی۔ یہاں ضرورت کی ہر چیز موجود ہے۔ البتہ ملازم وغیرہ موجود نہیں ہیں۔ لیکن اگر آپ حکم کریں تو ان کا بھی بندوبست ہو سکتا ہے" جیگر نے جلدی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں۔ تم ہمیں ابھی صرف کار تک پہنچا دو" ——— عمران نے کہا اور جیگر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔ عمران اور اس کے

ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ اور پھر ایک پتلی سی راہداری سے گذار کر جیگر انہیں ایک دروازے تک لے آیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر سفید رنگ کی ایک شاندار پیلے ماڈل کار کھڑی تھی۔ بالکل جدید ماڈل کی۔ اور عمران کو یہ دیکھ کر بے حد اطمینان ہوا کہ کار کے شیشے بلائنڈ تھے۔ یعنی اندر سے تو باہر صاف دیکھا جا سکتا تھا لیکن باہر سے اندر نہ دیکھا جا سکتا تھا۔

"یہ میں نے اس لئے بھی سلیکٹ کی ہے کہ اس میں بیٹھے ہوئے باہر سے ایکشن گروپ کے آدمی آپ کو چیک نہ کر سکیں گے"۔۔۔ جیگر نے شیشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم پرخلوص ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی ہو۔ اس لئے ہماری پسندیدگی تمہارے لئے کچھ اور بڑھ گئی ہے۔ شکریہ پھر ملاقات ہو گی"۔۔۔ عمران نے کار کی چابیاں جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ جس نے جلدی سے کار کے دروازے ان لاک کر کے کھول دیئے۔

"بہت بہت شکریہ پرنس۔ اگر ہو سکے تو مجھ غریب کو آئندہ بھی اپنی خدمت کا موقع ضرور دیجئے گا"۔۔۔ جیگر نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کار کے سٹیرنگ پر بیٹھ گیا۔ مارسیلا اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی جب کہ جوزف اور جوانا عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ اور عمران نے کار سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھا دیا۔ عقبی گلی سے سڑک پر آنے کے بعد اس نے

کار کا رخ گریٹ ہل کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔

بارگم نے فائل بند کی اور پھر اٹھ کر اس نے ایک طویل انگڑائی لی۔ اور ٹیبل لیمپ بجھا دیا۔ وہ خاصا تھک چکا تھا۔ لیکن اس فائل سے اُسے بے حد فائدہ مند تفصیلات مل گئی تھیں اور اب اس نے وہ آدمی چن لئے تھے جو اس فائل کے مطابق جانسن کے بے حد وفادار سمجھے جا سکتے تھے اور کسی بھی وقت وہ بغاوت کر سکتے تھے۔ اس نے ان کے ناموں کے سامنے سرخ کراس لگا دیئے تھے۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ان سب کو ایک ایک کر کے گولیوں کا نشانہ بنا دے گا۔ تاکہ جانسن کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ انگڑائی لے کر اس نے اپنے جسم کو سیدھا کیا اور پھر وہ آرام کرنے کے لئے ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ دفتر اس سے پہلے مادام مارسیلا کا دفتر تھا اور ملحقہ کمرہ بھی اس

نے اپنے آرام کے لئے بنایا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کمرے میں نہ صرف انتہائی نفیس سامان تھا بلکہ یہ خوب صورت انداز میں سجا ہوا تھا۔

"فکر نہ کرو مارسیلا۔ ابھی تم اسی کمرے میں ہی لائی جاؤ گی اور پھر میں تم سے جی بھر کر انتقام لوں گا کہ تم نے جارجی کے مقابلے میں مجھے کس طرح ٹھکرایا تھا" ـــــ بارگم نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔ لیکن ابھی وہ پوری طرح ایڈجسٹ بھی نہ ہوا تھا کہ پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ وہ دفتر سے فون کو اس ریسٹ روم میں ڈائریکٹ کر آیا تھا اس لئے کال آتے ہی گھنٹی یہیں بجی تھی

"میرے خیال میں مارسیلا کی گرفتاری کے متعلق فون ہو گا" بارگم نے مسرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ بارگم نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس" ـــــ دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنتے ہی بارگم بری طرح چونک گیا کیونکہ جیکسن کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس نے کسی بری خبر کے لئے فون کیا ہے۔

"کیا بات ہے تمہارے لہجے سے پریشانی کیوں نمایاں ہے" بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ سر۔ بیڈ نیوز ہیں سر" ـــــ جیکسن نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیڈ نیوز۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اب کیا بیڈ نیوز ہو سکتی ہیں" ـــــ بارگم نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھیوں کے متعلق بلیو بار سے ٹیری نے پہلی بار اطلاع دی کہ پرنس آف ڈھمپ اپنے دو حبشی باڈی گارڈوں اور ایک نوجوان عورت کے ساتھ بلیو بار گیا ہے۔ اس عورت کا قد و قامت تو مارسیلا جیسا تھا لیکن اس کے چہرے کی بناوٹ بالکل مختلف تھی۔ اس پر میں نے فوری طور پر نزدیکی پوائنٹ سے ایکشن گروپ کے چار مسلح افراد کو اس کے پاس روانہ کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس پرنس سے مارسیلا کے متعلق معلومات حاصل کر کے انہیں گولیوں سے اڑا دیں" ـــــ جیکسن ایک ہی سانس میں بولے چلا جا رہا تھا۔ اس لئے سانس لینے کے لئے رک گیا۔

"تو پھر اس میں بیڈ نیوز کیا ہوئی" ـــــ بارگم کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جناب ٹیری اور اس کے چار مسلح ساتھیوں کو پرنس کے باڈی گارڈوں نے انتہائی تیز رفتار ایکشن کر کے ہلاک کر دیا۔ اس کی اطلاع ایکشن گروپ کے چیف ٹامی کو فوراً مل گئی تو وہ ایکشن گروپ کے دس افراد کو لے کر وہاں پہنچ گیا۔ اس نے مسلح افراد کو بلیو بار کے ہال کے روشندانوں کو کور کرنے کے لئے کہا۔ اور خود وہ ہال کے اندر چلا گیا۔ لیکن وہاں پرنس کے ایک باڈی گارڈ نے اسے نہتے ہاتھوں لڑنے کا چیلنج کر دیا۔ پھر ان دونوں کے درمیان خوفناک جنگ ہوئی اور ٹامی کو اس باڈی گارڈ نے ناکارہ کر دیا۔ اس کی پسلیاں توڑ دیں۔ ریڑھ کی ہڈی بیکار کر دی۔ اس پر روشندانوں میں موجود ایکشن گروپ کے آدمیوں نے مشین گنوں سے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ پرنس

اور اس کے ساتھی یک لخت غائب ہو گئے۔ البتہ ٹامی کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا اور نو دس دوسرے افراد مارے گئے۔ بلیو بار کے مالک جگر نے ایکشن گروپ کے آدمیوں سے مل کر پرنس اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کیا کیونکہ فائرنگ کی وجہ سے وہ کاؤنٹر کے نیچے چھپ گیا تھا لیکن ان کا کہیں پتہ نہ چلا۔ اس پر سیکنڈ چیف ٹسکی حرکت میں آ گیا۔ اس نے بلیو بار کی نگرانی کے ساتھ ساتھ پورے شہر میں آدمی پھیلا دیئے۔ پرنس کی کار کی بھی نگرانی شروع کر دی گئی جو پارکنگ میں موجود تھی۔ پرنس کی رہائش گاہ کا بھی پتہ چل گیا وہاں کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے۔ لیکن جناب نہ ہی ابھی تک اس پرنس کا پتہ چل رہا ہے اور نہ اس کے ساتھیوں کا۔ وہ سنجانے کہاں اور کس طرح غائب ہو گئے ہیں" ——— جیکسن نے ایک بار پھر ایک ہی سانس میں مزید تفصیل بتانی شروع کر دی۔ اور جیسے جیسے وہ بتاتا جا رہا تھا بارگم کا چہرہ غیظ اور غضب سے مسخ ہوتا جا رہا تھا اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگ گئے تھے۔

"یو ڈیم فول۔ نانسنس۔ دو تین آدمی تم لوگوں سے نہیں مارے جا رہے۔ پورے شہر پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑو۔ ہر مشکوک کار کو میزائلوں سے اڑا دو۔ ہر مشکوک آدمی کو گولیوں سے بھون ڈالو۔ اور سنو اب مارسیلا کو زندہ پکڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس کو بھی گولیوں سے بھون ڈالو۔ اور سنو۔ اب میں ناکامی کی رپورٹ نہ سنوں ورنہ جیکسن تمہیں دوسرا سانس لینے کی مہلت نہ ملے گی" ——— بارگم نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— جیکسن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور سنو وہ کوئی بھوت پریت نہیں ہیں کہ اچانک غائب ہو جائیں۔ وہ لازماً بلیو بار میں ہی چھپے ہوئے ہوں گے۔ یہ جگر انتہائی کمینہ اور لالچی آدمی ہے۔ اس نے یقیناً دولت کے لئے یہ سب کچھ کیا ہو گا۔ اسے پکڑ کر اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دو۔ اس سے اگلواؤ کہ یہ لوگ کہاں ہیں۔ مت پرواہ کرو اس کے گروپ کی۔ جو سامنے آئے اسے اڑا دو۔ میں سب سنبھال لوں گا" ——— بارگم نے دوبارہ کہا۔

"یس باس" ——— جیکسن نے جواب دیا۔ اور بارگم نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ احمق۔ تین آدمی نہیں مارے جا سکے ان سے۔ ڈیم فول" ——— بارگم نے بے اختیار مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود میدان میں آنا چاہیئے۔ یہ سب اس لئے ہو رہا ہے کہ میں یہاں بیٹھا ہوں۔ یہ سن آف بچ بڑے احمق ہیں۔ کیا ضرورت تھی اس حرام زادے ٹامی کو کشتی لڑنے کی۔ نانسنس" ——— بارگم نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس موجود تھا۔ وہ ریسٹ روم سے دفتر میں آیا۔ اور پھر اسے کراس کرتا ہوا بیرونی راہداری میں آ گیا۔ بیرونی راہداری میں مشین گنوں سے مسلح دو افراد پہرہ دے رہے تھے۔

"میں جا رہا ہوں۔ اگر جیکسن کی کال آئے تو اسے کہنا ریڈ فریکونسی

یہ مجھ سے بات کر لے "۔۔۔۔۔ بارگم نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں ان مسلح افراد سے کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ پورچ میں آیا جہاں سیاہ رنگ کی ایک نئی شیورلٹ کار موجود تھی۔ چند لمحوں بعد وہ شیورلٹ میں بیٹھا مادام مارسیلا کے محل سے باہر آ گیا۔ محل کے مین پھاٹک سے باہر آتے ہی اس نے کار کی رفتار یک لخت تیز کر دی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ آنکھوں سے پھلجھڑیاں سی چھوٹ رہی تھیں۔

" یہ ساری بدمعاشی اس جگر کی ہے۔ اس نے انہیں چھپایا ہو گا۔ میں خود اس سے معلوم کرتا ہوں "۔۔۔۔۔ پہلے چوک پر آتے ہی بارگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا۔ جس پر بلیو بار واقع تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل کار دوڑاتے آخر کار وہ بلیو بار کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گیا۔ اس نے مین گیٹ کے سامنے کار روکی اور اچھل کر نیچے اترا تھا کہ یک لخت دو مسلح آدمی تیزی سے اس کی طرف لپکے۔

"چ ۔۔۔۔۔ چ ۔۔۔۔۔ چیف باس۔ آپ "۔۔۔۔۔ ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میں اس جگر کا قیمہ کرنے آیا ہوں۔ کہاں ہے وہ "۔۔۔۔۔ بارگم نے پھڑپھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ باس ٹسکی اس سے پوچھ گچھ کر رہا ہے۔ اس کے دفتر میں۔ ابھی وہ آئے ہیں "۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے سہمے ہوئے لہجے

میں کہا۔

" میرے ساتھ آؤ "۔۔۔۔۔ بارگم نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر دوڑتا ہوا مین ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال میں موجود ہر شخص بارگم کو اس انداز میں داخل ہوتے دیکھ کر بری طرح چونک پڑا۔ ان کے چہرے خوف سے زرد پڑ گئے۔ ہال میں بھی ایکشن گروپ کے چھ مسلح افراد موجود تھے۔ وہ سب بارگم کو دیکھ کر اس کے سامنے ادب سے جھک گئے۔ لیکن بارگم کسی کی طرف توجہ کئے بغیر تیزی سے سائیڈ راہداری کی طرف لپکا وہ چونکہ اس بار میں بہت زیادہ آتا جاتا رہا تھا۔ اس لئے اُسے یہاں کے چپے چپے سے پوری پوری واقفیت تھی۔ چند لمحوں بعد وہ جگر کے دفتر کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے وہاں پہنچتے ہی پوری قوت سے دروازے کو لات ماری اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ سامنے ٹسکی ہاتھ میں ریوالور لئے کھڑا تھا۔ اور جگر نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ اور وہ ایک دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔ ٹسکی خاصا لمبا چوڑا اور قدرے بھاری جسم کا آدمی تھا۔ اس نے سر پر نیلے رنگ کا فیلٹ ہیٹ پہن رکھا تھا۔

"چ ۔۔۔۔۔ چ ۔۔۔۔۔ چیف باس۔ آپ "۔۔۔۔۔ ٹسکی نے اس طرح بارگم کو اندر آتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ ایکشن گروپ کے وہ دونوں مسلح آدمی جو بارگم کو باہر ملے تھے اس کے پیچھے اندر آ گئے۔

" کچھ بتایا اس حرام زادے نے۔ کہاں چھپایا ہے اس نے انہیں "۔۔۔۔۔ بارگم نے غصے سے اونٹ کی طرح بلبلاتے ہوئے

کہا۔ اس کی شعلہ بار نظریں جیگر پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ انکار کر رہا ہے باس" ——— ٹسکی نے جواب دیا۔

"کیوں جیگر ——— کیا تم مجھے نہیں جانتے" ——— بارگم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے انہیں کہیں نہیں چھپایا وہ سنجانے کہاں نکل گئے ہیں" جیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹسکی۔ اس کی زبان کھلواؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔ اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دو۔ اس کے بدن کا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دو" بارگم نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— ٹسکی نے ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے جواب دیا اور جیگر کی طرف قدم بقدم جارحانہ انداز میں بڑھنے لگا۔

"بارگم۔ تم غلط کام کر رہے ہو۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو" جیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——— اب میں ڈیتھ چانس اور ریڈ فلیم دونوں کا چیف ہوں اس لئے میرا نام عزت سے لو ورنہ زبان گدی سے باہر کھینچ لوں گا" ——— بارگم نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو ٹسکی۔ میں بتاتا ہوں کہ وہ لوگ کہاں ہیں" ——— جیگر نے یک لخت موڈ بدلتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ ٹسکی۔ اب اس کی عقل درست کام کرنے لگی ہے" بارگم نے زہر خند لہجے میں کہا اور ٹسکی سر ہلاتا ہوا پیچھے ہٹ آیا۔

"میں نے انہیں ساتھ والے کمرے میں چھپایا ہوا ہے۔ لیکن وہ خطرناک لوگ ہیں۔ میں ساتھ نہیں جاؤں گا تم خود ان سے نپٹ لو" جیگر نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مڑ کر دیوار کے مخصوص حصے کو تھپتھپایا تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔

"یہ راستہ اس کمرے کی طرف جاتا ہے جہاں وہ چھپے ہوئے ہیں" ——— جیگر نے مڑ کر مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ خفیہ راستہ تم نے کب بنایا تھا۔ مجھے بھی اس کا علم نہیں ہے" ——— بارگم کے لہجے میں حیرت تھی۔ لیکن جیگر نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ٹسکی۔ تم ان دونوں کو ساتھ لے جاؤ۔ اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالو" ——— بارگم نے ٹسکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور ٹسکی دوبارہ جیب سے ریوالور نکال کر اس درمیانی سرنگ کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ ایکشن گروپ کے دونوں مسلح آدمی بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکے۔ جیگر اسی جگہ کھڑا تھا جہاں سے اس نے دیوار کو تھپتھپایا تھا۔ جیسے ہی وہ دونوں مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔ جیگر کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے ایک بار پھر اس مخصوص حصے کو دبا کر دیوار برابر کر دی۔

"یہ کیا کر رہے ہو" ——— بارگم نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا جیگر بھوکے عقاب کی طرح یک لخت بارگم پر جھپٹا اور بارگم اس کے جسم کی ٹکر سے چیختا ہوا نیچے گرا۔ لیکن جیگر رکے بغیر دوڑتا ہوا دفتر کے کھلے دروازے سے باہر

نکل کر راہداری میں غائب ہو گیا۔

بارگم اٹھ کر چیختا ہوا اس کے پیچھے بھاگا۔ اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا۔ لیکن جب وہ دوڑتا ہوا ہال میں پہنچا تو جیگر وہاں موجود نہ تھا۔

"جیگر کہاں ہے"۔۔۔۔ بارگم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اُسے اس طرح چیختے دیکھ کر ایکشن گروپ کے آدمیوں کے ساتھ ساتھ دوسرے افراد بھی چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"جیگر۔۔۔۔ وہ تو ادھر نہیں آیا باس"۔۔۔۔ ایک آدمی نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ وہ بلڈی فول دھوکہ دے کر نکل گیا ہے۔ اُسے تلاش کرو۔ جلدی۔ فوراً"۔۔۔۔ بارگم غصے کی شدت سے اس قدر زور سے چیخا کہ اس کی آواز بھرا گئی۔

اور ایکشن گروپ کے آدمی تیزی سے اس راہداری کی طرف دوڑے۔ بارگم ہونٹ کاٹتا ہوا وہیں کاؤنٹر کے قریب کھڑا رہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔

"باس۔ وہ کمرہ تو خالی پڑا ہے۔ دھوکہ ہوا ہے باس"۔ اُسی لمحے ٹنکی نے راہداری سے ہال میں آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس جیگر نے ہمیں دھوکہ دیا ہے اور وہ فرار ہو گیا ہے۔ لیکن وہ بچ کر کہاں جا سکتا ہے۔ سنو۔ اس پوری بار کو تباہ کر دو۔ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔ جیگر گروپ کے ہر آدمی کا خاتمہ کر دو۔ اور

اس جیگر کو فوراً تلاش کرو اور جہاں بھی نظر آئے اسے گولیوں سے بھون ڈالو"۔ بارگم نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور خود وہ تیزی سے مین گیٹ کی طرف لپک گیا۔

جب وہ کار میں بیٹھ رہا تھا تو اس نے بار ہال میں تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنیں۔ لیکن وہ اُسی طرح ہونٹ کاٹتا ہوا کار دوڑاتا تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اب وہ اپنے خاص ہیڈ کوارٹر جا رہا تھا تاکہ وہاں بیٹھ کر اس پورے مشن کو خود کنٹرول کر سکے۔ اور موقع پر ہدایات دے سکے۔ جیگر جیسے غنڈے کی اس طرح بغاوت نے اُسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا اور اب اُسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ پرنس اور اس کے ساتھی یقیناً کوئی منفرد قسم کے لوگ ہیں جن کی وجہ سے جیگر جیسا آدمی بھی اس کے مقابلے پر اتر آیا ہے۔ اس لئے یہ لوگ ابھی جیکسن کے بس کے نہیں ہیں۔ اسے خود اس آپریشن کو کنٹرول کرنا پڑے گا۔ یہی سوچتا ہوا وہ کار دوڑاتا اپنے ذاتی ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ یہ ذاتی ہیڈ کوارٹر اس نے انتہائی خفیہ رکھا ہوا تھا۔ اور وہاں ایسی مشینری موجود تھی کہ جس کی مدد سے وہ آسانی سے نہ صرف پورے شہر کو کنٹرول کر سکتا تھا بلکہ اس کی اپنی تنظیم کے آدمی کو بھی معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔

"یہ محل آپ نے خود تعمیر کرایا تھا مس مارسیلا" ——— عمران نے کار چلاتے ہوئے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"اوہ۔ نو۔ پرنس ——— یہ محل میں نے ایک لارڈ سے خرید اتھا" مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"لارڈ سے ——— تو اس کا مطلب ہے کہ اس محل میں خفیہ راستے بھی ہوں گے۔ کیونکہ ہم جیسے لارڈز ایسے خفیہ راستوں میں بے حد دلچسپی رکھتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یس پرنس۔ اس میں خفیہ راستے تو ہیں وہ میں نے تمام بند کرا دیئے تھے۔ تاکہ اُدھر سے کوئی مجھ تک نہ پہنچ سکے۔ البتہ ایک راستہ ایسا ہے جو اب بھی کھلا ہوا ہے۔ دراصل یہ راستہ کافی دور ایک خوبصورت جھیل پر کھلتا ہے۔ اور جب میں بور ہو جاتی تھی تو اس راستے سے تفریح کے لئے اس جھیل پر چلی جاتی تھی" ——— مارسیلا نے

جواب دیا۔
"اوہ۔ تو وہ جھیل کس طرف ہے۔ ہماری راہنمائی کیجئے۔ ہم بھی اس جھیل کو دیکھنا پسند کریں گے" ——— عمران نے چونک کر کہا۔
"یس پرنس۔ اور میں سمجھتی ہوں پرنس کہ آپ کا مقصد اس خفیہ راستے سے محل کے اندر جانے کا ہے۔ لیکن پرنس آپ وہاں کیوں جانا چاہتے ہیں۔ وہاں اب کیا رکھا ہے۔ وہاں موجود آدمی تو اب یقیناً گم ہی ہوں گے" ——— مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"بارگم نے آپ کے محل پر قبضہ کر رکھا ہے اور یہ ہماری برداشت سے باہر ہے کہ آپ جیسی نفیس خاتون کے محل پر وہ ریچھ نما آدمی قبضہ کر کے بیٹھا رہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بارگم وہاں ہے۔ اوہ۔ یہ میرے لئے نئی اطلاع ہے۔ اوہ۔ آپ کو کیسے پتہ چلا۔ میں بھی تو آپ کے ساتھ رہی ہوں۔ اوہ۔ کیا وائرلیس ٹرانسمیٹر پر اطلاع ملی ہے" ——— مارسیلا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں خاتون۔ ہمارے پرائیویٹ سیکرٹری نے اُسے تلاش کر لیا ہے اور اُسی نے ہمیں یہ اطلاع دی ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ مارسیلا کے ساتھ مسلسل اسی انداز میں بات کرتا چلا آ رہا تھا کہ جیسے وہ واقعی پرنس ہو۔
"اوہ۔ گریٹ پرنس۔ میں کس قدر خوش قسمت ہوں کہ آج ایک حقیقی پرنس کے ساتھ گفتگو کرنے کا مجھے موقع مل رہا ہے۔ ویسے پرنس

بلیو بار جانے سے پہلے مجھے یہ یقین نہ آرہا تھا کہ آپ ان بھیڑیوں کا مقا
کر سکیں گے۔ لیکن اب مجھے یقین ہے۔ سو فیصد یقین ہے کہ بار
اور اس کے ساتھیوں کے دن گنے جا چکے ہیں۔ اور آپ کے باڈ
گارڈز۔ خدا کی پناہ۔ پرنس۔ میں خود مارشل آرٹ جانتی ہوں لیکن جس
انداز میں آپ کے باڈی گارڈ مسٹر جوانا لڑتے ہیں۔ میں ایسی مہارت
پھرتی اور طاقت کا تصور بھی نہ کر سکتی تھی" ——— مارسیلا نے جذبا
سے پُر لہجے میں کہا۔
"مس مارسیلا۔ آپ نے ابھی پرنس کے ہاتھ نہیں دیکھے
یوں سمجھئے کہ ہم پرنس کے مقابلے میں سکول پڑھتے بچے ہیں"
عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہیں۔ واقعی۔ اوہ ویری سٹرینج" ——— مارسیلا اس طرح
پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر واقعی معصوم بچوں
بھی زیادہ معصومیت تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کبھی چار دیواری سے
باہر ہی نہیں نکلا۔
"آپ نے ہمیں اس جھیل کو دیکھنے کی دعوت دی تھی" ——— ع
نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔
"اوہ یس پرنس۔ آپ ڈریم روڈ کے دوسرے چوک
لیفٹ سائیڈ پر مڑ جائیں وہی سڑک اگلے چوک سے رائٹ کو م
ہے۔ وہی سڑک سیدھی جھیل تک جاتی ہے" ——— مارسیلا نے
جلدی سے بتایا اور عمران نے سر ہلا دیا۔
اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک چھوٹی لیکن خوبصو

جھیل پر پہنچ گئی۔ جھیل پر اس وقت اکا دکا افراد ہی نظر آ رہے تھے۔
"کار یہیں چھوڑنی پڑے گی پرنس" ——— مارسیلا نے کہا۔
"ٹھیک ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر
کار کو لاک کرتے کرتے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی نظریں کار
کے ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ایک چھوٹے لیکن جدید ترین
ٹرانسمیٹر پر پڑ گئی تھیں۔ پہلے اس نے اس ٹرانسمیٹر کو نہ دیکھا تھا کیونکہ
دانی آگے کر کے لگا ہوا تھا۔ اب باہر نکلنے کے لئے مڑتے ہوئے
اس کی نظریں اچانک اس پر پڑ گئی تھیں وہ چند لمحے غور سے اس
جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر کو دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر
اس کی ایک چھوٹی سی ناب گھمائی اور اس ناب کے نیچے لگا ہوا ایک
بٹن پریس کر دیا اس کے بعد وہ باہر نکل آیا اور کار کا دروازہ لاک کر
کے آگے بڑھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک انتہائی خفیہ راستے سے محل کے
پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ جس جگہ پہنچے تھے وہ محل کا
درمیانی حصہ تھا۔ وہ سب احتیاط سے اس کمرے میں داخل ہوئے
کیونکہ بارگم وہاں موجود تھا۔ اور عمران چاہتا تھا کہ اچانک بارگم کے
سر پر پہنچ جائے۔
"یہ اندرونی حصہ ہے پرنس۔ یہاں محافظ نہیں ہیں وہ باہر ہیں۔
بارگم لازماً میرے دفتر میں ہو گا۔ آئیے" ——— مارسیلا نے کہا۔
اور پھر وہ سارے پنجوں کے بل چلتے ہوئے ایک راہداری سے
گزر کر آگے بڑھنے لگے۔ لیکن راہداری کے اختتام سے پہلے ہی

انہیں رکنا پڑا۔ کیونکہ راہداری کے اختتامی حصے کے دوسرے سرے
پر انہیں دو افراد کے آپس میں باتیں کرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی
تھی۔

"باس بہت غصے میں گیا ہے۔ الفرڈ۔ نجانے آج کس کی
کم بختی آئی ہو گی" ——— ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہاں ——— اور جس انداز میں گیا ہے۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے
کہ ایک نہیں بلکہ کئی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے"
دوسری پتلی سی آواز سنائی دی۔

"جس وقت باس ٹیلی فون پر بات کر رہا تھا میں دفتر میں گیا تھا
باس اس وقت ملحقہ ریٹائرنگ روم میں تھا" ——— پہلی آواز
نے کہا۔

"ہاں۔ تم اچانک اندر چلے گئے تھے۔ کیوں" ——— دوسرے
نے پوچھا۔

"وہ دراصل کمرے کا ایئر فریزنگ کا شن دے رہا تھا۔ باس
اسے بند کرنا بھول گیا تھا بس دروازے کی جھری سے مجھے اس
جھلک دکھائی دی۔ چنانچہ میں اندر گیا۔ لیکن باس ریٹائرنگ روم
تھا۔ اگر میں ایئر فریزنگ بند نہ کرتا تو کمرہ برف بن جاتا۔ ایئر فریزنگ
کنٹرول پینل ریٹائرنگ روم کے دروازے کے قریب ہی
میں جب وہاں پہنچا تو باس ٹیلی فون پر انتہائی غصے کے عالم میں
رہا تھا وہ جیکسن کو آرڈر دے رہا تھا کہ پورے شہر پر قیامت برپا
دو۔ بلیو بار کے جیکر کی ہڈیاں توڑ دو۔ ایسی باتیں کر رہا تھا۔ میں تو اس

کے غصے سے خوف زدہ ہو کر ایئر فریزنگ بند کر کے جلدی سے باہر
آ گیا۔ اور تم نے دیکھا کہ چند لمحوں بعد وہ کس طرح غصے سے بھرا باہر
نکلا اور چلا گیا" ——— پہلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بلیو بار کا جیکر ——— اوہ۔ وہ تو باس کا پرانا دوست ہے"
دوسری آواز نے کہا۔

"باس کو جب غصہ آ جاتا ہے تو وہ پرانے۔ نئے یا دوست دشمن
کو نہیں دیکھتا" ——— پہلے نے کہا۔ اور اس کے بعد خاموشی
طاری ہو گئی۔

عمران اور اس کے ساتھی راہداری میں رکے چند لمحے ان کے
درمیان ہونے والی مزید گفتگو سننے کے منتظر رہے۔ لیکن جب
خاموشی رہی تو عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ریوالور
نکال کر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک سائیلنسر نکالا۔
اور تیزی سے ریوالور کی نال پر فٹ کرنے لگا۔ مارسیلا اس کے
ساتھ ہونٹ بھینچے کھڑی تھی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر ان سب کو وہیں
رکنے کے لئے کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ لیکن چونکہ
راہداری میں دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔ اس لئے اس کے تیز چلنے کے
باوجود اس کے قدموں کی آواز پیدا نہ ہو رہی تھی۔ عمران راہداری کے
اختتام پر پہنچ کر ایک لمحے کے لئے رکا۔ اور پھر اس نے سر آگے
بڑھایا۔ دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس کا ہاتھ ہی آگے
بڑھا اور ٹھک ٹھک کی دو آوازوں کے ساتھ ہی دوسری راہداری
میں کسی کے گرنے کے یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے۔ اور

عمران اچھل کر آگے بڑھ گیا۔ مارسیلا۔ جوزف اور جوانا بھی عمران کے آگے بڑھتے ہی تیزی سے اس طرف گئے۔ دوسری راہداری میں دو افراد راہداری میں پڑے آہستہ آہستہ تڑپ رہے تھے لیکن عمران ایک دروازہ کھول کر دوسری طرف جھانکنے میں مصروف تھا۔ مارسیلا کے وہاں پہنچنے تک وہ دونوں ساکت ہو گئے۔ ان کی کھوپڑیاں پرزے پرزے ہو کر راہداری میں بکھری ہوئی تھیں۔ اور راہداری میں موجود دبیز قالین کے اوپر ان کے دماغ چیتھڑوں کے ساتھ پڑے ابھی تک تھرک رہے تھے۔ خون البتہ قالین کے اندر جذب ہو چکا تھا۔

"یہ میرا دفتر ہے پرنس" ـــــ مارسیلا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ عمران اندر جا چکا تھا۔ اور مارسیلا بھی اس کے پیچھے اندر گئی تھی۔

"بارگم تو یہاں سے جا چکا ہے لیکن یہاں موجود دوسرے افراد کے لئے ہی ہمارا فرشتہ موت بننا ضروری ہے۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ اتنے بڑے محل میں اس وقت کتنے افراد کہاں کہاں موجود ہوں گے۔ ویسے کاش ہمیں بارگم نہ ملتا مگر اس کی آواز تو سنائی دے جاتی" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ پرنس۔ یہ لوگ باتیں کرتے ہوئے کسی فون کال کے متعلق بتا رہے تھے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہ کال ٹیپ میں محفوظ ہو گی۔ میں نے اس کا خصوصی انتظام کیا ہوا ہے۔ اور بارگم کو یقیناً اس کے بارے میں معلوم نہ ہو گا۔ ویسے جہاں تک افراد کا تعلق ہے

میرے دفتر میں ایک خفیہ کلوز سرکٹ وڈیو ویژن موجود ہے۔ جس کے ذریعے محل میں موجود ہر شخص کو اس کی سکرین پر چیک کیا جا سکتا ہے" ـ مارسیلا نے جلدی سے کہا۔

"ویری گڈ مس مارسیلا۔ آپ پہلے مجھے اس بارگم کی کال والا ٹیپ سنوا دیں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا سر ہلاتی ہوئی دفتر کی شمالی دیوار میں نصب ایک خوب صورت سی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی۔ اور اندر ہاتھ ڈال کر ایک مخصوص جگہ کو تھپتھپایا تو الماری کا اندرونی حصہ تیزی سے گھوم گیا۔ الماری میں بظاہر آرائشی کا سامان رکھا ہوا تھا۔ لیکن گھومنے کے بعد جو کچھ سامنے آیا اسے دیکھ کر عمران چونک پڑا کیونکہ اب وہاں ٹیلی فون ٹیپ کرنے اور انہیں اپنی مرضی سے استعمال کرنے کا انتہائی جدید سسٹم نظر آ رہا تھا۔ مارسیلا نے جلدی سے اس سسٹم کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اور پھر ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ ناب گھومتے گھومتے اس کے اوپر موجود ایک چھوٹا سا بلب یک لخت جل اٹھا تو مارسیلا نے ہاتھ روک لیا۔ اور پھر اس نے ساتھ والا بٹن دبایا تو الماری میں سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یس" ـــــ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ انتہائی تیز تھا۔

"یہ بارگم کی آواز ہے" ـــــ مارسیلا نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس" ـــــ ایک اور آواز سنائی دی۔ اور پھر ان دونوں کے درمیان ہونے والی طویل گفتگو کا ایک ایک لفظ عمران بغور سنتا رہا۔ جب رسیور رکھنے بلکہ ایک لحاظ سے پٹخنے کی آواز ابھری تو مارسیلا نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔

"ہونہہ ـــــ اس کا مطلب ہے کہ جیگر شدید خطرے میں ہے" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس ـــــ یہ بارگم انتہائی کمینہ اور بدخصلت آدمی ہے یہ اب جیگر پر مست ہاتھی کی طرح چڑھ دوڑے گا" ـــــ مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا آپ نے کلوز سرکٹ ویڈیو وژن کا ذکر کیا تھا" ـــــ عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس ـــــ ایک منٹ" ـــــ مارسیلا نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے ایک خالی دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار کے ایک حصے کو مخصوص انداز میں تھپتھپایا تو دیوار کا کافی حصہ درمیان سے ایک طرف ہٹ گیا اور اب وہاں واقعی ایک کلوز سرکٹ ویڈیو وژن کی بڑی سی سکرین نظر آ رہی تھی۔ مارسیلا نے اس کی سائیڈ پر موجود مختلف بٹن دبائے تو سکرین پر جھماکے شروع ہو گئے۔ مارسیلا ایک ناب گھماتی رہی اور پھر سکرین پر محل کے مختلف حصوں کی تصویریں ابھرنے لگیں۔ کہیں کہیں مسلح افراد بھی موجود نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر مسلسل ناب گھمانے کے بعد مارسیلا نے ہاتھ روک دیا۔ اب سکرین تاریک ہو چکی تھی۔ ساتھ ہی ایک ڈیجیٹل ڈائل پر اٹھارہ کا ہندسہ چمک رہا تھا۔

"اٹھارہ افراد موجود ہیں پرنس" ـــــ مارسیلا نے گھوم کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ویسے مس مارسیلا۔ ہمیں آپ کا یہ محل واقعی پسند آیا ہے۔ آپ نے اس میں خاصے حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اس کے باوجود بارگم نے یہاں سے آپ کو آسانی سے اغوا کر لیا" ـــــ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اوہ پرنس۔ دراصل میرے ذہن میں کبھی اس کا تصور نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اور پھر بارگم چونکہ یہاں آسانی سے آتا جاتا رہتا تھا۔ اور پھر یہاں موجود اسی کے آدمی ہی تعینات تھے۔ اس لئے وہ اچانک میرے سر پر آن پہنچا۔ اگر مجھے پہلے ذرا بھی خیال آجاتا تو میں بارگم کو اس دفتر میں داخل ہونے سے پہلے کم از کم دس بار گولیوں سے اڑا سکتی تھی" مارسیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اب یہ بتائیں کہ اگر بارگم محل کے باہر سے اپنے آدمیوں کو فون پر کوئی ہدایت دینا چاہے۔ تو یہ فون کہاں موصول ہو گا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"استقبالیہ میں پرنس۔ آپ کے ذہن میں کیا بات ہے۔ آپ مجھے بتائیں پرنس۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں" مارسیلا نے کہا۔

"اچھا ـــــ تو آپ ان اٹھارہ آدمیوں کو کسی ایسے ہال میں اکٹھا کر سکتی ہیں جہاں اچانک ہمارے باڈی گارڈ پہنچ کر ان کا خاتمہ کر سکیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ انہیں کرش ہال میں اکٹھا تو کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اب وہ میرا تو آرڈر کسی صورت میں نہیں مانیں گے۔ اب تو وہ بارگم کا ہی آرڈر مانیں گے" ——— مارسیلا نے بے بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں سے استقبالیہ میں فون کیا جا سکتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یس پرنس۔ یہاں خود کار ایکس چینج نصب ہے" ——— مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ آپ استقبالیہ کا نمبر ڈائل کر کے مجھے دیں" عمران نے کہا۔

اور مارسیلا تیزی سے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون سیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے ڈائل پر لگے ہوئے مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اور ساتھ ہی اس نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر کسی کے رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

"ہواز سپیکنگ" ——— عمران نے کہا۔

اور مارسیلا اس طرح اچھلی جیسے اس کے پیر کسی طاقتور کرنٹ کی حامل بجلی کی ننگی تار سے چھو گیا ہو۔ کیونکہ عمران کے حلق سے ہو بہو بارگم جیسی آواز نکلی تھی۔ مارسیلا واقعی اس قدر حیران ہو رہی تھی کہ اس کی خوبصورت آنکھیں اپنی پوری چوڑائی تک پھیل گئی تھیں۔

"اوہ چیف باس۔ میں ایمری بول رہا ہوں سر۔ استقبالیہ سے سر" ——— دوسری طرف سے ایک گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ایمری۔ محل میں موجود تمام افراد کو سوائے ان دو کے جو دفتر کے سامنے والی راہداری میں موجود ہیں۔ ان دونوں کو چھوڑ کر باقی اٹھارہ افراد تم سمیت محل کے کرش ہال میں فوراً اکٹھے کرو۔ میں وہاں کے فون پر ان کو انتہائی اہم ہدایات دینا چاہتا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ یس باس ——— میں ابھی آپ کے آرڈر ان تک پہنچا دیتا ہوں" ——— ایمری نے جواب دیا۔

"اس کے لئے میں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔ پانچ منٹ کے اندر سب کرش ہال میں موجود ہونا چاہئیے" ——— عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز پرنس۔ آپ واقعی جادو بھی جانتے ہیں۔ اب مجھے یقین آگیا ہے" ——— مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ ابھی تک حیرت کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔

"آپ کی خوبصورت رفاقت میں تو میرا باڈی گارڈ بھی جادوگر بن سکتا ہے۔ بہرحال آپ جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر کرش ہال میں جائیں۔ تاکہ یہ دونوں وہاں شکار کھیل سکیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس ——— لیکن آپ یہاں اکیلے رہیں گے" مارسیلا نے کہا۔

"ہاں ——— ہم ہجر و فراق کی ان گھڑیوں کو آپ کے تصور سے

بہلانے کی کوشش کریں گے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

اور مارسیلا کے چہرے پر شرم و حیا کی قوس و قزح نمودار ہو گئی۔ اس نے ایسی نظروں سے عمران کو دیکھا کہ عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنی کھوپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"جوزف اور جوانا ——— کیا تم دونوں شکار کھیلنا جانتے ہو" عمران نے دروازے کے قریب کھڑے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس" ——— ان دونوں نے ہی اٹین شن ہوتے ہوئے کہا۔

"تو جائیے مس مارسیلا کی رہنمائی میں۔ یہ شکار آپ دونوں کے لئے خاصا دلچسپ رہے گا" ——— عمران نے کہا۔ اور وہ دونوں تیزی سے باہر کی طرف لپکے۔ باہر راہداری میں مرنے والے دونوں آدمیوں کی مشین گنیں وہ پہلے ہی اٹھا چکے تھے۔ مارسیلا نے ایک بار پھر معنی خیز نظروں سے عمران کو دیکھا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپک گئی۔

"یہ بھی گئی کام سے۔ ایک تو ان لڑکیوں کو نجانے کیا ہو جاتا ہے ذرا رومانی ڈائیلاگ بولنے کی مشق کرو تو ان کا بلڈ پریشر فوراً ہائی ہو جاتا ہے" عمران نے مارسیلا کے جاتے ہی بڑبڑا کر کہا۔ اور پھر وہ دفتر کی مختلف چیزوں کا بغور جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ واچ ٹرانسمیٹر نے کلائی پر ضربیں لگانی

شروع کر دی تھیں۔ اس نے جلدی سے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن باہر کھینچ کر اسے مخصوص انداز میں دوبارہ دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈائل پر چھ کے ہندسے کو جلتے بجھتے دیکھ کر چونک پڑا۔ اس سے پہلے اس کا خیال تھا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہو گی۔ لیکن ٹائیگر کی فریکوئنسی نو تھی۔ اس کی کال کی صورت میں تو نو کے ہندسے کو جلنا بجھنا چاہیئے تھا۔

"ہیلو ہیلو پرنس ——— کیا آپ میری کال رسیو کر رہے ہیں اوور" واچ ٹرانسمیٹر سے اچانک جیگر کی باریک سی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے بے اختیار سر ہلا دیا وہ سمجھ گیا تھا کہ کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا جدید ٹرانسمیٹر اسے کال واچ ٹرانسمیٹر پر ٹرانسمٹ کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ کار سے نکلتے ہوئے اس فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر آیا تھا۔

"یس پرنس اٹنڈنگ یو مسٹر جیگر اوور" ——— عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

"پرنس ——— بارگم اور اس کے آدمیوں نے آپ کی تلاش میں مجھ پر بھرپور حملہ کر دیا۔ بارگم خود بھی وہاں پہنچا۔ میں بڑی مشکل سے انہیں چکر دے کر ایک خفیہ راستے سے نکلنے میں کامیاب ہوا ہوں۔ اب میں اپنے ایک خفیہ اڈے میں چھپا ہوا ہوں۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ ابھی تک کار میں ہوں اس لئے میں نے ٹرائی کے طور پر کال کی تھی اوور" ——— جیگر کی تیز تیز آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیگر۔ ہمیں اس حملے کی اطلاع مل چکی ہے۔ آپ کو ہماری وجہ سے جو تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ اس کا ہمیں پوری طرح احساس ہے۔

کھانا آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی تمام تکلیف کا ہم مداوا کر دیں گے۔ آپ برائے کرم اپنی فریکونسی مجھے بتا دیں تاکہ ضرورت کے وقت آپ سے رابطہ قائم کیا جا سکے اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ پرنس۔ آپ کو کیسے اطلاع مل گئی۔ ویسے مجھے رپورٹ مل چکی ہے کہ میرے وہاں سے فرار ہو جانے کے بعد بارگم کے آدمیوں نے بلیو بار کی واقعی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ بہرحال مجھے اس کا افسوس نہیں ہے۔ البتہ میں آپ کے متعلق فکرمند ہوں۔ کیونکہ بارگم کے آدمی باؤلے کتوں کی طرح پورے شہر میں آپ کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں اوور" ـــــ جیگر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں مسٹر جیگر۔ ہم کچھ انتظامات میں مصروف ہیں۔ اس کے بعد ہم ان باؤلے کتوں کا شکار کھیلنا شروع کریں گے۔ آپ نے اپنی فریکونسی نہیں بتائی اوور" ـــــ عمران نے کہا۔ اور جواب میں جیگر نے فریکونسی بتا دی۔

"تھینک یو مسٹر جیگر۔ جلد ہی ہم آپ سے مزید بات چیت کریں گے گڈ بائی۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

اسی لمحے مارسیلا تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"پرنس۔ آپ کے باڈی گارڈز تو واقعی شکار کھیلنے میں بے حد ماہر ہیں۔ انہوں نے ان اٹھارہ انتہائی خوفناک لڑاکوں کو چند سیکنڈوں میں ڈھیر کر دیا ہے۔ اب محل میں ہمارے علاوہ کوئی زندہ آدمی موجود

نہیں ہے" ـــــ مارسیلا نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اٹھارہ افراد کے اس سفاکانہ اور بیک وقت قتل نے اس کے ذہن پر خاصے اثرات چھوڑے ہیں۔

"مس مارسیلا۔ یہ درندے ہیں اور درندوں کا شکار کھیلنا ہماری اور ہمارے باڈی گارڈوں کی سب سے پسندیدہ ہابی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس۔ واقعی یہ لوگ درندے ہیں۔ آپ نے بالکل درست فرمایا ہے" ـــــ مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ عمران کی ایک ہی بات پر بحال ہو گیا تھا۔

"اب آپ آسانی سے اس محل کو کنٹرول کر سکتی ہیں۔ یہاں ہمارے خیال میں حفاظت کا انتہائی جدید خودکار نظام نصب ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ آپ نے درست اندازہ فرمایا ہے۔ اب میری مرضی کے بغیر یہاں پرندہ بھی داخل نہیں ہو سکتا" ـــــ مارسیلا نے جواب دیا۔

"لیکن بارگم بہرحال پرندہ نہیں ہے۔ اس لئے آپ محتاط رہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا بھی مسکراتی ہوئی ملحقہ ریسٹ روم کی طرف چلی گئی۔ خودکار حفاظتی نظام کا کنٹرول پینل وہیں تھا۔

عمران ایک کرسی پر بیٹھ کر اب آئندہ کے لائحہ عمل پر غور کرنے لگا۔ اب بارگم کا پتہ چلانا خاصا مشکل ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ

فی الحال بارگم کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اُسے اپنی توجہ منشیات بنانے والے کارخانے پر مرکوز کر دینی چاہیئے تاکہ اس کے یہاں آنے کا اصل مقصد حل ہو سکے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر بارگم کے خلاف سے بھی کچھ نہیں ہو گا۔ بارگم کے بعد یہ کاروبار کوئی اور سنبھال لے گا۔

اُسی لمحے مارسیلا واپس دفتر میں آئی تو اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

"میں نے خود کار حفاظتی سسٹم آن کر دیا ہے۔ اب یہ محل ہر لحاظ سے محفوظ ترین جگہ ہے"۔۔۔۔۔ مارسیلا نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مس مارسیلا۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ منشیات بنانے والے کارخانے میں گئی تھیں اور ویسے بھی آپ ریڈ فلیم کی سربراہ تھیں تو کیا آپ اس کارخانے کے متعلق تفصیلات بتانا پسند فرمائیں گی۔ عمران نے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ مجھے وہاں رات کے اندھیرے میں لے جایا گیا تھا اور لے جانے والے نے کار کی تمام بتیاں بند رکھی تھیں۔ اس لئے مجھے بالکل آئیڈیا نہیں ہے کہ یہ کارخانہ کہاں ہے البتہ اتنا بتا سکتی ہوں کہ یہ کارخانہ وارکس پہاڑیوں کے اندر کہیں ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتی۔ اور میں ریڈ فلیم کی سربراہ ضرور تھی لیکن کارخانے سے میرا کوئی براہِ راست تعلق نہ تھا۔ کارخانے کا چارج دراصل پولیس کمشنر جارجی کے ہاتھ میں تھا۔ اور وہاں موجود آدمیوں کا کنٹرول

کے پاس تھا۔ اس لئے میں سخت شرمندہ ہوں کہ اس کے بارے کچھ نہیں بتا سکتی"۔۔۔۔۔ مارسیلا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ہوں۔ وارکس پہاڑیاں۔ ٹھیک ہے۔ ہم خود اسے تلاش کر لیتے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کیسے تلاش کریں گے پرنس۔ حکومت کی پوری مشینری اُسے آج تک تلاش نہیں کر سکی"۔۔۔۔۔ مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ شکر کریں کہ ہمارے باڈی گارڈز یہاں موجود نہیں ہیں۔ ورنہ آپ کے اس توہین آمیز فقرے پر وہ احتجاج کرنے کی بجائے گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ اس لئے براہِ کرم آپ محتاط رہا کریں۔ ہمیں آپ کی موت پر یقیناً صدمہ پہنچے گا"۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ قدرے متاسف ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ ویری سوری۔ آئی۔ ایم۔ رئیلی سوری۔ پرنس میرا یہ مطلب نہ تھا"۔۔۔۔۔ مارسیلا نے قدرے خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس مارسیلا۔ کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ آپ کو اس کارخانے میں کون لے گیا تھا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ۔ کوئی نوجوان سا آدمی تھا۔ اس کا نام مارشل تھا۔ وہ بارگم کا آدمی ہے۔ وہ اس جگہ سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ رات کو کار کی لائٹیں بند کر کے مجھے وہاں تک لے گیا تھا۔ اور وہی ڈیتھ چانس کے چانسن کو بھی لے آیا تھا۔ لیکن وہ کارخانے کے ابتدائی حصہ تک ہی

جاسکتا تھا۔ اس سے آگے جانے کی اُسے اجازت نہ تھی۔" مارسیلا نے جلدی جلدی جواب دیا۔

"او۔کے ــــ اب اس مارش کو تلاش کرنا ضروری ہو گیا ہے" عمران نے کہا اور پھر اس نے گھڑی کے ونڈ بٹن کو کھینچ کر اُسے مخصوص انداز میں دبایا تو گھڑی پر چھ کا ہندسہ جلنے بجھنے لگا۔ اس کا مطلب تھا کہ جیگر کے ٹرانسمیٹر سے رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

"ہیلو۔ جے اٹنڈنگ اوور" ــــ چند لمحوں بعد جیگر کی ہچکچاہٹ سے پُر آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ مسٹر جیگر اوور" ــــ عمران نے بڑے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"اوہ پرنس۔ آپ۔ میں تو ڈر گیا تھا کہ سنجانے کسے میری اس خفیہ جگہ کا پتہ چل گیا ہے۔ فرمایئے اوور" ــــ جیگر کی اطمینان بھری آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیگر۔ بارگم کا ایک ساتھی ہے مارش۔ کیا آپ اس کے متعلق کچھ جانتے ہیں اوور" ــــ عمران نے پوچھا۔

"مارش ــــ اوہ۔ ہاں۔ بالکل جانتا ہوں وہ ڈرائیور ہے۔ سمگلنگ کی خاص مہموں میں وہ جاتا ہے۔ لیکن آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں اوور" ــــ جیگر نے چونک کر پوچھا۔

"وہ اس وقت کہاں مل سکتا ہے اوور" ــــ عمران نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"اس کا ٹھکانہ تو بلیو بار تھا۔ اب سنجانے کہاں ہو گا۔ ویسے میں اس کی رہائش گاہ سے واقف ہوں۔ وہ الیکسی پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو بارہ آٹھویں منزل پر رہتا ہے۔ یہ الیکسی پلازہ الیکسی روڈ پر ہے۔ اسی روڈ کی وجہ سے اس پلازہ کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ یہ الیکسی روڈ بھی ریڈ فلیم کی ملکیت میں ہے اوور" ــــ جیگر نے جلدی سے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل" ــــ عمران نے کہا۔ اور بٹن ایک بار پھر کھینچ کر اس نے گھڑی کی سوئیوں کو گھمانا شروع کر دیا۔ تین چار بار مختلف انداز میں گھما کر اس نے ونڈ بٹن کو ایک مخصوص انداز میں دبایا تو اس بار گھڑی کے ڈائل پر موجود نو کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ پرنس کالنگ اوور" ــــ عمران نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس سر ــــ ٹائیگر اٹنڈنگ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ٹائیگر کی باریک سی آواز سنائی دی۔

"تمہاری طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی اوور" ــــ عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"سر میں بارگم کو کھو بیٹھا ہوں۔ اُسے تلاش کر رہا ہوں۔ ہوا یہ کہ میں بلیو بار گیا تو مجھے پتہ چلا کہ بارگم وہاں آیا ہے۔ مجھے چونکہ اس کا حلیہ معلوم ہو گیا تھا۔ اس لئے میں اس کی نگرانی کے لئے مستعد ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد بارگم بلیو بار سے باہر نکلا اور کار میں بیٹھ کر چل پڑا۔ میرے

پاس موٹر سائیکل تھا۔ جو میں نے ایک کمپنی سے کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ میں اس کا تعاقب کرتا ہوا جب چیتھم روڈ پر پہنچا تو اچانک موٹر سائیکل بند ہو گیا۔ جب تک موٹر سائیکل ٹھیک ہوتا بارٹم کی کار غائب ہو چکی تھی۔ اب میں اس کار کو تلاش کر رہا ہوں۔ لیکن اس کا کوئی پتہ نہیں چل رہا اوور" ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے جواب دیا۔

" اس کی تلاش چھوڑو۔ الیکسی روڈ پر ایک رہائشی پلازہ ہے جسے الیکسی پلازہ کہا جاتا ہے۔ اس کی آٹھویں منزل کے فلیٹ نمبر ایک سو بارہ میں ایک آدمی مارشل نامی رہتا ہے۔ میں اُسے گرین ہلز پر واقع مادام مارسیلا کے محل میں زندہ حالت میں دیکھنا چاہتا ہوں اوور" عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" یس سر اوور" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

" اگر وہ وہاں موجود نہ ہو تو تمہیں انتظار کرنا ہوگا۔ بہرحال اُسے ہر صورت میں یہاں پہنچنا چاہیئے۔ تم اس کے لئے کسی پارکنگ سے کوئی کار اڑا سکتے ہو۔ اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا۔ اور رابطہ ختم کر دیا۔

" مس مارسیلا۔ اب آپ نے دو کام کرنے ہیں۔ ایک تو یہاں موجود لاشوں کو غائب کرنا ہے۔ کیونکہ ان لاشوں سے جلد ہی تعفن اٹھنا شروع ہو جائے گا۔ اور دوسرا کام آپ نے یہ کرنا ہے کہ ہمارا آدمی جب مارشل کو لے کر یہاں پہنچے تو آپ نے ان دونوں کو بحفاظت ہم تک پہنچانا ہے۔ ہم آج رات اس مارشل سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق اس کارخانے کو دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ہمیں یہ قیمتی معلومات مل سکیں

کہ آخر منشیات کیسے تیار کی جاتی ہیں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ یس پرنس۔ ان لاشوں کو میں برقی بھٹی میں ڈلوا کر جلا دیتی ہوں۔ اور آپ کا آدمی بھی پہنچ جائے گا۔ آپ اس دوران آرام کیجئے۔ آیئے میں آپ کو بیڈ روم دکھا دوں" ——— مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

" لیکن ایسا بیڈ روم دکھایئے جس میں سنگل بیڈ ہو۔ ابھی ہماری شادی نہیں ہوئی اور ہماری دادی اماں فرماتی ہیں کہ کنواروں کو ڈبل بیڈ پر نہیں سونا چاہیئے" ——— عمران نے کہا۔

" اوہ۔ یس پرنس ——— لیکن پرنس اگر گستاخی معاف فرمائیں تو آپ شادی کر لیں" ——— مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پہلے تو ہم نے ہمیشہ شادی سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ ہمیں کوئی ایسی لڑکی پسند نہ آرہی تھی جو ریاست ڈھمپ کے بادشاہ کی بہو بننے کے قابل ہو۔ اور ہماری دادی اماں کو ہمیشہ ہم سے گلہ رہتا ہے۔ لیکن اب ہم نے ایسی لڑکی تلاش کر لی ہے۔ اب ہمیں یقین ہے کہ دادی اماں حضور کا گلہ دور ہو جائے گا" ——— عمران نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ کون ہے وہ خوش نصیب" ——— مارسیلا نے چونک کر پوچھا۔

" وہ تو ظاہر ہے خوش نصیب ہے ہی۔ البتہ ہم اس سے زیادہ خوش نصیب ہیں۔ بہرحال اتنا بتا دینے میں ہمارے خاندانی رواجات

حائل نہیں ہوتے کہ اس کا نام ایم سے شروع ہوتا ہے" ـــــ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ اچھا اچھا ۔ ایم سے مارگریٹ ۔ اوہ نہیں ۔ اس کا نام تو شاید آپ کی ریاستی زبان میں ہوگا " ـــــ مارسیلا نے چونک کر کہا ۔

" ارے نہیں ۔ جب تم نے ایم کہا ہے تو پھر نام بھی یورپین ہی ہو سکتا ہے ۔ ورنہ تو ہم ایم کی بجائے "م" بھی کہہ سکتے تھے ۔ وہ سنگل بیڈ روم کہاں ہے " ـــــ عمران نے بات کرتے کرتے یک لخت موضوع بدلتے ہوئے کہا ۔

" جی آگیا ہے ۔ یہ ہے پرنس یقیناً آپ کو پسند آئے گا " ـــــ مارسیلا نے جلدی سے ایک کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور عمران اندر داخل ہوگیا ۔ واقعی بیڈ روم بے حد نفیس اور اچھے انداز میں سجایا گیا تھا ۔

" جب تمہیں آپ کی نفاست پسند ہے تو آپ کے محل کا بیڈ روم کیوں پسند نہ آئے گا ۔ بے حد شکریہ مس مارسیلا " عمران کا لہجہ اور زیادہ شرارتی ہوگیا ۔ اور اس نے ایسی نظروں سے مارسیلا کو دیکھتے ہوئے یہ فقرہ کہا کہ مارسیلا کے چہرے پر گلاب کھل اٹھے ۔

" شش ـــــ شش ـــــ شکریہ پرنس ۔ اب آپ آرام فرمائیے " مارسیلا نے جلدی سے کہا ۔ اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر چلی گئی ۔ اور عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر مسکراتا ہوا وہ باتھ روم کی

طرف بڑھ گیا ۔

" ابھی تمہاری ضرورت ہے مارسیلا ۔ لیکن زیادہ اوپر نہ چلی جانا ۔ ورنہ گرتے ہوئے زیادہ تکلیف ہوگی " ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اور باتھ روم کا دروازہ بند کر دیا ۔ اس کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی جیسے بچے اپنی پسندیدہ شرارت کے بعد مسکراتے ہیں ۔

بارگم کے چہرے پر جیسے پریشانی کے آثار ثبت ہو کر رہ گئے تھے۔ اپنے ہیڈ کوارٹر میں پہنچے ہوئے اُسے تین گھنٹے گزر چکے تھے اور ان تین گھنٹوں میں اس نے خود اپنی جدید ترین مشینری کے ذریعے ڈیتھ چانس کی پوری تنظیم کو کنٹرول کیا تھا۔ اس کی تنظیم کے تمام افراد پورے شہر میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور اُسے ہر جگہ سے نہ صرف مسلسل رپورٹیں مل رہی تھیں بلکہ مشین کی مخصوص سکرین پر وہ شہر کے مختلف حصوں کے مناظر خود بھی دیکھ رہا تھا۔ اس کے آدمیوں نے شہر میں واقعی قیامت برپا کر دی تھی۔ بے شمار کاریں صرف شک کی بنا پر اڑا دی گئی تھیں۔ بے شمار افراد کو شک کی بنا پر گولیوں سے بھون ڈالا گیا تھا۔ لیکن اس پرنس اور اس کے حبشی ساتھیوں کا اب تک کہیں پتہ نہ چل رہا تھا۔ جگر بھی غائب تھا۔ گو اس کے آدمیوں نے اس کی بار کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا تھا اور اس کے تمام ٹھکانوں کو

تلاش کر کے ان کو بھی تباہ کر دیا گیا تھا۔ اس کے گروپ کے سارے افراد کو چن چن کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ لیکن وہ جگر سنجانے کہاں جا چھپا تھا۔ کہ اب تک اس کا بھی پتہ نہ چل رہا تھا۔ اور اب تو بارگم جیسا شخص بھی واقعی پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اس پریشانی کے عالم میں وہ ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تھک کر مشین روم سے اٹھ کر اپنے دفتر میں آرام کرنے آ گیا تھا۔ اور یہاں آ کر بھی وہ کافی دیر سے مسلسل ٹہل رہا تھا۔ اُس نے حکم دیا تھا کہ اگر کوئی خاص اطلاع آئے تو اُسے دفتر میں اطلاع کر دی جائے۔ لیکن ٹیلی فون خاموش پڑا ہوا تھا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ پرنس اس کے آدمی وہ مارسیلا اور جگر یہ سب اکٹھے غائب ہو جائیں اور کسی کو ان کے بارے میں علم ہی نہ ہو" ــــــ بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور بارگم چونک کر اس کی طرف بڑھ گیا۔

"یس" ــــــ اس نے رسیور اٹھا کر تیز لہجے میں کہا۔

"مارکر بول رہا ہوں چیف مشین روم سے۔ ایک اہم اطلاع ہے" دوسری طرف سے بولنے والے نے کہا۔

"اوہ ــــ جلدی بتاؤ۔ کیا اطلاع ہے" ــــــ بارگم نے چونک کر تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ ڈرائیور مارشس کو اغوا کیا گیا ہے۔ مارشس چونکہ ایس دن کارخانے میں آتا جاتا رہتا ہے اس لئے اس کے جسم میں ڈی۔ ایدن

فنٹ ہے۔ اس ٹی۔ ایون نے اطلاع دی ہے" ـــــ مارکر نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اچھا۔ میں وہیں آرہا ہوں۔ تم اسے چیک کرتے رہو" بارگم نے چونک کر کہا اور پھر رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ جلدی سے دروازے کی طرف لپک گیا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ سیڑھیاں اترتا ہوا تہہ خانے میں موجود آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ یہ آپریشن روم ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کی دیواروں کے ساتھ انتہائی جدید قسم کی مشینری نصب تھی۔ یہ تمام مشینری خودکار تھی۔ ایک طرف اندر شیشے کا بنا ہوا کیبن تھا جس میں آپریشن روم کا انچارج مارکر بیٹھا تھا۔ بارگم تیزی سے اس کیبن کی طرف بڑھا۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

"کیسے رپورٹ ملی۔ کہاں ہے وہ مارش۔ کس نے اُسے اغوا کیا ہے" ـــــ بارگم نے کیبن میں داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا۔

"یہ دیکھئے باس۔ یہ کار جا رہی ہے۔ اس میں مارش بے ہوشی کے عالم میں موجود ہے۔ اس کے بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے ٹی۔ ایون نے کام شروع کر دیا تھا۔ اس طرح اس کے اغوا کا پتہ چلا ہے۔" کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان مارکر نے سامنے موجود ایک مستطیل قسم کی مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس مشین کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین روشن تھی اور سکرین پر اس وقت ایک سرخ رنگ کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی نظر آرہی تھی۔

"اسے کلوز اپ میں لاؤ۔ میں اس کے ڈرائیور کو دیکھنا چاہتا ہوں" بارگم نے پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور مارکر نے سر

ہلاتے ہوئے مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ کار سکرین پر پھیلنے لگی اور پھر کار کا اندرونی منظر پوری طرح سکرین پر چھا گیا۔ ایک آدمی پچھلی سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑا ہوا تھا جب کہ ڈرائیونگ سیٹ پر کسرتی اور طاقتور جسم کا مالک نوجوان بیٹھا تھا۔ وہ شکل صورت سے مقامی ہی لگ رہا تھا اور بڑے اطمینان سے کار ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

"اب کیا حکم ہے باس۔ اسے پکڑ لیا جائے" ـــــ مارکر نے کہا۔

"اوہ نہیں ـــــ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کون ہے اور مارش کو یہ کہاں لے جاتا ہے۔ ہاں۔ تم ایسا کرو کہ مارش کے ٹی۔ ایون کو ری چارج مشین سے منسلک کر دو تاکہ اگر مارش ہوش میں بھی آجائے تب بھی یہ کام کرتا رہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اسے لانگ ٹرانسمیٹر سے بھی منسلک کر دو تاکہ ہوش میں آنے والی گفتگو بھی ہم سن سکیں" بارگم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ مارکر نے کہا اور اٹھ کر کیبن سے باہر نکل گیا۔ جب کہ بارگم کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر کار ابھی تک دوڑتی نظر آرہی تھی۔ مارکر نے اٹھنے سے پہلے اس کا کلوز اپ ختم کر دیا تھا۔ اس لئے اب سڑک اور ارد گرد کے مناظر صاف نظر آرہے تھے۔

"اوہ۔ یہ کار تو گرین ہلز کی طرف جا رہی ہے" ـــــ بارگم نے ارد گرد کے مناظر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے مارکر بھی واپس آگیا۔

"دیکھو مارکر۔ یہ کار میرے خیال میں گرین ہلز کی طرف جا رہی ہے"

بارگم نے اس طرح کہا جیسے اُسے خود اپنی بات پر یقین نہ ہو۔

"یس باس۔ اس کار کا رخ ادھر ہی ہے۔ البتہ اگلے چوک پر پہنچنے کے بعد یہ بالکل واضح ہو جائے گا کہ کار کہاں جا رہی ہے۔" مارکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور بارگم خاموش بیٹھا سکرین کو دیکھتا رہا۔ کار ایک چوک پر پہنچ کر جب بائیں طرف مڑی تو بارگم کی بھنویں پھڑکنے لگیں۔

"بالکل ——— یہ بالکل گرین ہلز پر جا رہی ہے" ——— بارگم نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ گرین ہلز پر یہ کہاں جائے گا۔ وہاں تو صرف چند ہی رہائشی کوٹھیاں ہیں یا پھر مادام مارسیلا کا محل ہے" ——— مارکر نے کہا۔

"مادام مارسیلا کا محل تو میرے قبضے میں ہے۔ جب کہ باقی کوٹھیوں میں سے ہو سکتا ہے کوئی ایسا آدمی ہو جو مارشل کو وہاں بلانا چاہتا ہو۔ ابھی پتہ لگ جائے گا کہ یہ کون سی کوٹھی میں جاتا ہے" ——— بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

کار اب پہاڑی کے اوپر جانے والی سڑک پر خاصی رفتار سے چڑھتی جا رہی تھی۔ اور جیسے جیسے وہ اوپر جا رہی تھی بارگم کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھرتے آ رہے تھے۔ کیونکہ مادام مارسیلا کا محل سب سے اوپر چوٹی پر تھا۔ جب کہ باقی کوٹھیاں اس سے نیچے مختلف حصوں پر بنی ہوئی تھیں۔ اور وہاں زیادہ تر غیر ملکی بڑے تاجر رہائش پذیر تھے۔

"اوہ اوہ باس۔ یہ تو مادام مارسیلا کے محل میں جا رہی ہے" مارکر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یا تو میرا دماغ خراب ہو گیا ہے یا پھر یہ آدمی جو کار چلا رہا ہے پاگل ہو گیا ہے۔ یہ مارشل کو لے کر مادام مارسیلا کے محل میں آخر کیوں جا رہا ہے" ——— بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

اور پھر کار ایک موڑ سے گھوم کر مادام مارسیلا کے شاندار محل کے بڑے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ بارگم اب کوئی تبصرہ نہ کر رہا تھا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس کی آنکھیں اس طرح سکرین سے چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

"اسے لائن ٹرانسمیٹر ورک کر رہا ہے" ——— بارگم نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

"یس باس" ——— مارکر نے جواب دیا۔ اور بارگم نے سر ہلا دیا۔

کار سے نکلنے والے نوجوان نے آگے بڑھ کر پھاٹک کی سائیڈ میں موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کال بیل کے اوپر موجود چیکنگ مشین سے روشنی کی تیز دھار نکلی اور اس نوجوان پر پڑنے لگی۔ نوجوان چونک کر اس روشنی کو دیکھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پہلی بار یہاں آیا ہو۔ پھر اس نوجوان کے ہونٹ ہلتے دکھائی دیئے۔ وہ آؤٹ ڈور پر کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ چونکہ وہ کار سے کافی فاصلے پر تھا۔ اس لئے اس کی آواز اسے۔ لائن ٹرانسمیٹر کیچ نہ کر پا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد نوجوان تیزی سے واپس مڑا اور دوبارہ کار میں

بیٹھ گیا۔ اُسی لمحے بڑا پھاٹک خودکار انداز میں کھلنے لگا تو بارگم کے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سکرین کو دیکھ رہا تھا جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔ محل میں تو میرے آدمی ہیں۔ پھر یہ نوجوان" بارگم نے آہستہ سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس دوران اس نوجوان کی کار کھلے ہوئے پھاٹک سے گزر کر وسیع و عریض لان کی سائیڈ روڈ پر دوڑتی ہوئی محل کے بڑے استقبالیہ پورچ کی طرف بڑھتی دکھائی دے رہی تھی۔ اور پھر جیسے ہی کار پورچ میں جا کر رکی۔ لیکن پورچ خالی پڑا ہوا تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔

"یہ سب لوگ کہاں مر گئے ہیں" ـــــ بارگم ایک بار پھر بڑبڑایا اتنی دیر میں کار چلانے والے نے کار سے باہر نکل کر پچھلی سیٹ پر پڑے ہوئے بے ہوش مارشل کو کھینچ کر باہر نکالا اور پھر اُسے کاندھے پر لاد کر وہ اندر جانے والے دروازے کی طرف بڑھا جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور وہ آدمی مارشل کو اٹھائے تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گیا اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بدل گیا اور اب کمرے کا اندرونی منظر اس پر ابھر آیا۔ اس نوجوان کے اندر داخل ہوتے ہی یک لخت دروازے کی اوٹ میں موجود ایک دیوہیکل حبشی نمودار ہوا اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن کی نال اس نوجوان کی کنپٹی سے لگ گئی۔

"حبشی اور یہاں اندر ـــــ کیا مطلب" ـــــ بارگم بے اختیار

چیخ پڑا۔

"کون ہو تم" ـــــ حبشی کی تیز اور کرخت آواز کیبن میں ابھری۔

"میں ٹائیگر ہوں جوانا" ـــــ مارشل کو اٹھائے ہوئے نوجوان نے بغیر سر موڑے جواب دیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے" ـــــ حبشی نے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور مشین گن ہٹا لی۔

"ٹائیگر۔ جوانا۔ آخر یہ سب کیا ہے۔ کون لوگ ہیں یہ۔ اور یہ محل میں کیسے آ گئے" ـــــ بارگم کے لہجے میں بوکھلاہٹ تھی۔

"باس۔ یہ حبشی پرنس کا ساتھی لگتا ہے" ـــــ مارکر نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ہاں ہاں۔ بالکل بالکل۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے۔ یہ پرنس محل میں چھپا ہوا تھا۔ اوہ۔ اس لئے پورے شہر میں تلاش کے باوجود اس کا پتہ نہ چل رہا تھا۔ لیکن کیسے۔ یہ کیسے اندر پہنچ گیا۔ میرے آدمی کہاں چلے گئے" ـــــ بارگم نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ایک دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت نوجوان عورت اندر داخل ہوئی۔

"مارسیلا ـــــ یہ تو مارسیلا ہے۔ یہ یہاں کیسے پہنچ گئی ہے۔ اوہ۔ بہت بڑی سازش ہے یہ" ـــــ بارگم مارسیلا کو دیکھ کر بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"باس۔ میرا خیال ہے۔ مادام مارسیلا کو اس محل کے کسی خفیہ راستے کا علم تھا۔ اس لئے یہ پرنس کو لے کر اندر پہنچ گئی ہے۔ اور اس نے

محل پر قبضہ کر لیا ہے" ——— مارکر نے کہا۔

"گڈ۔ اوہ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ مارکر۔ ویری گڈ آئیڈیا یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا۔ اور کم از کم اب مجھے پتہ تو چل گیا کہ یہ لوگ کہاں موجود ہیں۔ اب یہ میرے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکل سکتے" بارگم نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام ٹائیگر ہے شاید" ——— مارسیلا نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یہ ٹائیگر ہے۔ پرنس کا خاص آدمی" ——— ٹائیگر کی بجائے اس حبشی جوان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسے یہاں کاؤچ پر لٹادو۔ پرنس آرام کر رہے ہیں۔ جب وہ اٹھیں گے تو اسے ڈیل کر لیں گے" ——— مارسیلا نے کہا۔ اور ٹائیگر نے کاندھے پر لدے ہوئے مارشل کو قریب موجود ایک صوفے پر لٹا دیا۔

"میرے متعلق پرنس کے کیا احکامات ہیں" ——— ٹائیگر نے خشک لہجے میں کہا۔

"انہوں نے کوئی احکامات تو نہیں دیئے۔ اس لئے اگر تم انتظار کرنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ——— مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں انتظار کر لیتا ہوں" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پرنس تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے انہیں ٹائیگر کی آمد کی اطلاع

اسے دی ہے" ——— اُسی لمحے ایک اور دروازے سے جوانا جیسے حبشی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے" ——— مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اُسی دروازے سے جس سے وہ دوسرا حبشی داخل ہوا تھا۔ ایک خوب صورت اور وجیہہ نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے خوب صورت اور قیمتی کپڑے کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور اس کے گلے میں موتیوں کے ہار کی دو لڑیاں تھیں۔ اس کا چہرہ انتہائی معصوم سا تھا۔

"پرنس ——— یہ ٹائیگر مارشل کو لے آیا ہے" ——— مارسیلا نے اس نوجوان کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ ہے پرنس۔ لیکن یہ تو بالکل ہی کوئی معصوم سا نوجوان ہے۔ احمق سا" ——— بارگم کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"باس۔ اس کی آنکھیں بتا رہی ہیں کہ یہ بے حد ذہین آدمی ہے۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی مخصوص چمک موجود ہے" ——— پاس بیٹھے ہوئے مارکر نے کہا۔

"ہونہہ ——— لیکن مجھ سے زیادہ ذہین نہیں ہو سکتا۔ یہ طے ہے" بارگم نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ سے کون زیادہ ذہین ہو سکتا ہے" مارکر نے فوراً ہی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی پرابلم تو پیش نہیں آئی ٹائیگر" ——— پرنس نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں جناب ۔ میں جب اس کے فلیٹ پر پہنچا تو یہ موجود تھا ۔ کار میں پہلے ہی قریبی پارکنگ سے اڑا چکا تھا ۔ میں نے اسے اندر جا کر کہا کہ بارگم اسے فوراً بلا رہا ہے اور نیچے کار میں موجود ہے ۔ تو یہ حیران تو ہوا لیکن پھر میرے ساتھ چل کر کار تک آ گیا ۔ میں اسے کار میں بٹھا کر چل پڑا ۔ راستے میں اس نے سوال کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے ہوں ہاں کر کے ٹالتا رہا پھر ایک ویران سی سڑک پر پہنچتے ہی میں نے اس کے سر پر اچانک ضرب لگا کر اُسے بے ہوش کر دیا ۔ پوری تسلی کے لئے میں نے اس کے سر پر لگاتار دو تین ضربیں لگائیں اور پھر اسے پچھلی سیٹوں کے درمیان لٹا کر یہاں آ گیا ۔ میں نے راستے میں پوری طرح اس بات کا خیال رکھا ہے کہ میری نگرانی نہ ہو رہی ہو" ٹائیگر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔ اس کا انداز واقعی ایسا تھا جیسے وہ پرنس کا ادنیٰ سا غلام ہو ۔

"گڈ شو ـــــ ہمیں تمہاری کارکردگی پسند آئی ہے ۔ اب مارش کو ہوش میں لے آؤ جوزف" ـــــ پرنس نے اس ٹائیگر سے کہا ۔ اور پھر باقی فقرہ کہنے کے لئے وہ اس حبشی کی طرف متوجہ ہو گیا جو لمحہ میں کمرے میں داخل ہوا تھا ۔

"یس پرنس" ـــــ حبشی جوزف نے کہا ۔ اور آگے بڑھ کر اس نے صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے مارش کو گردن سے پکڑ کر اور اُسے اس طرح ہوا میں لٹکا لیا جیسے بچے گڑیا کو اٹھاتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مارش کو اپنے ہاتھ کی مدد سے زور زور سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے ۔ دو چار جھٹکوں کے ساتھ ہی مارش

کی آنکھیں کھل گئیں اور جوزف نے اُسے واپس صوفے پر دھکیل دیا ۔

"یہ آخر مارش سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں" ـــــ بارگم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ وہ اب اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال چکا تھا ۔

"باس ـــــ اگر آپ کہیں تو میں ایکشن گروپ کو اس محل پر ریڈ کرنے کا حکم دے دوں" ـــــ پاس بیٹھے ہوئے مارکر نے کہا ۔

"نہیں ۔ اب اتنی جلدی بھی نہیں ہے ۔ اب یہ لوکیٹ ہو گئے ہیں ۔ اس لئے اب یہ یہاں سے فرار نہیں ہو سکیں گے ۔ پہلے میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مارش کو کیوں اغوا کرایا ہے" ـــــ بارگم نے سخت لہجے میں کہا اور مارکر خاموش ہو گیا ۔

مارش آہستہ آہستہ کراہنے کے ساتھ ساتھ انتہائی حیرت بھری نظروں سے کمرے میں موجود سب افراد کو دیکھ رہا تھا اور پھر اس کی نظریں مارسیلا پر جم گئیں جو پرنس کے ساتھ کھڑی تھی ۔

"مم ـــــ مم ـــــ مادام مارسیلا آپ ۔ میں کہاں ہوں" مارش کی آواز مشین سے نکلی ۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی ۔

"تم میرے محل میں ہو مارش ۔ اور سنو ۔ یہ پرنس آف ڈھمپ ہیں ۔ یہ تم سے جو کچھ پوچھیں سچ سچ بتا دینا ورنہ......." ـــــ مارسیلا نے تیز لہجے میں کہا ۔

"پرنس آف ڈھمپ ۔ اوہ ۔ لیکن یہ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتا ہے" مارش نے کہا ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر صوفے سے نیچے قالین پر جا گرا ۔ اس کے کئی دانت منہ سے نکل کر قالین پر بکھر گئے تھے ۔ اس کا ایک جبڑا بھی شاید کئی جگہ سے ٹوٹ گیا تھا کیونکہ

اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا تھا۔

"خبردار۔ اب اگر پرنس کی شان میں کوئی گستاخی کی تو ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی" —— جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔ مارشل کے منہ پر زوردار تھپڑ بھی جوزف نے مارا تھا۔ اور بارگم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میرے آدمیوں پر تشدد تمہیں مہنگا پڑے گا پرنس" —— بارگم نے آہستہ سے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود کلامی کر رہا ہو۔

"گگ —— گستاخی۔ مم —— مم —— میں نے تو کوئی گستاخی نہیں کی" —— مارشل نے بے اختیار اپنے جبڑے کو ہاتھ سے پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں اور چہرے سے اب شدید خوف کے آثار ہویدا ہو گئے تھے۔ وہ ابھی تک قالین پر بیٹھا تھا۔

"مہذب انداز میں بات کرو مارشل۔ یہ پرنس کے باڈی گارڈ ہیں اور یہ معمولی سی گستاخی بھی برداشت نہیں کیا کرتے" —— مارسیا نے مارشل کو سمجھاتے ہوئے کہا اور مارشل اپنا جبڑا تھامے اٹھ کر دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر مارشل۔ ہمیں افسوس ہے کہ تمہیں ہمارے باڈی گارڈ کا تھپڑ کھانا پڑا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے باڈی گارڈ کا بھی کورٹ مارشل کرانا ہو گا کہ اس نے تمہیں صرف تھپڑ کیوں مارا ہے۔ گولی کیوں نہیں ماری۔ کیونکہ ہماری ریاست کے قانون میں شاہی خاندان کی شان میں معمولی سی گستاخی کی سزا موت ہے" —— پرنس نے کہا۔

"معافی چاہتا ہوں پرنس۔ چونکہ آپ نے اس شخص سے معلومات

حاصل کرنی تھیں اس لئے میں نے گولی نہیں چلائی" —— جوزف نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری دلیل آخری بار قبول کی جا رہی ہے۔ اب اگر تم نے قانون کے مطابق سزا پر عمل درآمد نہ کیا تو ......" —— پرنس نے کہا۔ اور جوزف نے سر ہلا دیا۔

بارگم نے دیکھا کہ مارشل کے چہرے پر اور بھی زیادہ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مسٹر مارشل —— ہم جہاں سزا دینے کے معاملے میں انتہائی سخت ہیں وہاں انعام واکرام دینے کے معاملے میں بھی انتہائی فراخ دل ہیں۔ تم بارگم کے ملازم رہ کر جو کچھ ساری عمر میں نہ کما سکو گے ہم اس سے کئی گنا زیادہ تمہیں ایک ہی رات میں انعام دے سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ یقین دہانی بھی کہ تم ہر لحاظ سے محفوظ رہو گے" —— پرنس نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔ اور ساتھ ہی وہ ایک بار پھر جوزف سے مخاطب ہوا۔

"سیکرٹری" —— پرنس کا لہجہ سخت تھا۔

"یس پرنس" —— جوزف نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر مارشل کو ان کی اس تکلیف کے بدلے ایک لاکھ ڈالر دے دیئے جائیں" —— پرنس نے کہا۔

"یس پرنس" —— جوزف نے کہا۔ اور جلدی سے اس نے اپنی یونیفارم کی بڑی جیب میں ہاتھ ڈالا اور بہت بڑے نوٹوں کی ایک

گڈی نکال کر مارشل کی گود میں پھینک دی ۔ مارشل کی آنکھیں ایک لاکھ ڈالر کے نوٹ دیکھ کر پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں ۔ وہ اس طرح ان نوٹوں کو دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو ۔

"اوہ ۔ تو اس طرح دولت کے ذریعے یہ آدمیوں کو خرید کر رہا ہے یقیناً جیگر بھی اسی دولت کی وجہ سے اس کا ساتھ دے رہا ہے ۔ لیکن یہ آخر مارشل سے پوچھنا کیا چاہتا ہے " ـــــ بارگم نے تیز لہجے میں کہا ۔

"ش ش ـــــ شش ـــــ شکریہ جناب محترم پرنس" مارشل نے رک رک کر کہا ۔

"مسٹر مارشل ۔ اس جیسی کئی گڈیاں تمہیں مل سکتی ہیں ۔ ورنہ دوسری میں میرے باڈی گارڈ ان گڈیوں میں موجود نوٹوں کی تعداد سے بھی زیادہ تعداد میں گولیاں تمہارے جسم میں اتار سکتے ہیں ۔ اس لئے تم نے کرنا ہے کہ تم میرے سوالات کا صحیح جواب دے کر گڈیاں حاصل کرنا چاہتے ہو یا غلط جواب دے کر گولیاں" ـــــ پرنس نے کہا ۔

"مم ـــــ مم ـــــ میں آپ کے سوالات کے بالکل صحیح جواب دوں گا جناب" ـــــ مارشل نے فوراً کہا ۔

"تم داکس کی پہاڑیوں میں بنے ہوئے منشیات کے کارخانے کا راستہ جانتے ہو ۔ کیونکہ تم مارسیلا کو بھی وہاں لے گئے تھے اور پھر ڈیتھ جانسن کے جانسن کو تم ہی لے گئے تھے ۔ ہمیں اس کارخانے کے محل وقوع کی پوری تفصیلات چاہئیں ۔ اور یہ سن لو کہ

...ار نہیں کرو گے" ـــــ پرنس کے لہجے میں بے حد ٹھہراؤ تھا ۔

"اوہ اوہ مارکر ۔ کیا ٹی ۔ الیون کے ذریعے اس کا خاتمہ نہیں کیا ...سکتا" ـــــ پرنس کی بات سنتے ہی بارگم نے بُری طرح چیختے ...ہوئے کہا ۔

"نو باس ـــــ ٹی ۔ الیون میں ایسی گنجائش نہیں ہے" ـــــ مارکر ...نے جواب دیا ۔

"اوہ اوہ ۔ کاش ایسی گنجائش ہوتی ۔ بہرحال" ـــــ بارگم نے ...لاتے ہوئے کہا ۔ اور پھر خاموش ہو گیا ۔ کیونکہ مارشل کچھ دیر خاموش ...رہنے کے بعد اب بول رہا تھا ۔

"جناب میں جانتا ضرور ہوں ۔ لیکن میں اس کے اندر کبھی نہیں گیا" ...مارشل نے ہچکچاتے ہوئے کہا ۔

"ہم نے صرف محل وقوع پوچھا ہے ۔ اندر کی سیر ہم خود کر لیں گے" ...پرنس نے کہا ۔

"جناب میں آپ کو وہاں لے تو جا سکتا ہوں لیکن محل وقوع کیسے ...بتاؤں یہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا" ـــــ مارشل نے تذبذب بھرے ...لہجے میں کہا ۔

"ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم ماہر ڈرائیور ہو ۔ اس لئے تم نے لازماً ...وہاں پہنچنے کے لئے کوئی مخصوص نشانیاں ذہن میں رکھی ہوئی ہوں گی ۔ کیونکہ مادام مارسیلا نے ہمیں بتایا ہے کہ تم انہیں رات کے ...اندھیرے میں اس طرح لے گئے تھے کہ کار کی بتیاں بند تھیں" ...پرنس نے کہا ۔

"اوہ جناب۔ مادام نے درست فرمایا ہے" ــــــ مارشل نے کہا۔

"تو تم آنکھیں بند کر لو۔ اور یہ سمجھ لو کہ تم کار ڈرائیو کر کے وہاں جا رہے ہو۔ لیکن ساتھ ساتھ کمنٹری بھی کرتے رہو" ــــــ پرنس نے کہا۔

"یس پرنس ــــ میں کوشش کرتا ہوں" ــــــ مارشل نے کہا۔ اور جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بولنا شروع کر دیا۔

فورٹریس روڈ کے تیسرے چوک سے دائیں طرف مڑ گیا۔ اب سڑک دائرکن پہاڑیوں پر چڑھ رہی ہے۔ کار سیدھی اوپر چڑھتی جا رہی اور اب وہ اس موڑ تک پہنچ گئی ہے۔ جس سے اگلے موڑ پر ملٹری حفاظتی چوکی ہے۔ اس موڑ سے دائیں ہاتھ پر ایک پہاڑی پگڈنڈی پہاڑیوں کے اندر جا رہی ہے۔ دو نوکوں والی چٹان سے بائیں ہاتھ مڑنا ہے۔ اور پھر نیچے اترائی آجاتی ہے۔ پھر دیوار جیسی سپاٹ چٹان سے دائیں ہاتھ مڑنا ہے۔ اور پھر فوراً ایک دوسرے کے اوپر تین چٹانیں آجاتی ہیں جن کی شکل سائبان جیسی ہے۔ وہاں سے بائیں ہاتھ مڑ کر ایک فرلانگ سیدھا چلا جانا ہے۔ فرلانگ کے بعد ایک ایسی چٹان آجاتی ہے جس کا نچلا حصہ پنسل کی طرح ہے۔ اور اوپر والا حصہ تکونی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے پنسل کے اوپر کوئی مثلث کھڑی ہو۔ اس سے دائیں ہاتھ پر مڑتے ہی پوائنٹ کی سیدھ آجاتی ہے۔ اور یہاں سے مڑتے ہی پوائنٹ پر سے کاشن ملتا ہے۔ جیسے پہاڑی چیتے نے آنکھیں کھول کر بند کر لی ہوں۔ یہ پوائنٹ کی طرف سے کلیئرنس

کا اشارہ ہوتا ہے۔ اگر یہ اشارہ نہ ملے تو کار یا جیپ کو میزائل سے تباہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر یہ پگڈنڈی ایک چٹان پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ پھر جب آنے والا اس چٹان کے قریب پہنچتا ہے تو چٹان خود بخود دائیں بائیں طرف دو حصوں میں بٹ کر ہٹ جاتی ہے۔ اندر ایک تنگ سا راستہ جاتا ہے۔ اندر قدم رکھتے ہی پیچھے چٹان برابر ہو جاتی ہے۔ اور اس راستے پر روشنی ہو جاتی ہے۔ یہ سرنگ ڈھلوان انداز میں نیچے کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس سرنگ کے اختتام پر ایک دروازہ ہے۔ اس دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ ہے۔ جس میں چند کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اس کمرے کے دائیں طرف خلا ہے۔ بس میں یہیں تک جا سکتا ہوں اس سے آگے نہیں" ــــــ مارشل نے آنکھیں کھولتے ہوئے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آگے میں بتاتی ہوں پرنس۔ اس خلا کے بعد ایک راہداری ہے۔ جس میں نیلے رنگ کی روشنی پھیلی رہتی ہے۔ پھر موڑ مڑتے ہی اس راہداری کا اختتام ایک اور دروازے پر ہوتا ہے۔ اس دروازے کے دوسری طرف ایک کمرہ ہے۔ جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا ہے۔ مجھے وہیں بٹھایا گیا تھا۔ اور ڈیتھ چانس کے ماسٹر جانسن سے میری ملاقات وہیں ہوئی تھی۔ اس کمرے میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔ اگر کوئی ہوگا تو اس کا علم پولیس کمشنر جارجی اور بار تم کو ہوگا" مارسیلا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کافی ہے۔ تھینک یو مسٹر مارشل۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے۔ اس لئے اب تم انعام کے حقدار ہو گئے ہو۔ لیکن یہ انعام موقع پر

چیکنگ کے بعد تمہیں پہنچا دیا جائے گا۔ اور اگر تم نے کوئی غلط بیانی کی ہوگی تو اس کا نتیجہ بھی تمہیں ہی بھگتنا پڑے گا“ ــــــ پرنس نے کہا۔

”اوہ۔ نو سر۔ میں نے کوئی غلط بیانی نہیں کی“ ــــــ مارش نے جلدی سے جواب دیا۔

”مسٹر ٹائیگر“ ــــــ پرنس اس بار اس آدمی سے مخاطب ہوا جو مارش کو ساتھ لے آیا تھا۔

”یس سر“ ــــــ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسٹر مارش کو ان کی رہائش گاہ پر چھوڑ دیا جائے“ ــــــ پرنس نے کہا۔

”یس پرنس۔ آیئے مسٹر مارش“ ــــــ ٹائیگر نے کہا۔ اور مارش اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”پرنس۔ آپ۔۔۔۔۔۔“ ــــــ مارسیلا نے کچھ کہنا چاہا لیکن پرنس نے ہاتھ اٹھا کر اس کا فقرہ روک دیا۔

اسی لمحے مارش کمرے سے باہر آ گیا۔ اور سکرین پر نظر آنے والا منظر بدل گیا۔ کار کے قریب پہنچتے ہوئے ٹائیگر بوٹ کا تسمہ باندھنے کے لئے رک گیا اور مارش آگے بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے ٹائیگر کے ہاتھ میں سائیلنسر لگے ریوالور کی جھلک نظر آئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔

”اوہ۔ مارش کو گولی ماردی گئی ہے“ ــــــ بارگم نے ہونٹ

کاٹتے ہوئے کہا۔

”گولی بھی مارش کی گردن کے عقبی حصے میں ماری گئی ہے جہاں ٹی۔ الیون فٹ تھا۔ ورنہ ٹی۔ الیون مارش کے مرنے کے باوجود کام کرتا رہتا۔ گولی براہِ راست ٹی۔ الیون میں لگی ہے“ ــــــ مارکر نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے یہ پرنس کارخانے میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ لیکن کیوں۔ وہ وہاں سے کیا حاصل کر سکتا ہے“ ــــــ بارگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے اس کا کوئی خاص مقصد ہو باس۔ لیکن یہ آدمی ہے خطرناک“ ــــــ مارکر نے مشین آف کرتے ہوئے کہا۔

”خطرناک“ ــــــ کیسے خطرناک ہے۔ مجھے تو وہ بالکل احمق نظر آتا ہے“ ــــــ بارگم نے غراتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اگر وہ چاہتا تو وہیں کمرے میں ہی مارش کو ہلاک کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے شاید اس ٹائیگر کو کوئی اشارہ کیا تھا۔ کہ اس ٹائیگر نے باہر آ کر مارش کو گولی ماردی۔ اس سے پہلے مارسیلا شاید یہی بات کہنا چاہتی تھی۔ کہ مارش کو چھوڑ دیا گیا تو وہ یہ ساری بات ہم تک پہنچا دے گا۔ لیکن اس پرنس نے ہاتھ اٹھا کر اسے بات کرنے سے روک دیا۔ اب یقیناً وہ ٹائیگر مارش کی لاش گاڑی میں ڈال کر کہیں سڑک پر پھینک دے گا۔ اور اسے دی ہوئی رقم بھی واپس پرنس تک پہنچ جائے گی۔ اور مارسیلا کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ مارش کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اس پرنس نے یقیناً مارسیلا کو دولت کا لالچ دے

کر اپنے ساتھ ملایا ہوا ہے۔ اگر وہ اُسے وہیں گولی مار دیتا تو یقیناً مارسیلا سمجھ جاتی کہ پرنس ایک ہاتھ سے دولت دیتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے لے لیتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ مارسیلا پرنس سے بغاوت کر دیتی۔ اس لئے پرنس نے یہ سارا کھیل کھیلا۔ میں اس لئے اُسے خطرناک کہہ رہا تھا" ــــــ مارکر نے پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی مارکر۔ تم بے حد ذہین آدمی ہو۔ یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔ واقعی یہ پرنس جو بظاہر احمق نظر آ رہا ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ میں کارخانے کے انچارج کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہے اور کارخانے کے ارد گرد کے علاقے کی مکمل نگرانی کرے۔ پھر جیسے ہی یہ پرنس اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں ان کا خاتمہ کر دیا جائے" ــــــ باگم نے کہا۔

"باس۔ کیا یہ زیادہ بہتر نہیں ہے کہ کارخانے تک انہیں پہنچنے ہی نہ دیا جائے اور اس رہائش گاہ پر حملہ کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے" ــــــ مارکر نے کہا۔

"اب تم نے عقلمندی چھوڑ کر احمقوں جیسی بات کر دی ہے۔ مارسیلا ریڈ فلیم کی سربراہ رہی ہے۔ اور یہ محل مارسیلا کا ہے۔ وہ انتہائی عیار اور خطرناک حد تک ذہین عورت ہے۔ اس نے یہاں کوئی خفیہ راستے بنا رکھے ہوں گے۔ جن کا علم کسی کو نہیں۔ اور انہی راستوں سے وہ اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو لے کر محل کے اندر گئی ہو گی۔ اور وہاں میرے آدمیوں کا خاتمہ کر دیا ہو گا۔ اب اگر ہم اس محل پر

[ح]ملہ کر دیں۔ تو یہ لوگ انہی خفیہ راستوں سے نکل جائیں گے۔ اور [ہما]رے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ دوسری بات یہ کہ انہیں پتہ چل جائے گا۔ [او]ر ان کی موجودگی اگر مارک کر لی گئی ہے۔ تو پھر ان کی باتیں بھی سنی جا سکتی [ہیں]۔ اس طرح وہ بے حد محتاط ہو جائیں گے جب کہ اب وہ مطمئن ہوں [گ]ے کہ ان کی باتیں سنی نہ گئی ہوں گی۔ اس لئے وہ اطمینان سے وارکس [پہ]اڑیوں پر پہنچیں گے جہاں ہم آسانی سے ان کا شکار کھیل سکیں گے" [باگ]م نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ آپ واقعی عظیم دماغ کے مالک ہیں" [مار]کر نے جلدی سے تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اور باگم فخریہ انداز میں [مس]کرا دیا۔

"میں دفتر میں جا کر ٹیری سے بات کرتا ہوں اور اب میں خود بھی وہیں [جا] رہا ہوں تاکہ اپنی نگرانی میں ان لوگوں کا خاتمہ کرا سکوں۔ تم ایکشن گروپ [ک]و واپسی کا حکم دے دو۔ اب شہر میں چیکنگ کی ضرورت نہیں" باگم نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور مارکر کے سر ہلاتے ہی وہ تیزی [س]ے کیبن سے باہر نکل گیا۔

دروازہ کھلا اور ٹائیگر تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کافی سارے باریک اور بڑے پرزے تھے جو خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔ اور اس کے چہرے پر شدید جوش کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا ٹائیگر" ۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"پرنس۔ اس آدمی مارش نے باہر جا کر مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو میں نے اُسے گولی مار دی۔ گولی اس کی گردن کے عقبی حصے میں لگی تو پرنس اس کی گردن کے اندر سے یہ پرزے باہر آ گرے۔ ٹائیگر نے جلدی سے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پرزے گرے ۔۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا یہ انسان کی بجائے کوئی روبوٹ تھا" ۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔ مارسیلا بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے ٹائیگر کے ہاتھ پر موجود پرزوں کو دیکھ رہی تھی۔

"روبوٹ نہیں تھا پرنس۔ انسان تھا۔ لیکن اس کی گردن کے اندر شاید کوئی آلہ فٹ تھا۔ میں نے چاقو کی مدد سے اس کو مزید کاٹا تو یہ اور پرزے ابھی اندر موجود تھے۔ میں سارے نکال لایا ہوں" ٹائیگر نے کہا۔

"انہیں واش بیسن پر دھو کر لے آؤ۔ ہمیں خون آلود پرزے دیکھ کر کراہت سی محسوس ہو رہی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ادھر ادھر باتھ روم کو تلاش کرنے لگا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں باتھ روم تک لے جاتی ہوں" مارسیلا نے کہا۔ اور وہ ٹائیگر کو لے کر اس کمرے سے باہر چلی گئی۔

عمران صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ جوزف اور جوانا اس کے پیچھے خاموش کھڑے تھے۔ عمران کے چہرے پر سوچ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور مارسیلا اکٹھے ہی واپس آئے۔ ٹائیگر نے نہ صرف سارے پرزوں کو دھو دیا تھا بلکہ اب وہ انہیں ایک ٹشو پیپر پر رکھ کر لے آیا تھا۔ پھر اس نے یہ ٹشو پیپر عمران کے سامنے موجود میز پر رکھ دیا اور خود ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران ان پرزوں پر جھک گیا۔ وہ انگلی سے انہیں علیحدہ علیحدہ کرتا رہا اور غور سے ان کی ساخت کو دیکھتا رہا۔ مارسیلا ذرا ہٹ کر ایک اور صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ ٹی-الیون ہے اور ری چارجڈ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مارش کی نہ صرف یہاں موجودگی ٹی-الیون رسیور پر دیکھی جا رہی تھی بلکہ یہاں ہونے والی گفتگو بھی سنی جا رہی تھی" ——— عمران نے چند لمحوں بعد سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"گگ ——— گگ ——— کیا مطلب۔ پرنس میں سمجھی نہیں"

مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مس مارسیلا۔ ٹی-الیون اس مارش کی گردن میں کھال کے اندر فٹ تھا۔ ٹی-الیون اگر ری چارجڈ نہ ہو تو صرف اس وقت کام کرتا ہے جب آدمی بے ہوش ہو جائے۔ مطلب ہے کہ جب اس کا شعور کام کرنا چھوڑ دے۔ لیکن اگر اسے ری چارجڈ کر دیا جائے تو پھر یہ شعور کے جاگنے کی صورت میں بھی کام کرتا رہتا ہے۔ اور اس میں ایک ایسا پرزہ بھی ہے۔ جو اسے۔ لائن ٹرانسمیٹر کو آواز ٹرانسمٹ کرتا رہتا ہے۔ ہوا ایسا ہو گا کہ جیسے ہی ٹائیگر نے مارش کو اغوا کرنے کے لئے اسے بے ہوش کیا ہو گا۔ ٹی-الیون نے کام شروع کر دیا ہو گا۔ اور جہاں اسے چیک کیا جا رہا ہو گا۔ انہوں نے اسے ری چارجڈ بھی کرایا اور اسے لائن ٹرانسمیٹر سے بھی اسے منسلک کر دیا۔ اس طرح مارش کو اس محل میں آتے۔ یہاں کے تمام مناظر اور یہاں ہونے والی تمام گفتگوات رسیو کرنے والے اطمینان سے دیکھتے اور سنتے رہے۔ یہ اچھا ہوا کہ ٹائیگر کی گولی عین اس جگہ لگی جہاں یہ ٹی-الیون فٹ تھا۔ اس طرح یہ سامنے آ گیا ورنہ تو شاید ہمیں کبھی بھی اس کی خبر نہ ہو سکتی۔ اور اب یقیناً وہ بارگم ہمارے پورے منصوبے سے مکمل طور پر آگاہ ہو

ہو گا۔ اور اب وہ دو اقدام کر سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ اس محل پر بکر دے۔ دوسرا یہ کہ وہ ہمیں وارکس پہاڑیوں پر گھیر لے۔ اب یہ گم کی ذہانت پر منحصر ہے کہ وہ ان دونوں میں سے کون سا اقدام کرتا ہے" ——— عمران نے تفصیلی طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ پرنس۔ یہاں حملہ کر کے تو وہ یقیناً نقصان اٹھائے گا کیونکہ ہاں خودکار حفاظتی سسٹم کی وجہ سے وہ اندر بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ ر دوسری بات یہ کہ اس حفاظتی سسٹم کی وجہ سے اب محل پر کوئی م، میزائل بھی فائر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ محل تو مکمل طور پر محفوظ ہے۔ رہی پہاڑیوں والی بات تو اگر ہم وہاں جائیں ہی ناں تو وہ ہمارا کیا ڑ لے گا" ——— مارسیلا نے کہا۔

"مس مارسیلا ——— ہم نے اتنا سفر صرف اس محل میں چھپ کر ھنے کے لئے اختیار نہیں کیا۔ ہمارا مقصد آئس لینڈ میں منشیات کے رخانوں کی تباہی ہے۔ تاکہ دنیا کم از کم وقتی طور پر تو اس جدید قسم منشیات کی لعنت سے محفوظ ہو سکے۔ اور اس کارخانے کو تباہ نے کے لئے ہمارا پہاڑیوں میں جانا ایک لازمی بات ہے" ران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ مارسیلا بے اختیار کانپ کر رہ گئی۔

"یس پرنس" ——— مارسیلا نے مختصر لفظوں میں جواب دیتے ئے کہا۔

"آپ کے پاس آئس لینڈ کا تفصیلی نقشہ تو یقیناً موجود ہو گا۔ خاص ر وارکس پہاڑیوں کا" ——— عمران نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یس پرنس۔ میں پیش کرتی ہوں" ——— مارسیلا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"باس۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم یہاں کی حکومت کو اس کارخانے کے بارے میں تفصیلات دے دیں اور حکومت وہاں ملٹری ایکشن کر کے اسے تباہ کر دے" ——— مارسیلا کے جانے کے بعد ٹائیگر نے زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"جب یہاں کا پولیس چیف اس کارخانے کا مالک تھا تو سمجھا نے۔ یہاں کے کون سے حکام اس کاروبار میں ملوث ہوں گے۔ اس لئے حکومت پر انحصار کرنے کی بجائے ہمیں خود آگے بڑھنا پڑے گا" ——— عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا اور ٹائیگر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

چند لمحوں بعد مارسیلا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ موجود تھا۔ اس نے نقشہ کھولا اور عمران کے سامنے میز پر بچھا دیا۔ عمران نے جیب سے ایک بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔ نقشہ واقعی خاصا تفصیلی تھا۔ عمران وارکس پہاڑیوں والے حصے کو انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا۔ خاص طور پر ان پہاڑیوں کے محل وقوع اور ان کے گرد سڑکوں کو وہ چیک کر رہا تھا کہ اچانک چونک پڑا۔

"اوہ مس مارسیلا ——— یہ نقشہ کہیں اس پولیس چیف جارجی کا تو نہیں ہے" ——— عمران نے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جارجی کا ——— اوہ یس پرنس۔ یہ واقعی اس کا نقشہ ہے۔ وہ ایک ما

اسے یہاں بھول گیا تھا۔ اس کے بعد مجھے بھی اس کی واپسی کا خیال نہ تھا۔ اور اس نے بھی کوئی بات نہ کی تھی۔ اس لئے یہ یہاں پڑا رہا۔ اب آپ کے پوچھنے پر مجھے یاد آ گیا ہے۔ لیکن آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ جارجی کا نقشہ ہے۔ یہ تو عام نقشہ ہے جو شاید یہاں کے ہر جنرل سٹور اور بک سٹال سے مل سکتا ہے" ——— مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں اس میں چند مخصوص نشانات نظر آئے ہیں جو پنسل سے لگائے گئے ہیں اور یہ نشانات عین اس جگہ پر ہیں جہاں کی نشاندہی مارشل نے کی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ نشانات منشیات کے کارخانے کو ظاہر کرتے ہیں اور تم نے خود بتایا تھا کہ جارجی اس کارخانے کا کرتا دھرتا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ پرنس ——— آپ کی نظروں نے ان نشانات کو چیک کر لیا ہے۔ واقعی آپ انتہائی گہری نظریں رکھتے ہیں" مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا دوبارہ نقشے پر جھک گیا۔

"ایک صاف کاغذ دیجئے۔ اب ہم ان کوڈ نشانات کو سمجھنے لگے ہیں" ——— عمران نے چند لمحوں بعد سر اٹھاتے ہوئے کہا اور مارسیلا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور اس نے ایک میز کی دراز سے پیڈ نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نقشے سے دیکھ دیکھ کر اس پر کچھ حروف اور اعداد سے لکھتا رہا۔ اس کے بعد اس نے اپنے طور پر لکیریں ڈال کر ایک نقشہ بنانا شروع کر دیا۔

"یہ ہے اس کارخانے کا اصل محل وقوع مس مارسیلا۔ اور میں آپ کو ایک اور بات بتاؤں کہ اس کارخانے کا ایک خفیہ راستہ بھی ہے جس کی نشاندہی جارجی نے اس نقشے میں اپنے طور پر کوڈ بنا کر کی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک بات اور مجھے یاد آ رہی ہے۔ اوہ پرنس زنٹ اجازت دیجئے۔ مجھے اب یاد آ رہا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے جارجی نے ایک بیگ میرے پاس رکھ دیا تھا وہ میں نے یہاں محل میں موجود ایک سیف والٹ میں رکھ دیا تھا۔ اگر جارجی اُسے لے نہیں گیا تو وہ اب بھی وہیں ہو گا۔ ہو سکتا ہے اس میں کوئی کام کی چیز ہو" ـــ مارسیلا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لے آیئے" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

عمران دوبارہ نقشے پر جھک گیا۔ تھوڑی دیر بعد مارسیلا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بریف کیس موجود تھا۔

"یہ موجود ہے پرنس" ـــ مارسیلا نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور بریف کیس عمران کے سامنے رکھ دیا۔

عمران چند لمحے تو غور سے اس بریف کیس کے تالوں کو دیکھتا رہا۔ یہ نمبروں والے تالے تھے۔ اور ظاہر ہے اب اُسے نمبر تو معلوم نہ تھے۔ اور ایک سے شروع کرتا تو اسے کھولنے میں کئی گھنٹے لگ جاتے۔

"جوزف ـــ ان پر فائر کر کے توڑ دو" ـــ عمران نے تالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جوزف سے کہا۔

"یس پرنس" ـــ جوزف نے جواب دیا۔ اور پھر وہ بریف کیس اٹھا کر باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو تالے ٹوٹ چکے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم دونوں جا کر آرام کر لو۔ ٹائیگر تم بھی آرام کر لو۔ آج رات ہم نے اس مشن پر کام کرنا ہے۔ اور اس وقت ہمیں پوری طرح ہوشیار اور مستعد ہونا چاہیئے" ـــ عمران نے جوزف اور جوانا اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس" ـــ ان تینوں نے سر جھکا کر کہا۔

"آیئے۔ میں آپ کو کمرے دکھا دیتی ہوں آرام کرنے کے لئے" مارسیلا نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اس کا اصل مقصد یہی تھا کہ بیگ کھولتے وقت مارسیلا یہاں موجود نہ ہو۔ وہ اپنے طور پر اسے چیک کرنا چاہتا تھا۔ مارسیلا کے باہر جاتے ہی اس نے بیگ کھولا تو اس کے اندر کاغذات بھرے ہوئے تھے۔ مختلف قسم کے خطوط وغیرہ۔ عمران نے منہ بنا لیا۔ اس کا شاید خیال تھا کہ اس میں یقیناً ان منشیات کے نمونے ہوں گے جو اس کارخانے میں تیار ہوتے تھے۔ اور وہ ان نمونوں سے اس کارخانے کی مشینری کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔ کہ کارخانے میں کس قسم کی مشینری ہو سکتی ہے۔ تاکہ اُسے مکمل طور پر تباہ کرنے کے لئے وہ ویسا ہی سامان اپنے ساتھ لے جائے۔ لیکن بیگ میں اس کی توقع کے خلاف لیٹرز اور اس قسم کے کاغذات بھرے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک کاغذ اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ منشیات کی سپلائی کے سلسلے میں خطوط تھے۔ مختلف ملکوں سے یہ خطوط لکھے گئے تھے۔

عمران انہیں ایک طرف رکھتا گیا۔ اور پھر اچانک وہ ایک سرخ رنگ کی ڈائری دیکھ کر چونک پڑا جو نہ صرف سب سے نیچے موجود تھی بلکہ اُسے بیگ کے اندر اس طرح چھپایا گیا تھا کہ اس کا صرف ایک سرا باہر کو جھانک رہا تھا۔ اور یہ بھی شاید تالوں پر پڑنے والی گولیوں کے جھٹکے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔ ورنہ یہ ڈائری اس خفیہ خانے میں چھپی رہتی۔ اور عمران کو شاید یہ خیال بھی نہ آتا کہ اس چھوٹے سے بریف کیس میں بھی خفیہ خانہ ہو سکتا ہے۔ عمران نے ڈائری کو باہر کھینچا اور پھر اُسے کھول کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ڈائری جیب میں ڈال لی۔ چند لمحوں بعد مارسیلا مسکراتی ہوئی واپس آ گئی۔

"کچھ ملا پرنس بریف کیس میں سے" ــــ مارسیلا نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"یہ جارجی تو بس عام سا پولیس مین ہی ثابت ہوا ہے۔ خشک سے کاروباری خطوط ہیں۔ میں نے تو سوچا تھا کہ شاید محبت بھرے خطوط ہوں گے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی وہ خشک اور سرد مزاج آدمی تھا۔ بالکل سپاٹ اور بے رنگ۔ لیکن اپنے کام میں ماہر تھا" ــــ مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ریڈ فلیم جیسی بڑی تنظیم کی سربراہ مس مارسیلا کو ڈیل کرنا ماہر کا ہی کام ہو سکتا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پرنس ــــ میں اس کے ہاتھوں کھیلنے میں مجبور تھی۔ ورنہ میں ذاتی طور پر اُسے قطعاً پسند نہ کرتی تھی" ــــ مارسیلا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ تو اس کی عمر بہت زیادہ تھی" ــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمر ــــ نہیں تو۔ کچھ زیادہ تو نہ تھی۔ بس ادھیڑ عمر تھی۔ کیوں" مارسیلا نے حیران ہو کر جواب دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ اُسے عمران کے اس فقرے کی سمجھ نہ آئی ہو۔

"اچھا۔ پھر اس کا ذہن بوڑھا ہو گا۔ تبھی وہ آپ کو بچی سمجھ کر ہاتھوں سے کھلاتا رہتا تھا" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا اس طرح حیران ہو کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران طنز کر رہا ہے یا سنجیدگی سے یہ بات کہہ رہا ہے۔ لیکن عمران کے چہرے پر واقعی سنجیدگی طاری تھی۔ اور مارسیلا کو جب یقین ہو گیا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کا تجزیہ درست ہے پرنس۔ وہ واقعی ذہنی طور پر بوڑھا تھا۔ وہ مجھے واقعی اس طرح ڈیل کرتا تھا جیسے میں اس کی بیٹی ہوں۔ بالکل بچوں کی طرح" ــــ مارسیلا نے جلدی سے کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ یہی سمجھی تھی کہ عمران ان معاملات میں واقعی بھولا بھالا ہے۔ اس لئے وہ ہاتھوں میں کھیلنے کے الفاظ سے یہی سمجھا ہے کہ جارجی مارسیلا کو بچی سمجھ کر کھلاتا رہتا تھا۔ اور اب وہ عمران کو مزید یقین دلانے کے درپے تھی۔

"کھلونے بھی لا دیتا ہو گا۔ لیکن مس مارسیلا۔ ہم ابھی ذہنی طور پر بونے نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم آپ کو کھلونے نہیں لاکر دے سکتے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا کا چہرہ مسرت سے تمتما اٹھا۔

"مم ——— مم ——— میں آپ کی بے حد شکر گزار ہوں پرنس۔ یقین کیجئے جب سے آپ سے ملاقات ہوئی ہے میں اپنے آپ کو بدلا بدلا سا محسوس کر رہی ہوں" ——— مارسیلا نے نظریں جھکاتے ہوئے پیر کے انگوٹھے سے قالین کو کریدتے ہوئے کہا۔ اور عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنی کھوپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"اچھا مس مارسیلا۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اب ہم بھی آرام کرنا چاہتے ہیں۔ ویسے آپ ذرا حفاظتی نظام سے غافل نہ رہیں۔ ہو سکتا ہے بادگم یہاں حملہ کرنے کی حماقت کر ہی بیٹھے" ——— عمران نے فوراً ہی اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مارسیلا کے ذہن پر جذبات کی آندھی چلنے لگی ہے۔ اس لئے وہ اسے مزید آگے نہ بڑھانا چاہتا تھا۔ اور ویسے بھی اس نے ڈائری کا مطالعہ کرنا تھا اور وہ یہ ڈائری بغیر کسی مداخلت کے دیکھنا چاہتا تھا۔

دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان جس کے کاندھے پر جدید سب مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ اندر داخل ہوا۔ اور کمرے میں بیٹھا بادگم اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ اسے منشیات کے کارخانے سے آئے ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا اور اس نے یہاں آتے ہی یہاں کے انچارج شیری کو تمام حالات بتا کر کارخانے کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کا حکم دے دیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے پرنس اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے پورے ایکشن گروپ کو بھی انہی پہاڑیوں میں کال کر لیا تھا۔ اور ان کا انچارج بھی شیری کو ہی بنا دیا تھا۔ کیونکہ وہ ان پہاڑیوں اور اس طرف آنے والے تمام راستوں کے چپے چپے سے بخوبی واقف تھا۔

"باس۔ تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ اب وہ پرنس اور اس کے ساتھی تو کیا چڑیا کا بچہ بھی کارخانے تک زندہ نہیں پہنچ سکتا"

آنے والے نے جو کہ ٹیری تھا اندر داخل ہوتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا
"مجھے تفصیلات بتاؤ کہ تم نے کیا انتظامات کئے ہیں" ——— بارگم نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— ٹیری نے کہا۔ اور پھر اس نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور اُسے بارگم کے سامنے میز پر بچھا دیا۔

"باس۔ یہ ان پہاڑیوں کا تفصیلی نقشہ ہے" ——— ٹیری نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ" ——— بارگم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ وہ بغور نقشے کو دیکھ رہا تھا۔

"ریڈ پوائنٹ تک پہنچنے کے لئے چار راستے ہیں۔ جن پر میں نے سرخ کراس ڈال دیا ہے" ——— ٹیری نے نقشے پر لگے ہوئے کراس کے نشانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک" ——— بارگم نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ان سارے راستوں پر میں نے ایکشن گروپ کے آدمیوں کو چھپا دیا ہے اور ان سب کے پاس نائٹ ٹیلی سکوپ موجود ہیں۔ اس لئے اگر پرنس ان میں سے کسی راستے سے بھی آیا تو ابتدا میں ہی مارک کر لیا جائے گا۔ اس کی اطلاع وہ لوگ ٹرانسمیٹر پر کنٹرول روم میں ہمیں دیں گے اور ہم کلوز سرکٹ ریڈیو ویژن پر خود بھی ان کی نقل و حرکت چیک کر سکے ان کے خاتمہ کے لئے آرڈر دے سکیں گے" ٹیری نے بتایا۔

"اوکے۔ اور......" ——— بارگم نے اس بار قدرے

اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے علاوہ باس۔ کارخانے یعنی ریڈ پوائنٹ کے گرد چار دن ران ہی نگرانی اور حفاظتی خفیہ چوکیاں قائم کر دی ہیں۔ ہر چوکی پر دس مسلح افراد موجود ہیں۔ ان کے پاس تھری ون میزائل گنیں بھی ہیں اور سب مشین گنیں بھی۔ فرض کیا یہ لوگ کارخانے کے قریب کسی طرح پہنچ جاتے ہیں تو پھر ان چوکیوں سے ان پر فائر کھول دیا جائے گا۔ یہ چوکیاں ایسی جگہ بنائی گئی ہیں کہ انہیں کسی بھی طرح نظر نہیں آ سکیں گی۔ اور چونکہ یہ سب سے زیادہ بلندی پر بنائی گئی ہیں۔ اس لئے نیچے سے انہیں ہٹ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے بعد ان کے یہاں آنے کی ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ کسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں پہنچیں تو ہر نگران چوکی پر ایئر کلوز چیک اپ راڈار بھی سیٹ کر دیا گیا ہے۔ جس کی مدد سے بغیر کسی ائٹ کے ہم اس ہیلی کاپٹر کو بہت بڑے کلوز اپ کے ذریعے اندر باہر سے بھی دیکھ سکتے ہیں اور اس کے اندر بیٹھے ہوئے افراد کے کلوز اپ بھی۔ اس لئے جیسے ہی کوئی مشکوک ہیلی کاپٹر نظر آیا اُسے آسانی سے فضا میں ہی ہٹ کیا جا سکتا ہے" ——— ٹیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ٹیری ——— تمہیں تو فوج کا سپہ سالار ہونا چاہئے تھا" اس بار بارگم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو باس۔ آپ نے مکمل انتظامات کا حکم دیا تھا۔ اس لئے میں نے یہ سب کارروائی کی ہے" ——— ٹیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باس۔ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ریڈ پوائنٹ میں انتہائی جدید ترین کمپیوٹرائزڈ حفاظتی سسٹم نصب ہے۔ اسے مکمل طور پر آن کر دیا گیا ہے۔ تاکہ کسی طرح بھی کوئی غلط آدمی یا چیز اندر داخل نہ ہو سکے۔ اور باس یہ بھی بتا دوں کہ جب سے میں یہاں کا انچارج بنا ہوں میں نے یہاں دو خفیہ راستے بھی ڈھونڈھ نکالے ہیں جن کا یہاں کے کاغذات میں کوئی اندراج نہ تھا۔ یہ راستے بھی میں نے بند کرا دیئے ہیں"۔ ٹیری نے جواب دیا۔

"خفیہ راستے ۔۔۔ اوہ۔ تو یہ جارجی کا کام ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ یہ تم نے سب سے اچھا کام کیا ہے۔ ہو سکتا ہے جارجی نے مارسیلا کو ان راستوں کے متعلق بتایا ہو اور وہ آج کل پرنس کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہے"۔۔۔ بارگم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں باس۔ وہ کسی صورت اندر داخل نہیں ہو سکیں گے۔ اور اگر ہو بھی جائیں تو ایک لمحے میں پکڑے جائیں گے"۔۔۔ ٹیری نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور بارگم نے سر ہلا دیا۔ لیکن خفیہ راستوں کے متعلق سن کر اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں ہو گئے تھے جو ٹیری کی تسلی دینے کے باوجود قائم تھے۔

"اور اس تمام نظام کی چیکنگ ہم کنٹرول روم میں بیٹھ کر خود ہی کریں گے"۔۔۔ ٹیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ اور ہو بھی کیا سکتا

ہے۔ اب یہ جن بھوتوں کی طرح آ جائیں تو اور بات ہے۔ کم از کم انسان تو ان انتظامات سے بچ کر یہاں نہیں آ سکتا"۔۔۔ بارگم نے کہا۔

"اس کے ساتھ ساتھ باس میں نے مادام مارسیلا کے محل کی طرف سے نیچے آنے والی سڑک پر بھی نگرانی کے لئے آدمی تعینات کر دیئے ہیں تاکہ جیسے ہی وہ وہاں سے نکلیں ہمیں اطلاع مل جائے۔ اور ہم ان کے شایان شان استقبال کے لئے پوری طرح تیار ہو جائیں"۔۔۔ ٹیری نے کہا۔

"اس محل کا کوئی خفیہ راستہ ہے۔ جس کی مدد سے وہ اندر رہ گئے ہیں اور یقیناً وہ اس خفیہ راستے سے ہی باہر آئیں گے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ خفیہ راستہ اسی سڑک پر نکلتا ہو"۔۔۔ بارگم نے کہا۔

"اس کا انتظام بھی میں نے کر لیا ہے۔ نگرانی کا دوسرا دائرہ میں نے گرین ہلز سے وارکس پہاڑیوں کی طرف آنے والے راستے پر قائم کیا ہے۔ وہ جہاں سے بھی آئیں اور جس راستے سے بھی وارکس پہاڑیوں میں داخل ہونا چاہیں وہ اس دائرے کو ہر صورت میں کراس کریں گے"۔۔۔ ٹیری نے کہا۔

"ویری گڈ ٹیری ویری گڈ ۔۔۔ تم نے واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم اس قدر باصلاحیت آدمی ہو گے۔ اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد میں تنظیم میں تمہارا عہدہ بھی بڑھا دوں گا اور تمہیں انعام بھی اتنا دوں

گا کہ باقی عمر تم لارڈز کی طرح گزارو گے" ____ بارگم نے خوش ہو کر کہا۔

"تھینک یو باس۔ آپ میرے انتظامات سے خوش ہیں۔ میرے لئے اتنا ہی انعام کافی ہے۔ البتہ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک گزارش کروں" ____ ٹیری نے کہا۔

"اوہ۔ کیا بات ہے۔ کھل کر بتاؤ" ____ بارگم نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ مجھے معلوم ہے آپ مس مارسیلا سے اپنی توہین کا انتقام لینا چاہتے ہیں۔ لیکن میں بھی مس مارسیلا کو ذاتی طور پر بیحد پسند کرتا ہوں۔ اس لئے اگر آپ اپنا انتقام لینے کے بعد اسے زندہ میرے حوالے کر دیں تو یہ میرے لئے سب سے بڑا انعام ہو گا" ____ ٹیری نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم بھی اس حرافہ کے عاشقوں میں سے ہو۔ تم بھی سچے ہو۔ وہ چیز ہی ایسی ہے۔ لیکن میرا انتقام تو اس کی عبرت ناک موت سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے تمہیں اس کی لاش سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی" ____ بارگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ میں نے اس کی لاش کو کیا کرنا ہے" ٹیری نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور بارگم بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنو ٹیری۔ تم نے جس طرح ذمہ داری سے میرے احکامات کی تعمیل کی ہے۔ اور ریڈ پوائنٹ کی حفاظت اور دشمنوں کے خلاف

جس قدر دلچسپی سے کام لیا ہے اس سے میں بیحد خوش ہوں۔ اس لئے اب میں اپنا انتقام بھی تمہارے سپرد کرتا ہوں میرا وعدہ کہ مس مارسیلا کو تمہارے حوالے کر دیا جائے گا اس کے بعد تم جانو اور وہ" ____ بارگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹیری کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اوہ گریٹ باس۔ آپ نے واقعی میری انتہائی حوصلہ افزائی کی ہے میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا" ____ ٹیری نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا

"کوئی بات نہیں۔ میں اپنے آدمیوں کو اور خاص طور پر کام کرنے والے آدمیوں کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ لیکن ایک بات ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مارسیلا اس پرنس کے ساتھ آئے گی۔ اور جس طرح تم نے انتظامات کئے ہیں ایسی صورت میں تو اس کا خاتمہ اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی ہو جائے گا" ____ بارگم نے کہا۔

"باس۔ میں آپ کی بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ میں بہرحال مارسیلا کو بچانے کی خاطر دشمنوں کو کوئی گنجائش نہیں دے سکتا۔ اگر وہ دشمنوں کے ساتھ مرتی ہے تو دس بار مر جائے۔ میرا مطلب تو صرف اتنا تھا کہ اگر وہ کسی طرح زندہ ہاتھ لگ جائے" ٹیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا

"ویری گڈ ٹیری ____ ویری گڈ ____ تم اپنی صلاحیتوں سے مجھے واقعی لمحہ بہ لمحہ حیران کرتے جا رہے ہو۔ تمہاری اس بات نے میرے دل میں تمہاری قدر اور بڑھا دی" ____ بارگم نے اٹھ کر باقاعدہ ٹیری کے کاندھے پر تحسین بھرے انداز میں تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس" ____ ٹیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب رات پڑ چکی ہے۔ اس لئے میرے خیال میں ہمیں کنٹرول روم میں چلنا چاہیئے" ——— بارگم نے کہا۔

"یس باس۔ آیئے" ——— ٹیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر ایک کافی بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے کے درمیان میں ایک دیو ہیکل مشین نصب تھی۔ جس کے اوپر جہازی سائز کی سکرین نصب تھی۔ اور یہ سکرین بے شمار چھوٹے بڑے خانوں میں بٹی ہوئی تھی۔

"میں نے ریڈ پوائنٹ کی تمام مشینیں بھی فی الحال بند کرا دی ہیں تاکہ ان کی آواز اور تھرتھراہٹ سے بھی اس کے صحیح محل وقوع کا اندازہ نہ لگایا جا سکے" ——— ٹیری نے مشین کے سامنے موجود دو کرسیوں میں سے ایک کرسی کو ذرا پیچھے کھسکا کر بارگم کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور بارگم سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹیری نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین روشن ہوتے ہی اس کے ہر خانے میں سے مختلف مناظر نظر آنے لگ گئے اور ٹیری بارگم کو ان سب کے متعلق تفصیلات بتانے میں مصروف ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ لوگ بچ کر کہیں نہیں جا سکتے" ——— بارگم نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

اور ٹیری مسکراتا ہوا ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ابھی وہ پوری طرح کرسی پر بیٹھا بھی نہ تھا کہ مشین سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں ابھرنے لگیں۔ اور ٹیری اور بارگم دونوں ہی چونک پڑے۔ ٹیری نے جلدی

ے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو باس ٹیری۔ پوائنٹ الیون سے مارتھر بول رہا ہوں اوور" ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ ٹیری اٹنڈنگ یو اوور" ——— ٹیری نے سخت لہجے ں کہا۔

"باس۔ بلیو بار کا جیگر فوری طور پر چیف باس بارگم سے ملنا چاہتا ہے اوور" ——— مارتھر نے کہا۔

"کک ——— کک ——— کیا۔ کیوں۔ وہ کیوں ملنا چاہتا ہے اوور" ری واقعی اس اطلاع سے بوکھلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تھ بڑھا کر ایک دو بٹن دبائے تو ایک چھوٹی سکرین پر جھماکہ سا ہوا اور س پر ایک منظر ابھر آیا۔ وہاں ایک کار نظر آ رہی تھی جس کے ساتھ بلیو ر کا جیگر موجود تھا۔ اور ان کے گرد چار مسلح آدمی مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔ جیگر نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھے۔

"اس سے میری براہِ راست بات کراؤ۔ یہ کیوں مجھ سے ملنا چاہتا ہے" ——— خاموش بیٹھے ہوئے بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"چیف باس سے جیگر کی ٹرانسمیٹر پر بات کراؤ اوور" ——— ٹیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر منظر پر ایک نوجوان نے ہاتھ میں پکڑا ا جدید قسم کا ٹرانسمیٹر جیگر کے حوالے کرتے دکھائی دیا۔

"ہیلو ——— میں جیگر بول رہا ہوں اوور" ——— جیگر کی آواز مشین سے نکلی۔

"بارگم سپیکنگ اوور" ـــــ بارگم نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ کہ میں ہیو بار سے فرار ہو گیا تھا۔ دراصل میں بے حد خوفزدہ ہو گیا تھا ورنہ میرا کوئی قصور نہ تھا۔ میں نے اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو کوئی تحفظ نہیں دیا تھا۔ آپ نے جس طرح میرے قتل کا حکم دیا تھا میں اس سے خوف زدہ ہو گیا تھا۔ میں آپ کے پیر پکڑنا چاہتا ہوں باس۔ میں جانتا ہوں کہ آپ سے معافی مانگے بغیر آئس لینڈ میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ میں نے جیکسن سے بات کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ آپ دارکر پہاڑیوں میں گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں یہاں آپ کی تلاش میں آیا۔ ان لوگوں نے مجھے روک لیا۔ یہ مارکفر مجھے جانتا ہے اس لئے میں نے اُسے ساری بات بتا دی اُس نے آپ سے بات کرائی ہے۔ پلیز باس بارگم آپ عظیم آدمی ہیں۔ آپ یقیناً مجھے معاف کر دیں گے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمام عمر آپ کے حکم سے کبھی سرتابی نہیں کروں گا اوور" ـــــ جیگر کے لہجے میں انتہائی انکساری اور گڑگڑاہٹ تھی۔

"یہ تمہیں اچانک معافی مانگنے کا خیال کیسے آ گیا جیگر اوور" بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جیگر کی یہ انکساری اور گڑگڑاہٹ سے اس کی انا کو بے حد تسکین پہنچی ہے۔

"باس۔ اس وقت تو میں جان کے خوف سے فرار ہونے پر

مجبور ہو گیا تھا۔ اور پھر میں کسی چوہے کی طرح ایک بل میں چھپا خوف سے کانپتا رہا۔ میرا ایک ایک سانس خوف سے لبریز تھا باس مجھے ہر لمحے آپ کے قدموں کی گونج اپنے سر پر سنائی دیتی تھی۔ اور میرا دل خشک پتے کی طرح بار بار کانپ اٹھتا تھا۔ آخر میں نے فیصلہ کیا کہ آپ کے قدموں میں گر کر معافی مانگ لوں۔ ویسے بھی اب تک آپ کو میری بے گناہی کا علم ہو گیا ہو گا میں نے اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو نہیں چھپایا تھا۔ میرا ان سے کوئی تعلق واسطہ بھی نہ تھا۔ یہ ضرور ہے کہ میں نے اس کو چیک دے کر اس سے رقم لے لی تھی۔ لیکن میں نے ان سے کوئی ہمدردی نہ کی تھی۔ اور نہ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ وہ تو غیر ملکی لوگ ہیں بہرحال ان کا خاتمہ آپ نے کر ہی دینا ہے۔ میں نے یہیں رہنا ہے۔ میں آپ کے دشمنوں کو کیسے پناہ دے سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے ہر لمحہ مرنے سے یہ بہتر سمجھا کہ آپ کے پاس پہنچ کر اپنے آپ کو سرنڈر کر دوں اس کے بعد آپ میری قسمت کا جو بھی فیصلہ کریں مجھے منظور ہے۔ ویسے مجھے یقین تھا کہ آپ پرانے تعلقات کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھ پر رحم ضرور کریں گے اوور"

جیگر نے پہلے سے زیادہ منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے جیگر۔ مجھے تمہاری انکساری پسند آئی ہے۔ اور یہ بھی مجھے واقعی معلوم ہو گیا تھا کہ تم نے ان لوگوں کو پناہ نہیں دی۔ ورنہ تم اپنے بل میں بھی سلامت نہ بچتے۔ جاؤ۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ تم نے اس پرنس سے جو رقم لی ہے۔ اس سے اپنا کاروبار دوبارہ شروع کر دو اوور" ـــــ بارگم نے بڑے شاہانہ

لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو باس۔ تھینک یو۔ آپ کے ان الفاظ نے مجھے نئی زندگی بخشی ہے۔ میں ہمیشہ آپ کا احسان مند رہوں گا۔ اس کے ساتھ ساتھ باس میں ایک خاص بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات مادام مارسیلا سے متعلق ہے اگر آپ اجازت دیں تو"۔ جیگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"مارسیلا کے متعلق تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ یہی کہ وہ پرنس کے ساتھ ہے۔ یہ مجھے معلوم ہے اور دیکھنا کہ چند گھنٹوں بعد اسے اس کی اس غداری کی کیسے عبرت ناک سزا ملتی ہے اوور"۔۔۔ بارگم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں باس۔ ایک اور بات ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پولیس کمشنر جارجی میرا کتنا گہرا دوست تھا۔ اور مارسیلا اس کی عورت تھی۔ پولیس کمشنر جارجی ریڈ فلیم کے منشیات والے کارخانے کا خفیہ انچارج تھا۔ میرا مطلب ریڈ پوائنٹ سے ہے۔ اس نے ایک بار مجھے ایک کاغذ دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ریڈ پوائنٹ سے متعلق ہے۔ اور انتہائی اہم کاغذ ہے۔ مارسیلا مجھ سے یہ کاغذ مانگ رہی ہے۔ لیکن میں اُسے اس کی ہوا بھی نہیں لگنے دینا چاہتا کیونکہ اس کاغذ میں ریڈ پوائنٹ میں داخلے کے لئے چار خفیہ راستوں کا تفصیلی ذکر ہے۔ جو میں نے ایک مخصوص کوڈ میں درج کئے ہیں۔ اس نے مجھے کہا تھا۔ کہ اگر کبھی میں اچانک مر جاؤں یا مار ڈالا جاؤں تو تم یہ کاغذ لارڈ سیکشن تک پہنچا دینا اور ساتھ ہی اس نے مجھے اس کوڈ کو ڈی کوڈ

کرنے کے متعلق بھی سمجھا دیا تھا تاکہ میں لارڈ سیکشن کو یہ سمجھا دوں۔ اس کا کہنا تھا کہ لارڈ سیکشن ہی خفیہ طور پر اس ریڈ پوائنٹ کا سرپرست ہے۔ بلکہ فنانسر ہے۔ چنانچہ وہ کاغذ میں نے سنبھال کر رکھ لیا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں جس کوٹھی میں چھپا ہوا تھا۔ وہاں مارسیلا کا فون آ گیا۔ میں نے اس سے حیرت سے پوچھا بھی کہ میرے اس فون نمبر کا اُسے کیسے علم ہوا اس نے مجھے بتایا کہ جارجی نے اُسے ایک بار تین چار نمبر دیئے تھے کہ میری موت کے بعد تم جیگر سے مل کر اس سے میرا ایک اہم کاغذ لے لینا۔ اور یہ نمبر بھی ان نمبروں میں شامل تھا۔ اور یہ بات درست بھی تھی کیونکہ میری موجودہ جگہ کا علم جارجی کو تھا۔ مارسیلا نے مجھے کہا کہ جارجی نے تمہیں ایک کاغذ دیا تھا جس میں ریڈ پوائنٹ کے چار خفیہ راستوں کا ذکر ہے۔ اور ان میں سے دو راستے تو مجھے معلوم ہیں لیکن دو کا علم نہیں ہے۔ اس لئے وہ کاغذ اس کے حوالے کر دیا جائے۔ میں نے جب مزید تفصیل کریدی تو باس مجھے پتہ چلا کہ مارسیلا آپ سے غداری کر رہی ہے اور وہ ان خفیہ راستوں کے ذریعے ریڈ پوائنٹ پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے انکار کر دیا کہ میرے پاس ایسا کوئی کاغذ نہیں ہے۔ لیکن وہ مجھے دھمکیاں دینے لگی۔ چنانچہ میں نے فوری فیصلہ کیا کہ آپ سے معافی بھی مانگی جائے اور یہ کاغذ بجائے لارڈ سیکشن کے حوالے کرنے کے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تاکہ آپ کو یقین ہو جائے کہ میں آپ کا وفادار ہوں اوور"۔۔۔ جیگر نے تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کاغذ کہاں ہے اوور" ــــــ بارگم نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس موجود ہے باس اوور" ــــــ جیگر نے جواب دیا۔

"تم یہ کاغذ مارتھر کے حوالے کر دو۔ یہ میرے پاس پہنچ جائے گا اوور" ــــــ بارگم نے کہا۔

"یس باس ــــــ لیکن یہ مخصوص کوڈ میں ہے۔ اس لئے آپ اسے سمجھ نہ سکیں گے۔ اس لئے میرا بذاتِ خود آپ کو سمجھانا ضروری ہے۔ آپ مجھے کہیں کا کوئی وقت دے دیں۔ کاغذ میں ابھی مارتھر کو دے دیتا ہوں۔ سمجھانے کے لئے کوئی وقت دے دیں تاکہ میں پوری طرح اپنے فرض سے آزاد ہو جاؤں اوور" ــــــ جیگر نے جواب دیا۔

"تم کاغذ مارتھر کو دو اوور" ــــــ بارگم نے کہا۔ اور پھر اس نے سکرین پر دیکھا کہ جیگر نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اُسے مارتھر کے حوالے کر دیا۔

"میں نے دے دیا ہے باس اوور" ــــــ جیگر نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم وہیں رکو گے۔ جب تک میں مزید احکامات نہیں دوں گا اوور" ــــــ بارگم نے کہا اور ٹیری سے مخاطب ہوا۔

"تم خود جا کر یہ کاغذ مارتھر سے لے آؤ" ــــــ بارگم نے کہا۔

"یس باس" ــــــ ٹیری نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور کنٹرول روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سنو" ــــــ بارگم نے اس کے دروازے تک پہنچتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ــــــ ٹیری نے فوراً ہی مڑ کر پوچھا۔

"یہاں سے میک اپ چیکنگ مشین ساتھ لے جاؤ اور اس جیگر کی اچھی طرح چیکنگ کرو۔ اگر یہ میک اپ میں نہ ہو۔ تو پھر اس کی مکمل تلاشی لو۔ اور اس کے بعد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے اپنے ساتھ یہاں لے آؤ" ــــــ بارگم نے کہا۔

"او کے باس۔ ایسا ہی ہو گا" ــــــ ٹیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مڑ کر باہر چلا گیا۔ بارگم دوبارہ سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جہاں مارتھر اور اس کے ساتھیوں کے درمیان جیگر ابھی تک لمحات تک نظر آ رہا تھا۔

سیاہ رنگ کی بڑی سی جیپ خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت سے باہر جانے والی سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر بھی سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔ لیکن موتیوں کے ہار اس کے گلے میں موجود تھے۔ اور چہرہ پر بھی میک اپ وغیرہ نہ تھا۔ اس کے ساتھ مارسیلا بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے بھی سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ پچھلی سیٹ پر جوزف اور جوانا بھی خاکی یونیفارم کی بجائے گہرے سیاہ رنگ کے چست لباس میں ملبوس بیٹھے تھے۔ یہ جیپ عمران نے ٹائیگر کو میک اپ میں بھیج کر ایک کرائے کی کمپنی کے ذریعے فوری طور پر حاصل کی تھی۔ اور عمران کے حکم پر ٹائیگر یہ جیپ لے کر جھیل سے شہر جانے والے راستے کی بجائے جھیل کی الٹی طرف موجود چھوٹے سے جنگل میں لے آیا تھا۔ اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسی خفیہ راستے سے نکل کر جھیل کو پیدل

پار کر کے جنگل میں پہنچا اور پھر اس نے ٹائیگر کو وہیں چھوڑا اور خود جیپ لے کر دارالحکومت سے باہر جانے والی سڑک کی طرف روانہ ہو گیا۔

"پرنس۔ آپ کہاں جا رہے ہیں" ——— مارسیلا جواب تک خاموش بیٹھی تھی سے جب رہا نہ جا سکا تو وہ پوچھ ہی بیٹھی۔

"ایسی جگہ جہاں ہم دونوں کے علاوہ تیسرا کوئی نہ ہو" ——— عمران نے بڑے رومانی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"لیکن یہ آپ کے باڈی گارڈ" ——— مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ——— یہ تو ہمارے باڈی گارڈ ہیں مس مارسیلا۔ یہ کراماً کاتبین کے شاگرد ہیں۔ میں انہیں اپنے سے جدا نہیں سمجھتا" ——— عمران نے سر ملاتے ہوئے جواب دیا۔

"کراماً کاتبین۔ وہ کیا ہوتے ہیں" ——— مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ ان فرشتوں کے نام ہیں جو ہر انسان کے کاندھوں پر چڑھ کر بیٹھے رہتے ہیں اور اس کے گناہ اور ثواب کے کاموں کو اپنے رجسٹر میں درج کرتے رہتے ہیں۔ یہ جوزف اور جوانا بھی اب انہی کے شاگرد ہیں یہ مداخلت نہیں کرتے۔ صرف ہمارے افعال کو چیک کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ قبلہ والد صاحب شہنشاہ ڈھمپ کو رپورٹ دے سکیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے

کہا ۔ اور مارسیلا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

" تو ظاہر ہے ان کی رپورٹ تو آپ کے خلاف ہی ہوگی ۔ ہز ہائی نس شہنشاہ ڈھمپ اس بارے میں کیا اقدام فرمائیں گے ۔ مارسیلا نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" رپورٹ اور خلاف ——— کیا مطلب " ——— عمران نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" مم ——— مم ——— میرا مطلب ہے جہاں میں اور آپ اکیلے ہوں گے تو ۔ اوہ ۔ اب میں کیا کہہ سکتی ہوں " ——— مارسیلا نے بڑی طرح شرماتے ہوئے کہا ۔

" لیکن اس میں شرمانے والی کون سی بات ہے ۔ ہم آپ کو لطیفے سنائیں گے ۔ اور آپ ہنستی رہیں گی ۔ ہمیں بہت سے لطیفے یاد ہیں ۔ لیکن چونکہ ہم پرنس ہیں اور کسی دوسرے کے سامنے پرنس کا لطیفہ سنانا پروٹوکول کے خلاف ہے ۔ اس لئے ہم ایسی جگہ جا رہے ہیں جہاں ہم اطمینان سے آپ کو لطیفے سنائیں اور جہاں تک میرا خیال ہے ۔ لطیفے سنانے میں تو نہ شرمانے والی کوئی بات ہے اور نہ کوئی ایسی بات کہ قبلہ شہنشاہ ڈھمپ کو اس پر کوئی اعتراض ہو " عمران نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا ۔ اور مارسیلا حیرت سے منہ کھولے عمران کو دیکھتی رہ گئی ۔

" تو ——— تو آپ مجھے لطیفے سنانے کے لئے لے جا رہے ہیں " ——— مارسیلا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا ۔

" ظاہر ہے " ——— عمران نے کہا ۔ اور مارسیلا نے ہونٹ

تے ہوئے منہ جھکا لیا ۔ اس کے چہرے پر یک لخت مایوسی کے ار نمودار ہو گئے تھے ۔ عمران دل ہی دل میں ہنس رہا تھا ۔

جیپ خاصی رفتار سے شہر سے باہر جانے والی سڑک پر دوڑ رہی تھی ۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد ہی وہ شہر کو پیچھے چھوڑتی ہوئی نزدیکی قصبے کے قریب پہنچ گیا ۔ قصبے میں داخل ہونے سے پہلے عمران نے جیپ کو دائیں ہاتھ پر جانے والی ایک تنگ سی سڑک پر موڑ دیا ۔

" اوہ پرنس ۔ یہ سڑک تو ویران اور پرانے کھنڈرات کی طرف جاتی ہے ۔ ادھر تو کوئی نہیں جاتا " ——— مارسیلا نے چونک کر کہا ۔

" اس لئے تو ادھر جا رہے ہیں تاکہ بغیر کسی مداخلت کے ہم آپ کو اطمینان سے لطیفے سنا سکیں ۔ مس مارسیلا ۔ ایک استاد نے کلاس میں موجود لڑکوں کو بتایا کہ براعظم ایشیا کی آبادی دو ارب ساٹھ کروڑ ہے ۔ تو ایک بچے نے فوراً کھڑے ہو کر کہا ۔ جناب اس میں ایک کا اور اضافہ کر لیں ۔ آج ہی میرا بھائی پیدا ہوا ہے " ——— عمران نے کہا ۔

اور مارسیلا اس طرح ہنسی جیسے وہ مجبوراً ہنس رہی ہو ۔ کیونکہ یہ گھسا پٹا لطیفہ وہ بچپن سے ہی سنتی آ رہی تھی ۔

" میرے خیال میں آپ کو آبادی میں اضافہ شاید پسند نہیں آیا " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ نو پرنس ۔ یہ بات نہیں " ——— مارسیلا نے فوراً چونک کر جواب دیا ۔

" تو پھر شاید آپ سوچ رہی ہوں کہ یہ اضافہ آپ کو کرنا چاہیئے تھا۔
عمران نے کہا۔ اور اس بار مارسیلا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" پرنس۔ آپ نے براعظم ایشیا کے متعلق لطیفہ سنایا ہے۔
جب کہ میں براعظم ایشیا میں نہیں رہتی " ——— مارسیلا نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ حامی بھر لیں تو آپ کو براعظم ایشیا تک جانے کا کرایہ ہم
دے سکتے ہیں۔ ویسے بھی ہماری ریاست ڈھمپ براعظم ایشیا
میں ہی ہے " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کا
یہ فقرہ سن کر مارسیلا کی آنکھوں میں بے اختیار چمک ابھر آئی۔

" اوہ پرنس۔ میری یہ قسمت کہاں۔ میں تو ایک ادنیٰ سی عورت
ہوں " ——— مارسیلا نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ آبادی میں اضافے کے لئے ادنیٰ، اعلیٰ کی تو کوئی
تفریق اللہ میاں نے نہیں رکھی " ——— عمران نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

" اوہ اوہ پرنس ——— کیا واقعی ایسا ممکن ہے۔ اوہ میں کس قدر
خوش قسمت ہوں۔ آہ۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے " ——— مارسیلا
کا چہرہ مسرت کی انتہا سے پھڑکنے لگا تھا۔

" بالکل ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ ہماری ریاست کا
قانون ہے کہ وہاں کوئی عورت شوہر کا انتخاب خود نہیں کر سکتی۔ اور نہ
ہی کسی مرد کو اس کی اجازت ہے۔ مرد اور عورت جو شادی کرنا
چاہیں وہ ہماری ریاست کی وزارت شادی کو درخواستیں دیں۔ اس

کے بعد ان ساری درخواستوں کو اکٹھا کر کے شہنشاہ کے سامنے
رکھا جائے گا۔ ایک طرف شادی کی خواہشمند عورتوں کی درخواستیں
اور دوسری طرف شادی کے خواہش مند مردوں کی درخواستیں۔ اعلیٰ
حضرت شہنشاہ آنکھیں بند کر کے عورتوں والی درخواستوں کو الٹ
پلٹ کر کے ایک درخواست اٹھائیں گے۔

اور پھر اسی طرح مردوں والی درخواستوں کو الٹ پلٹ کر کے ایک
درخواست اس میں سے اٹھائیں گے اور اس کا مطلب ہو گا کہ اس
عورت کی شادی اس مرد سے ہو گی اور لازماً ہو گی۔ مرد اور عورت
احتجاج نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ آپ کی شادی ہماری
ریاست کے کسی جمعدار سے ہو جائے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
آپ سے ملنے کے بعد شہنشاہ خود ہی اپنی درخواست چپکے
سے ڈھیر میں رکھ کر اٹھا لیں اور اس طرح آپ شہنشاہ کے حرم
میں داخل ہو جائیں " ——— عمران نے بڑی سنجیدگی سے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔

" کک ——— کک ——— کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے یعنی کہ عورت
اور مرد کی مرضی کے بغیر " ——— مارسیلا کا چہرہ حیرت سے مجسم
سوالیہ نشان کی شکل اختیار کر گیا۔

" ہمارے ہاں یہی تصور ہے کہ عورت اور مرد کا رشتہ آسمانوں
پر طے ہوتا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت شہنشاہ اسی لئے تو آنکھیں بند
کر لیتے ہیں تاکہ آسمانوں پر طے شدہ فیصلے سامنے آ جائیں "
عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ اوہ ـــ اگر گستاخی نہ سمجھی جائے تو میں ایک سوال کروں" مارسیلا نے چونک کر پوچھا۔

" سوال بذریعہ سیکرٹری ہو سکتا ہے۔ سیکرٹری" عمران نے یک لخت تیز لہجے میں کہا۔

" یس پرنس" ـــ جوزف نے جلدی سے کہا۔

" مس مارسیلا کا سوال سنو۔ اور پھر مع جواب کے ہم تک پہنچا دو۔ تاکہ ہم وہ جواب تمہیں واپس کر دیں۔ اور تم اسے مس مارسیلا تک پہنچا دو" ـــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس پرنس ـــ سوال کیا ہے مس مارسیلا" جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" پرنس ـــ سوال ہے کہ کیا پرنس میرے ساتھ شادی کی درخواست دیں گے۔ میرا مطلب ہے جب میں درخواست دوں، تو کیا پرنس بھی درخواست دیں گے" ـــ مارسیلا نے رک رک کر کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ یہ سوال اب مجبوراً کر رہی ہے۔ حالانکہ عمران کے اس بذریعہ والے اصول بتانے کے بعد اس کا دل سوال کرنے کو نہ چاہ رہا تھا۔ لیکن شاید اسے خطرہ تھا کہ اب سوال نہ کرنا کہیں گستاخی میں شامل نہ ہو جائے۔

" پرنس ـــ مس مارسیلا کا سوال ہے کہ کیا پرنس اس کے ساتھ ہی شادی کی درخواست دیں گے۔ اور پرنس اس کا جواب ہے کہ پرنس کی ابھی شادی کی عمر نہیں ہوئی۔ ابھی تو پرنس کی عقل داڑھ نہیں ٹوٹی۔ اس لئے پرنس ابھی عقلمند ہیں اور شادی عقلمندوں

کا کام نہیں ہوتا" ـــ جوزف نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور جوزف کی بات سن کر مارسیلا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" تمہارا جواب غلط ہے سیکرٹری۔ اس لئے بطور جرمانہ تمہاری اس ماہ کی آدھی تنخواہ ضبط" ـــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی بات سن کر مارسیلا کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔

" اوہ پرنس۔ میں نے تو اپنی عقل کے مطابق جواب دیا ہے۔ مجھ پر رحم کیا جائے" ـــ جوزف نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

" عقل ـــ تو تم پرنس کے مقابلے میں عقل کا دعویٰ کر رہے ہو۔ باقی آدھی تنخواہ بھی ضبط" ـــ عمران کی غراہٹ اور زیادہ بڑھ گئی۔

" مم ـــ مم ـــ مجھے سزا قبول ہے پرنس" ـــ جوزف نے فوراً ہی جواب دیا۔

" اب ہماری طرف سے مس مارسیلا کے سوال کا جواب دو کہ ہم پرنس ہیں اس لئے پرنس کے لئے درخواست دینا ضروری نہیں ہوتا۔ ہم بغیر درخواست دیئے بھی شادی کر سکتے ہیں" عمران نے کہا۔ اور مارسیلا کا چہرہ ایک بار پھر امید کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔

" اوہ اوہ پرنس۔ آپ نے میری بے حد عزت افزائی کی ہے۔ میں آپ کی ممنون ہوں" ـــ مارسیلا نے مسرت سے

بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے خیال میں پہلا لطیفہ اب آپ کو پسند آ گیا ہوگا۔ اس لئے اب ہمیں دوسرا لطیفہ سنا دینا چاہیئے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر شاید اس خیال سے ہی مسرتوں کے گلاب کھلے جا رہے تھے کہ بالواسطہ طور پر عمران نے اس کے ساتھ شادی کا عندیہ دے دیا تھا۔

"دوسرا لطیفہ ایسے ہے کہ ایک استاد نے شاگرد سے پوچھا کہ شہزادے بیوی کو کیا کہتے ہیں۔ تو شاگرد نے جواب دیا۔ کہ شہزادی اور استاد نے اپنے شاگرد کا کان پکڑ کر زور سے ایک تھپڑ مارا اور کہنے لگا کہ احمق تمہیں آج تک پتہ ہی نہیں چلا کہ شہزادے کی بیوی شہزادی نہیں ہو سکتی۔ شاگرد بھی خاصا ضدی تھا۔ اس نے پوچھا وہ کیسے۔ تو استاد نے اسے سمجھایا کہ شہزادہ کہتے ہیں بادشاہ کے بیٹے کو۔ اور شہزادی کہتے ہیں بادشاہ کی بیٹی کو۔ اور اس لئے شہزادہ اور شہزادی بھائی بہن ہو گئے۔ اور بھائی بہنوں کی شادی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے شہزادے کی بیوی شہزادی نہیں ہو سکتی البتہ اس کی بہن ہو سکتی ہے۔ اس پر شاگرد نے پوچھا تو پھر شہزادے کی بیوی کون ہوتی ہے۔ تو استاد نے اسے ایک اور تھپڑ مارا اور کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں تم سے پوچھتا ہی کیوں" ۔۔۔۔ عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور مارسیلا کے چہرے پر موجود چمک

[ایک] بار پھر ماند پڑ گئی۔ اب اتنی عقل تو اس میں بھی تھی کہ اس لطیفے کو سنانے [کا کی]ا مقصد ہو سکتا ہے۔

"لیکن پرنس۔ ابھی تو آپ فرما رہے تھے کہ پرنس کو شادی کی [درخو]است دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی" ۔۔۔۔ مارسیلا نے [ک]ہا۔

"ہم نے درست کہا ہے۔ کیونکہ درخواست تو وہ دے جس کی [شا]دی ہو سکتی ہو۔ پرنس کے لئے شادی کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا اس [لئے] درخواست دیئے بغیر ہی ہم شادی کر سکتے ہیں کیوں سیکرٹری" [عم]ران نے کہا۔

"یس پرنس ۔۔۔۔ بشرطیکہ کوئی لڑکی یہ ثابت کر دے کہ وہ دنیا [کی] احمق ترین لڑکی ہے" ۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے [ک]ہا۔

"احمق ترین لڑکی ۔۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔ مارسیلا نے چونک [ک]ر پوچھا۔

"سیکرٹری۔ مس مارسیلا احمق ترین کا مطلب پوچھ رہی ہیں۔ [ا]س کا کیا مطلب ہوا" ۔۔۔۔ عمران نے چونک کر جوزف سے [پو]چھا۔

"اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے پرنس۔ کہ میری آئندہ ماہ کی [تنخ]واہ بھی ضبط" ۔۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس [پر ع]مران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا" ۔۔۔۔ عمران نے ہنستے

ہوئے پوچھا۔

"اس لئے پرنس کی مس مارسیلا آپ کی مہمان ہے اور اب مس مارسیلا کو احمق ترین کہنا آپ کی شان میں گستاخی ہوگی۔ اور گستاخی کی سزائیں پہلے سے جانتا ہوں"۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے شرط تو پوری ہوگئی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے مارسیلا سے کہا۔ اور مارسیلا کا ناامیدی اور مایوسی میں ڈوبا ہوا چہرہ ایک بار پھر امید اور مسرت سے کھل اٹھا۔

"تو اب تیسرا لطیفہ سنا دیا جائے مس مارسیلا۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ ہمارے پاس لطیفوں کا بہت بڑا اسٹاک ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس ۔۔۔۔ وہ کھنڈرات آنے والے ہیں"۔۔۔۔ مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ اب مزید کسی الجھن میں نہ پڑنا چاہتی تھی۔

"آگئے۔ اتنی جلدی یعنی کہ شادی سے پہلے ہی کھنڈرات۔ اوہ پھر تو ہمیں بدشگونی سے بچنے کے لئے ان کھنڈرات میں رکنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رکنا پڑے گا"۔۔۔۔ مارسیلا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ہم اس خوب صورت معاملے میں کوئی بدشگونی نہیں دیکھنا چاہتے۔ اور اگر کوئی بدشگونی کی بات سامنے آجائے تو پھر اس سے

بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ جب تک بدشگونی ختم نہ ہو جائے۔ وہاں رکنا چاہئے۔ اس لئے مس مارسیلا مجبوری ہے۔ ہمیں ان کھنڈرات میں رکنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا ظاہر ہے کیا کہہ سکتی تھی خاموش بیٹھی رہی۔ چند لمحوں بعد ہی جیپ ان ویران اور پراسرار کھنڈرات میں داخل ہوگئی۔ اور یہ کھنڈرات کسی قدیم اور ویران قلعے کے تھے جو بری طرح ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔ عمران نے جیپ ایک کھنڈر کے پاس جاکر روک دی۔ اور پھر جیپ سے باہر آگیا۔ اس کے پیچھے مارسیلا اور جوزف اور جوانا بھی نیچے اتر آئے۔ ان دونوں کی پشت پر تھیلے موجود تھے۔

"اپنا تھیلا مجھے دو جوانا۔ ہم اس میں سے بدشگونی دور کرنے والا سامان نکال لیں"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا۔ اور جوانا نے تھیلا اتار کر مؤدبانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے بڑے سے بیگ کی زپ کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اس ڈبے پر موجود مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ ڈبے پر موجود سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ عمران نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا۔ اور پھر ڈبہ لے کر اس نے جیپ کی سیٹ پر رکھا اور اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔ مارسیلا خاموش کھڑی اس ڈبے اور عمران کی حرکات کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ ابھی چند ہی منٹ گزرے تھے کہ یکلخت ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا بلب بجھ کر اس کے ساتھ والا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"ہیلو —— میں جیگر بول رہا ہوں اوور" —— ایک آواز ڈبے میں سے نکلی اور مارسیلا چونک پڑی۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ڈبے پر لگا ہوا ایک اور بٹن دبا دیا۔

"بارگم سپیکنگ اوور" —— بارگم کی کرخت آواز سنائی دی اور اس بار مارسیلا بری طرح چونک پڑی۔ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اب بارگم اور جیگر کے درمیان ہونے والی گفتگو اس ڈبے سے جو یقیناً ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا واضح طور پر سنائی دینے لگی۔ عمران خاموشی سے کھڑا ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتا رہا۔ جب اس گفتگو میں جارجی اور مارسیلا کا ذکر آیا تو مارسیلا کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھنے لگی۔ جیسے پوچھ رہی ہو کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن عمران نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

گفتگو کے اختتام کے ساتھ ہی سبز بلب بجھ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی سرخ بلب جل اٹھا۔ اب یہ ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ اب آپ بول سکتی ہیں مس مارسیلا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے پرنس۔ میں تو بلیو بار کے جیگر کو صرف نام سے جانتی ہوں۔ میں نے تو کبھی اس کی شکل بھی نہیں دیکھی پھر یہ سب جھوٹ کیوں بولا جا رہا ہے۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ جارجی اس قدر اہم کاغذ اس جیگر کے حوالے کر دے" —— مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو جارجی سے پوچھنا پڑے گا۔ اور جارجی مر چکا ہے۔ اور شادی کے سلسلے میں کسی روح کو بلانا تو اور بھی زیادہ بدشگونی کی بات ہے۔ اس لئے فی الحال تو ہم اس کی روح کو نہیں بلا سکتے" —— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مم —— مگر پرنس یہ ٹرانسمیٹر کس قسم کا ہے۔ اس نے کیسے یہ آوازیں کیچ کر لی ہیں" —— مارسیلا نے کہا۔

"یہ بدشگونی دور کرنے والا ڈبہ ہے مس مارسیلا۔ ابھی آپ دیکھیں گی کہ بدشگونی کیسے دور ہوتی ہے۔ ہم اسے ڈھمپ سے ہی ساتھ لائے تھے۔ یہ ٹائیگر کی تحویل میں رہتا ہے۔ اور ٹائیگر نے ہمارے طلب کرنے پر اسے ہم تک پہنچایا ہے۔ آپ کو چند لمحے مزید یہاں رکنا پڑے گا۔ اس کے بعد ہم آگے بڑھ جائیں گے۔ اور کھنڈرات والی بدشگونی دور ہو جائے گی" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اُسے کسی بات کی بھی سمجھ نہ آئی ہو۔ لیکن ظاہر ہے۔ وہ اس بات سے ڈرتی تھی کہ کہیں زیادہ سوالات پوچھنا بھی پرنس کی توہین نہ سمجھی جائے۔ اور اس کی مستقبل کی ساری امیدیں ریت کا ڈھیر بن کر رہ جائیں۔ عمران کی طرف سے عندیہ دینے کے بعد سنجانے اس نے اپنے حسین مستقبل کے کیسے کیسے نقشے ذہن میں بنا لئے تھے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد سرخ بلب بجھ گیا۔ اور اس کے ساتھ زرد رنگ کا تیسرا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ اس نے ڈبے پر لگے ہوئے بٹن آف کئے۔ اور اُسے تھیلے کی

زپ کھول کر واپس اندر ڈال دیا۔

"آیئے مس مارسیلا۔ اب بدشگونی ختم ہو گئی ہے۔ اب ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ لیکن ہم جیپ میں بیٹھے بیٹھے بور ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب ہمارا موڈ پیدل چل کر آپ کو لطیفہ سنانے کا ہے۔ آیئے۔" عمران نے کہا۔ اور تیزی سے کھنڈر کے ایک ٹوٹے ہوئے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا نے ان کے پیچھے آنے سے پہلے اپنے تھیلوں میں سے دو دو مشین گنیں نکال کر اپنے دونوں کاندھوں سے لٹکا لیں۔ اور تھیلے پشت پر لاد لئے۔

کھنڈر کے اندر پرانی سی لیکن لمبے قدم کی چار سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ یہ شاید کسی قدیم تہہ خانے میں اتر رہی تھیں۔ عمران ان سیڑھیوں پر اترتا ہوا نیچے ایک اور ٹوٹے پھوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ مارسیلا حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

عمران اندر پہنچ کر ایک دیوار کی طرف بڑھا اور اسے قریب سے غور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھوں میں ایک چمک سی ابھر آئی۔ اس نے ایک جگہ مخصوص انداز میں پیر مارا۔ اور پھر ایک لمحہ رک کر اس نے دوبارہ پیر مارا۔ اس کے بعد اسی طرح ایک لمحہ رک کر تیسری بار اور پھر چوتھی بار پیر مارا۔ تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری اور مارسیلا پھڑک کر ایک طرف ہٹی۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے آثار ابھر آئے تھے۔ کیونکہ گڑگڑاہٹ کی آواز سے وہ یہی سمجھی تھی کہ تہہ خانے کی خستہ چھت گر رہی ہے۔ لیکن دوسرے لمحے جب اس نے اسی دیوار کے درمیان ایک راستہ بنتے دیکھا

اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

"آیئے مس مارسیلا۔ آپ کو اس راستے کی طرف سے ریڈ پوائنٹ پر لے جاؤں جس کا ذکر جیگر کر رہا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اندر جاتی ہوئی سرنگ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹی لیکن طاقتور ٹارچ نکال لی تھی۔ جس کی تیز روشنی نے پوری سرنگ کو بقعہ نور بنا دیا تھا۔

"تو۔۔۔ تو کیا یہ راستہ منشیات کے کارخانے کو جاتا ہے۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا"۔۔۔ مارسیلا کا حیرت کے مارے واقعی برا حال تھا۔

"ابھی آپ نے جیگر کی بات نہ سنی تھی۔ وہ چار راستوں کا ذکر کر رہا تھا۔ اور چار کا ہندسہ ہمیں اچھا لگتا ہے۔ اور پھر ہماری تعداد بھی چار ہے۔ اور پھر ہم چار سیڑھیاں اتر کر یہاں آئے۔ اور ہم نے چوتھی دیوار پر چار بار پیر مارا۔ تو ثابت ہوا کہ یہ چوتھا راستہ ہے"۔۔۔ عمران نے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا اس طرح سر ہلاتی رہ گئی جیسے اس کی عقل نے یک لخت کام کرنا ہی چھوڑ دیا ہو۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تو آپ نے صرف چوتھے راستے کا سن کر یہ خفیہ راستہ تلاش کر لیا ہے"۔۔۔ مارسیلا کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے عمران کوئی بہت بڑا جادوگر ہو۔ اور مارسیلا ایک چھوٹی سی بچی۔

"ہم تو تیسرا راستہ بھی تلاش کر سکتے تھے۔ لیکن ہمیں تین کا ہندسہ

پسند نہیں ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

سرنگ مختلف موڑ کاٹتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ تنگ ہونے کے باوجود اس میں ہوا کی آمد و رفت کا خاصا معقول انتظام محسوس ہوتا تھا۔ کیونکہ گہرائی میں اترنے کے باوجود ابھی تک انہیں سانس لینے میں کوئی تنگی محسوس نہ ہوئی تھی۔ کافی دور چلنے کے بعد اچانک سرنگ ایک جگہ جا کر ختم ہو گئی۔ سامنے ایک بڑی سی اور ناقابل تقسیم قسم کی ٹھوس چٹان نے سرنگ کا راستہ بند کر دیا تھا۔ عمران نے مڑ کر جوزف اور جوانا کی طرف دیکھا تو جوزف نے جلدی سے اپنے کاندھے پر لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ جب کہ جوانا نے اپنے کاندھے سے لٹکی ہوئی دوسری مشین گن مارسیلا کی طرف بڑھا دی۔

"مس مارسیلا ——— کیا آپ بارگم سے انتقام لینا چاہتی ہیں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس پرنس ——— اگر ایسا ہو جائے تو یقین کیجئے میری روح کو سکون مل جائے گا" ——— مارسیلا نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو سنیئے۔ ہم آپ کو یہ موقع دینا چاہتے ہیں۔ ادھر دیکھئے ہم گرد آلود دیوار پر آپ کو خاکہ بنا کر بتاتے ہیں۔ اگر آپ نے اس خاکے پر پورا پورا عمل کیا تو آپ آسانی سے بارگم سے انتقام لینے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ اور اگر آپ نے اس سے انحراف کیا تو پھر آپ کی اپنی قسمت" ——— عمران نے ٹارچ کی روشنی دیوار پر

…تے ہوئے کہا۔

"خاکہ ——— کیسا خاکہ۔ یعنی ریڈ پوائنٹ کا اندرونی نقشہ۔ لیکن آپ تو کبھی اندر گئے نہیں پھر......" ——— مارسیلا کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت کی شدت سے پھیلنے لگ گئیں۔

"دیکھیئے مس مارسیلا۔ مسلسل اور بار بار حیرت کے جھٹکے لگنے سے انسان کا بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے۔ اور اعصابی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے برائے کرم ہمارے ساتھ رہتے ہوئے آپ یہ بار بار حیرت سے آنکھیں نہ پھیلائیے۔ ویسے بھی آپ کی آنکھیں خاصی …ئی ہیں جو ہماری ریاست میں حسن سمجھی جاتی ہیں اس لئے بس آپ کام کیجئے۔ حیران مت ہوتی رہیئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"جی ——— جی ——— بہتر۔ لیکن پرنس میں کیا کروں۔ آپ جس انداز میں کام کرتے ہیں میری تو سمجھ میں ہی نہیں آتا آخر ان سب باتوں کا آپ کو پہلے سے علم کیسے ہو جاتا ہے" ——— مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہم نے ایک انتہائی بوڑھے سائنسدان سے اپنی کھوپڑی میں ایک خاص پرزہ فٹ کرایا ہوا ہے۔ بس یہ اسی پرزے کی کرامات ہیں۔ وہ ہمیں پہلے سے سب باتوں سے آگاہ کر دیتا ہے۔ ویسے ہم اس نامراد پرزے کے ہاتھوں بے حد تنگ ہیں۔ کیونکہ یہ پرزہ اپنی مرضی سے کام کرتا ہے۔ جب اس کا جی چاہتا ہے یہ کام شروع کر دیتا ہے اور ہم نجومی۔ جادوگر دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اور جب اس

کا موڈ نہ ہو تو کام بند کر دیتا ہے۔ اور ہمیں اپنا نام بھی یاد نہیں رہتا لیکن اس بوڑھے سائنسدان سے ایک غلطی ہو گئی کہ اس نے حضرت عزرائیل کے کام کرنے کے طریقوں پر ریسرچ شروع کر دی اور پہلا تجربہ ہی ناکام رہا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بوڑھا سائنسدان بڑے سادہ سے طریقے سے موت کے گھاٹ اتر گیا۔ ـــــ عمران کی زبان مسلسل چل رہی تھی۔ لیکن ساتھ ساتھ وہ دیوار پر انگلی کی مدد سے ایک ٹیڑھا میڑھا سا خاکہ بھی بنانے چلا جا رہا تھا۔

اور مارسیلا اس کی دلچسپ باتیں سن کر بے اختیار ہنسی چلی جا رہی تھی۔

"یہ دیکھیے مس مارسیلا۔ یہ وہ پوائنٹ ہے جہاں ہم اس وقت موجود ہیں۔ یہ ریڈ پوائنٹ ویسے تو انتہائی جدید ترین کمپیوٹرائزڈ حفاظتی سسٹم سے لیس ہے۔ لیکن یہ دلچسپ بات جانتے ہیں کہ یہاں سے مشین روم تک کا راستہ کمپیوٹر کی زد میں نہیں آتا۔ اور اس سے بھی دلچسپ بات یہ ہے کہ مشین روم میں مرد تو داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ عورت داخل ہو سکتی ہے۔ حالانکہ مشین روم کمپیوٹر کی زد میں آتا ہے۔ اس لئے ہم مشین روم میں آپ کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس کمپیوٹرائزڈ نظام کو آپ اطمینان سے کراس کر سکتی ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مس مارسیلا کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیلنے ہی لگی تھیں کہ اس نے جلد ہی سے انہیں کنٹرول کر لیا۔

"اوہ ـــــ انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ بہر حال پھر مجھے کیا کرنا ہے"

م ـــــ مارسیلا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یہ دیکھیے۔ اس کمرے سے گزر کر آپ اس راہداری میں پہنچیں گی۔ اور اس راہداری کے اختتام سے پہلے دائیں طرف جانے والی راہداری آ جائے گی۔ جس کی دائیں دیوار کے درمیان میں ایک تنگ سا راستہ ایک اندھے شیشے کے دروازے پر جا کر ختم ہو گا۔ تم نے اس دروازے کے ہینڈل کو پکڑ کر پہلے تین بار نیچے کی طرف اور پھر ایک بار اوپر کی طرف کرنا ہے۔ اس طرح دروازہ کھل جائے گا۔ اور تم اطمینان سے مشین روم میں داخل ہو جاؤ گی۔ اندر ایک ایسی مشین تم نے تلاش کرنی ہے جس کے اوپر نیلے رنگ کے مائع سے بھرا ہوا ایک بڑا سا جار الٹا فٹ ہو گا۔ اس مشین کے نیچے کی طرف ایک سرخ رنگ کا ہینڈل ہو گا۔ تم نے اس ہینڈل کو پوری قوت لگا کر باہر کھینچنا ہے اور پھر چھوڑ دینا ہے۔ اس کے بعد تم نے اسی راستے سے واپس یہاں آ جانا ہے۔ اور بس۔ تمہارا کام ختم۔ اس کے بعد ہمارے دوسرے ساتھیوں کا کام شروع ہو جائے گا۔ اور پھر بارگم سے تم اطمینان سے انتقام لے سکو گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گئی پرنس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اپنے مشن میں ضرور کامیاب رہوں گی۔ لیکن کیا ان راستوں پر کوئی پہرہ نہ ہو گا"

مس مارسیلا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ ہو بھی سکتا ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مس مارسیلا میں اتنی صلاحیتیں ضرور موجود ہیں کہ وہ ان سے نمٹ لے ایک بات۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے غلط سمجھا ہے کہ ہم آپ کے ذریعے کمپیوٹر کنٹرول ختم کرانا چاہتے ہیں۔ اس ہینڈل کے کھینچنے سے کمپیوٹر کنٹرول ختم نہیں ہو گا بلکہ صرف اتنا ہو گا کہ کمپیوٹر کا کنٹرول ایک اور خفیہ راستے پر سے ختم ہو جائے گا۔ جہاں سے ہمارا ساتھی اندر داخل ہو کر مین کنٹرول روم تک آسانی سے پہنچ سکے گا۔ ہم البتہ یہیں رہیں گے آپ کو لطیفے سنانے کے لئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گئی۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہو گا"۔۔۔۔ مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے آگے بڑھ کر جلدی سے اس چٹان کے نچلے حصے پر مخصوص انداز میں دو بار پیر مارا تو چٹان بغیر کسی آواز کے درمیان سے کھل گئی۔ اور دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آنے لگا جس میں کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا۔

"جائیے مس مارسیلا۔ تشریف لے جائیے۔ واپسی میں اس چٹان کی دوسری طرف سرخ رنگ کا بٹن دائیں ہاتھ پر نظر آئے گا اسے دبانے سے راستہ کھل جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور مارسیلا سر ہلاتی ہوئی کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس کے اندر جاتے ہی چٹان خود بخود بند ہو گئی۔

"ماسٹر۔۔۔۔ ایک تو آپ نے یہ پرنس والا چکر چلا رکھا ہے اس نے مجھے سخت بور کر دیا ہے۔ مجھے خاموش رہنا پڑتا ہے"۔ چٹان دوبارہ بند ہوتے ہی جوانا اس طرح بول پڑا جیسے صدیوں

سے بولنے کا منتظر رہا ہو۔

"تمہاری اسی خاموشی سے تو ہمیں یقین ہوتا رہتا ہے کہ تمہارا تعلق صنف کرخت سے ہے صنف نازک سے نہیں۔ ورنہ جسم اور قد و قامت تو ظاہری چیزیں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی آپ کا مطلب ہے کہ آپ کو میرے مرد ہونے پر یقین ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ جوانا نے حیرت سے کہا۔

"نہیں۔ اب یقین آ گیا ہے۔ کیونکہ اگر تم اندر سے عورت ہوتے تو کبھی اتنی دیر خاموش نہ رہ سکتے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور جوانا ہنس کر رہ گیا۔

"اوہ باس۔ آپ کے بات کرنے پر مجھے یاد آ رہا ہے کہ جوانا واقعی کبھی کبھی عورتوں جیسی حرکتیں کرتا رہتا ہے"۔۔۔۔ جوزف نے چونک کر کہا۔

"شٹ اپ۔ اب اگر بکواس کی تو شوٹ کر دوں گا"۔۔۔۔ جوانا نے یک لخت بھڑکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھا باس۔ اگر جوانا مرد ہوتا تو کہتا ہڈیاں توڑ دوں گا۔ مرد تو ہڈیاں توڑتے ہیں۔ یہ شوٹنگ ووٹنگ تو عورتوں کا کام ہے"۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور عمران اس کی بات سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ویسے اگر تم دونوں میں سے ایک عورت بن جائے تو جوڑی اچھی رہے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دونوں نے ہی عمران کی بات سن کر اس طرح منہ بنایا جیسے ان کے حلق میں کونین کی گولیاں

ڈال دی گئی ہوں۔

"ماسٹر آپ خواہ مخواہ بات بدل دیتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ مارسیلا کو تو چکر دے سکتے ہیں۔ لیکن مجھے خود یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر آپ کو اس خفیہ راستے اور اندرونی نظام کا کیسے پتہ چلا اور دوسری بات یہ کہ اس طرح چوروں کی طرح اندر داخل ہونے سے یہ بہتر نہ تھا کہ ہم سیدھے طریقے سے فائرنگ کرتے ہوئے اندر پہنچ جاتے" ——— جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں واقعی چکر نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ چکر دینے کے لئے تمہیں گھمانا پڑے گا اور ابھی ایسی کوئی رسی ایجاد نہیں ہوئی جس سے تمہارا بھاری بھرکم جسم گھوم سکے" ——— عمران نے کہا۔

"رسی ——— کیا مطلب" ——— جوانا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"مسٹر جوانا۔ لٹو کو چکر رسی کی مدد سے ہی دیا جاتا ہے۔ میں نے بڑا عرصہ لٹو چلایا ہے۔ اور ہمیشہ جیتتا رہا ہوں۔ پتہ ہے کس طرح ——— لٹو کے درمیانے حصے میں سکہ بھر والیتا تھا۔ اس سکے کی وجہ سے لٹو گرتا نہ تھا۔ اور اپنی جگہ پر جم کر مسلسل گھومتا رہتا تھا جب کہ دوسروں کے لٹو خالی لکڑی کے ہونے کی وجہ سے جم کر نہ چلتے تھے اور گر جاتے تھے۔ بڑی شرطیں جیتی ہیں میں نے۔ خوب قلفیاں کھائی ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جوانا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ جب کہ جوزف خاموش

کھڑا رہا۔ کیونکہ اُسے شاید لٹو کی اس گیم کا علم ہی نہ تھا۔

"آپ پھر موضوع بدل گئے" ——— جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو سنو۔ یہاں بھی یہی چکر ہے مس مارسیلا کے پاس پولیس کمشنر جارجی نے ایک بیگ رکھوایا تھا۔ وہ میرے ہاتھ لگ گیا۔ جارجی اس ریڈ پوائنٹ کا انچارج بھی تھا۔ اور اس نے خود ہی یہ کارخانہ تعمیر کرایا تھا۔ اس نے ڈائری میں کوڈ میں اس کارخانے کے اندر کی تمام تفاصیل درج کر رکھی تھیں۔ کوڈ نقشہ بھی تھا۔ جارجی پولیس میں تھا۔ اس لئے اس نے عام پولیس کوڈ استعمال کیا تھا۔ چنانچہ اس ڈائری کی مدد سے مجھے اس پوائنٹ کے ان خفیہ راستوں کا بھی علم ہو گیا۔ اور اندرونی نقشے کا۔ لیکن جارجی کی ڈائری میں اس کمپیوٹرائزڈ حفاظتی نظام کے متعلق بھی تفصیل موجود تھی یہ انتہائی جدید ترین نظام ہے۔ اور اسے بغیر الارم دیئے کبھی بھی کراس نہیں کر سکتی۔ لیکن جارجی نے پیش بندی کے طور پر اس خفیہ راستے سے مشین روم تک جگہ خالی رکھی تھی۔ اس لئے مس مارسیلا کو مشین روم تک جاتے ہوئے کوئی پہرہ دار نہ ملے گا۔ مسئلہ تھا اس مشین روم میں داخل ہونے کا۔ اور مجھے یقین ہے کہ کمپیوٹر کے اندر صرف مردوں کے بارے میں فیڈنگ کی گئی ہو گی۔ کیونکہ جارجی کی ڈائری کے مطابق اس کارخانے میں صرف مرد کام کرتے ہیں۔ مارسیلا جب یہ ہینڈل کھینچ کر چھوڑے گی تو یہ مشین بند ہو جائے گی اور یہ مشین دوسرے خفیہ راستے سے کمپیوٹر کنٹرول ختم کر دے گی۔ جب کہ اس مشین کے بند ہونے سے کمپیوٹر تو چلتا رہے گا لیکن کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے تاکہ

دوسرے خفیہ راستے پر سے اس کا کنٹرول ختم ہو گیا ہے۔ اور پھر مسٹر ٹائیگر حرکت میں آئیں گے اور اس کے بعد یہ کنٹرول روم ٹائیگر کے قدموں میں ہو گا۔ اب رہی یہ بات کہ ہم مشین گنیں اٹھائے اندر داخل ہو جائیں تو کمپیوٹر کنٹرول کی وجہ سے نہ ہی یہ مشین گنیں کام کریں گی۔ اور نہ میری کھوپڑی کا وہ پرزہ۔ چنانچہ نتیجہ صاف ظاہر تھا کہ پرنس آف ڈھمپ کو اپنے باڈی گارڈوں سمیت مسٹر بارگم کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا پڑتا ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ماسٹر۔ واقعی آپ کے ذہن میں کوئی خاص پرزہ فٹ ہے ورنہ عام آدمی اتنی دور تک نہیں سوچ سکتا" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرزہ فٹ نہیں ہے۔ شولانگ دیوتا کی روح کا سایہ ہے اور شولانگ دیوتا دنیا میں سب سے عقلمند دیوتا ہے" ـــــ جوزف نے فوراً ہی اپنا فلسفہ پیش کر دیا۔

"اس لئے تو بے چارے شولانگ دیوتا کو مونگ کی دال کھانی پڑتی ہے۔ جب کہ شولانگ دیوتا کا باورچی مزے سے حریرے بنا بنا کر کھاتا رہتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ جوزف اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک چٹان کے نچلے حصے سے یک لخت سرخ رنگ کی تیز روشنی اس طرح نکلی جیسے ہزاروں سرخ لائٹیں اکٹھی جل اٹھی ہوں۔ روشنی تو ایک لمحے میں بجھ گئی۔ لیکن عمران۔ جوزف اور جوانا کے ذہن

اس کے ساتھ ہی یک لخت تاریک ہوتے گئے اور وہ تینوں کٹے ہوئے درختوں کی طرح لکٹھے ہی زمین پر ڈھیر ہو گئے۔

جیگر کے ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ اور اس کے پیروں کو بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ اور وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ کہ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور بارگم اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ٹیری تھا۔

"باس۔ مجھے اس طرح کیوں باندھا گیا ہے۔ جب کہ میں تو آپ کا وفادار ہوں" ـــــ بارگم کے اندر داخل ہوتے ہی جیگر نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری طرف سے مکمل طور پر مطمئن ہونا چاہتا تھا جیگر۔ اس لئے میں نے تمہیں اس کمرے میں بٹھایا اور پھر مشینوں کے ذریعے

تمہاری چیکنگ کی گئی ہے۔ تمہیں تو علم ہی نہ ہوا ہوگا۔ لیکن نظر نہ آنے والی شعاعوں نے تمہارے جسم تو کیا جسم کے اندرونی نظام تک کو چیک کر لیا ہے۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ تمہیں او۔کے قرار دے دیا گیا ہے" ـــــ بارگم نے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ ـــ ٹیری نے میرا میک اپ تو چیک کیا تھا۔ اور تلاشی بھی لی تھی باس" ـــــ جیگر نے کہا۔

"ہاں ـــ لیکن یہ جگہ ایسی ہے کہ میں ہر لحاظ سے اطمینان چاہتا تھا۔ بہرحال اب تم او۔کے ہو۔ ٹیری! اس کے ہاتھ پیر کھول دو" بارگم نے پیچھے کھڑے ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــــ ٹیری نے کہا۔ اور آگے بڑھ کر پہلے وہ جیگر کی پشت کی طرف آیا۔ اور اس نے اس کے ہاتھوں کی رسیاں کھول دیں۔

"پیروں کی رسیاں تم خود کھول لو جیگر" ـــــ ٹیری نے دوبارہ بارگم کی پشت پر آتے ہوئے کہا۔

اور جیگر سر ہلاتے ہوئے اپنے پیروں پر جھک گیا۔ اس نے جھک کر کرسی کے پایوں سے بندھے ہوئے اپنے پیر کھول دیئے اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"ٹیری ـــ اب تم کنٹرول روم میں جا سکتے ہو۔ میں اب جیگر سے کچھ بات چیت کروں گا" ـــــ بارگم نے مسکراتے ہوئے پشت پر کھڑے ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس ـــــ ویسے حکم فرمائیں تو باہر موجود مسلح آدمی اندر بھجوا دوں" ـــــ ٹیری نے کہا۔

"نہیں ـــــ ان کی ضرورت نہیں۔ اول تو مجھے یقین ہے کہ جیگر کوئی غلط حرکت نہ کرے گا۔ اور اگر اس نے کی بھی تو ایک لمحہ میں یہ ہلاک ہو جائے گا۔ کمرے میں موجود خفیہ نظام میری آنکھوں کے اشارے پر ہی حرکت میں آ جائے گا۔ البتہ تم کنٹرول روم میں جا کر پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اگر دشمنوں کی طرف سے کوئی بھی رپورٹ ملے تو مجھے فوراً اطلاع دینا۔ میں پہنچ جاؤں گا" ـــــ بارگم نے کہا۔ اور ٹیری سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ جاتے ہوئے وہ دروازہ البتہ بند کر گیا تھا۔

"ہاں تو جیگر۔ یہ ہے وہ کاغذ جو بقول تمہارے جارجی نے تمہارے حوالے کیا تھا۔ اور یہ کسی کوڈ میں لکھا ہوا ہے اور تم اس کوڈ کو حل کر سکتے ہو۔ اور اس میں ریڈ پوائنٹ کے چار خفیہ راستوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کون کون سے راستے ہیں وہ مجھے پوری تفصیل سے بتاؤ" ـــــ بارگم نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکال کر اسے کھولتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ کاغذ قلم کی ضرورت پڑے گی۔ تب ہی یہ ڈی کوڈ ہو سکے گا" ـــــ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کاغذ قلم ـــ لیکن یہاں تو کوئی کاغذ وغیرہ نہیں ہے۔ تم اسے پڑھ کر مجھے زبانی تفصیلات بتا دو۔ اور دیکھو وہ خفیہ راستوں سے

توہم واقف ہیں۔ وہ میں تمہیں پہلے ہی بتا دیتا ہوں۔ تاکہ تم ان راستوں کی تفصیلات کے بارے میں سر نہ کھپاتے رہو" ۔۔۔۔ بارگم نے کہا۔

"یس باس۔ یہ ٹھیک رہے گا" ۔۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اور بارگم نے اُسے دو راستوں کے متعلق مختصر سی تفصیلات بتا دیں۔

"ٹھیک ہے باس۔ ان کی تفصیلات بھی اس میں موجود ہیں۔ اب میں آپ کو باقی دو راستوں کے متعلق بتاتا ہوں" ۔۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے کاغذ کو اٹک اٹک کر پڑھنا شروع کر دیا۔

"یہ تم اٹک اٹک کر کیوں پڑھ رہے ہو جلدی پڑھو۔ اس طرح تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے" ۔۔۔۔ بارگم نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ کوڈ میں ہے۔ اگر کاغذ اور قلم مل جاتا تو میں اسے جلدی سے ڈی کوڈ کر لیتا۔ پھر آسانی ہو جاتی۔ اب تو پہلے مجھے اسے پڑھنا پڑتا ہے۔ پھر ذہن میں ڈی کوڈ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد آپ کو بتانا پڑتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے سارا معاملہ ہی الٹ ہو جائے" ۔۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ٹھہرو۔ میں کاغذ منگواتا ہوں۔

...گم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون ...ی طرف بڑھتا۔ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ٹیری ...در داخل ہوا۔

"باس باس۔ ہم نے مادام مارسیلا کو پکڑ لیا ہے" ۔۔۔۔ ٹیری ...نے انتہائی پرجوش انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"مارسیلا کو پکڑ لیا ہے ۔۔۔۔ کیا مطلب۔ کہاں سے پکڑ لیا ہے" ...رگم نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس ۔۔۔۔ ریڈ پوائنٹ کے کنٹرول روم سے باس" ...ری نے جواب دیا۔

"کیا ۔۔۔۔ کیا تم نشے میں ہو۔ ریڈ پوائنٹ کے کنٹرول روم سے ...مارسیلا۔ وہ یہاں کیسے پہنچ گئی۔ کمپیوٹر کنٹرول کی وجہ سے وہ اندر داخل ہی نہیں ہو سکتی" ۔۔۔۔ بارگم کی آنکھیں حیرت سے ...پھیلنے لگیں۔

"اوہ باس۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیسے اندر پہنچ گئی۔ حالانکہ ...کمپیوٹر نے اس کے داخلے یا موجودگی کا کوئی کاشن نہیں دیا تھا۔ ویسے ...راؤنڈ میں کنٹرول آفس سے دو آدمی چیکنگ کے لئے وہاں پہنچے تو ...دروازہ کھلا ہوا تھا اور مارسیلا اندر ایک مشین کے سامنے کھڑی ...تھی۔ ان دونوں نے اسے ہینڈز اپ کرا لیا۔ اس کے پاس مشین گن ...تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہمارے آدمیوں پر مشین گن کھول ...دی۔ ... کنٹرول روم میں جانے کے لئے ان آدمیوں نے خصوصی

لباس پہنے ہوئے تھے اس لئے انہیں گولیاں زخمی نہ کر سکیں۔ اور انہوں نے ایس لائٹ فائر کر کے اُسے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے فوری طور پر اُسے آٹھ نمبر میں پہنچانے کے آرڈر دیئے۔ اور کنٹرول روم کے پورے سیکشن کو الرٹ کر دیا کہ وہ چیک کریں کہ مارسیلا کہاں سے اندر داخل ہوئی اور اس نے کنٹرول روم کا دروازہ کیسے کھولا۔ اور پھر بغیر حفاظتی انتظام کے وہ اندر زندہ سلامت کیوں کھڑی تھی۔ اور پھر کمپیوٹر نے اس کے داخلے کو کیوں نہیں روکا۔ اور اگر روکا نہیں تو پھر الارم کیوں نہیں دیا۔ اور میں خود آپ کو اطلاع کرنے آیا ہوں" ——— ٹیری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کہ ریڈ پوائنٹ میں کوئی خلا ہے جس کی وجہ سے سپر کمپیوٹر بھی فیل ہو گیا ہے۔ اس خلا کا پتہ مارسیلا کو تھم جارجی سے لگا ہو گا" ——— بارگم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ ٹیری اُس کی بات کا جواب دیتا۔ پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ٹیری نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— ٹیری سپیکنگ" ——— ٹیری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں کنٹرول آفس سے نکسن بول رہا ہوں باس۔ ہم نے تین آدمی پکڑے ہیں۔ جن میں دو حبشی اور ایک ایشیائی نوجوان ہے ان کے حلیے بالکل وہی ہیں جن کی چیکنگ کے لئے ریڈ پوائنٹ کے باہر آپ نے پکٹنگ کرا رکھی ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹیری

بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ دو حبشی اور ایک ایشیائی۔ اوہ یقیناً پرنس اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ کہاں سے پکڑے ہیں" ——— ٹیری نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ حبشی اور ایشیائی" ——— بارگم بھی چیخ پڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور ٹیری کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا۔

"ہیلو نکسن ——— میں بارگم بول رہا ہوں۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تفصیل سے بتاؤ" ——— بارگم نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس ——— مارسیلا کو جب پکڑا گیا تو ہم نے کنٹرول آفس سے پورے ریڈ پوائنٹ اور اس کے حصوں کی سپیشل چیکنگ شروع کی تو باس کنٹرول روم سے دائیں ہاتھ پر جہاں کاٹھ کباڑ والا فالتو کمرہ ہے۔ اس کے باہر ایک کمرہ نما تہہ خانہ اور نظر آیا۔ جس میں ایک ایشیائی اور دو حبشی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے نظر آئے تو ہم نے وہاں فوری طور پر وہاں بی۔ الیون ٹائپ ریز گن پہنچائی اور پھر اس سے فائر کر دیا۔ کیونکہ یہ شعاعیں ہر قسم کی رکاوٹ سے نکل جاتی ہیں۔ اس لئے راستے میں موجود دیوار وغیرہ کو کراس کر کے ان ریز نے ان تینوں کو بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے اس دیوار کا جائزہ لیا تو باس پتہ چلا کہ یہاں ایک خفیہ راستہ ہے۔ جو کہ کنٹرول روم تک کمپیوٹر کنٹرول سے باہر ہے۔ کمپیوٹر میں یہ راستہ۔ کمرہ اور اس کے بعد کا تہہ خانہ فیڈ ہی نہیں کیا گیا تھا۔ اس دیوار میں سے ہم نے راستہ تلاش کیا۔ اور پھر ان تینوں کو جو ٹائپ ریز کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ ہم نے

اٹھا کر کمرہ نمبر آٹھ میں پہنچا دیا ہے۔ جہاں مادام مارسیلا کو پہنچایا گیا ہے" ——— بگمن نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ——— ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ دشمن ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ تم ان کا خیال رکھو ہم وہیں کمرہ نمبر آٹھ میں پہنچ رہے ہیں۔ اور سنو۔ پورے ریڈ پوائنٹ کو چیک کرو۔ ہوسکتا ہے ایسا ہی کوئی اور خلا بھی موجود ہو" ——— بارگم نے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"تم یہیں رکو جیگر۔ تمہارا وہ پرنس اپنے ساتھیوں سمیت ہاتھ آگیا ہے۔ میں ذرا اس کا خاتمہ کر دوں۔ اس کے بعد تم سے تفصیلی بات چیت ہوگی" ——— بارگم نے خاموش کھڑے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری درخواست ہے باس کہ آپ مجھے ساتھ لے لیں ہوسکتا ہے میں اس کاغذ کی بناپر ان سے کوئی اہم بات اگلوالوں" ——— جیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم یہیں رکو گے۔ یہ میرا حکم ہے" ——— بارگم نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹیری کو باہر چلنے کا اشارہ کیا۔ اور خود تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"جیگر۔ تم بے فکر رہو۔ اب تم اپنے آدمی ہو۔ اس لئے تمہیں کسی قسم کے فکر کی ضرورت نہیں ہے" ——— ٹیری نے جیگر کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے اس طرح دبایا کہ جیگر کو مجبوراً کرسی پر بیٹھنا پڑا پھر جیسے ہی جیگر کرسی پر بیٹھا۔ ٹیری نے لات کرسی کے پائے پر ماری

تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کرسی کے سامنے فرش سے لوہے کی ایک خول نما چادر باہر نکلی اور دوسرے لمحے وہ کرسی کی پشت کے اوپر سے ہوتی ہوئی فرش میں غائب ہو گئی۔ اور جیگر کرسی سمیت اس خول میں اس طرح بند ہو گیا جیسے اُسے کسی صندوق میں بند کر دیا گیا ہو۔ خول کے صرف سامنے کے حصے میں چند باریک باریک سوراخ نظر آرہے تھے۔ جو شاید ہوا کے لئے بنائے گئے تھے۔ اور پھر ٹیری مسکراتا ہوا تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا۔ اب جیگر واقعی مکمل طور پر بے بس ہو چکا تھا۔

جسم میں پیدا ہونے والی درد کی تیز لہر نے عمران کے ذہن پر چھایا ہوا اندھیرا دور کر دیا۔ اور اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ اُسے انتہائی عجیب و غریب حالت میں ہوش آیا تھا۔ وہ زمین میں موجود ٹھوس فولاد کے ایک سلنڈر کے اندر بند سیدھا کھڑا تھا صرف اس کا سر گردن سمیت اس سلنڈر سے باہر تھا۔ باقی پورا جسم سلنڈر کے اندر بند تھا۔ اور اس سلنڈر کا نچلا حصہ زمین کے اندر دفن تھا۔ سلنڈر کی چادر بہت موٹی اور ٹھوس فولاد کی بنی ہوئی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا تو اُسے اپنے ساتھ ہی اپنی جیسی حالت میں جوزف جوانا اور راما دام مارسیلا کھڑے نظر آ گئے۔ ان سب کے بھی صرف سر اور گردنیں ان سلنڈروں سے باہر تھیں۔ باقی جسم سلنڈر کے اندر بند تھے۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور سپاٹ تھا۔ دیواریں اور فرش

کنکریٹ کے تھے۔ اور ان میں کوئی رخنہ موجود نہ تھا۔ بس صرف فرش میں چار سلنڈر گڑھے ہوئے موجود تھے۔ جن میں عمران اور اس کے ساتھی بند تھے۔ اس کمرے کا صرف ایک دروازہ تھا۔ جو ٹھوس فولاد کا بنا ہوا تھا اور بند تھا۔ عمران کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران کا ذہن تیزی سے اس صورت حال کا تجزیہ کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے سر اٹھا کر چھت کی طرف غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کیونکہ چھت پر ان چار سلنڈروں کے عین اوپر باریک باریک سوراخ نظر آ رہے تھے جو تاریک تھے۔ پھر عمران کی تیز نظروں نے اس بات کا بھی ایک لمحے میں جائزہ لے لیا۔ کہ ایسے سوراخ چھت میں اور بھی کئی جگہوں پر تھے۔ اور ان سوراخوں کو دیکھتے ہی وہ ساری صورت حال سمجھ گیا۔ جارجی کی ڈائری میں اس کمرے یا ان سلنڈروں کے بارے میں کچھ نہ لکھا تھا۔ لیکن عمران سمجھ گیا تھا کہ دشمنوں کو قید کرنے کے لئے انتہائی ذہانت آمیز انداز میں اس کمرہ کو سیٹ کیا گیا ہے۔ فرش میں یقیناً ایسے آلات موجود ہیں جو کسی بھی انسان کی چوڑائی کے مطابق ٹھوس لوہے کی چادروں سے بنا ہوا سلنڈر بنا کر اوپر لے آ سکتے ہیں اور پھر اس سلنڈر میں اوپر سے اس آدمی کو اندر ڈال دیا جاتا تھا۔ کیونکہ سلنڈر جسم سے کافی کھلا تھا۔ اگر یہ سلنڈر نیچے سے نکل کر اوپر کھڑے ہوتے آدمی کی جسامت کے مطابق بنائے جاتے تو پھر یقیناً یہ گول نہ ہوتے اور ان کے درمیان کہیں جھری ہوتی۔ دوسری بات یہ کہ بے ہوش آدمی کو اس طرح سیدھا کسی طور بھی کھڑا نہ کیا جا سکتا تھا۔ کہ

وہ اطمینان سے کھڑا رہے اور سلنڈر نیچے سے نکل کر اُسے گھیر لے۔ اور چھت کے سوراخوں سے اس پر مختلف سائنسی ریز وغیرہ ڈال کر اُسے ہوش میں بھی لایا جا سکتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ ان ریز کی وجہ سے تشدد بھی کیا جاتا ہو۔ اور اب بھی شاید چھت سے ہی کوئی شعاع اس پر ڈالی گئی تھی۔ جس سے اس کے جسم میں درد کی تیز لہر پیدا ہوئی اور وہ ہوش میں آ گیا۔

ابھی عمران ان باتوں پر غور ہی کر رہا تھا کہ یک لخت کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

کمرے میں بارگم داخل ہو رہا تھا۔ مارسیلا سے اس کا جو قد و قامت اور حلیہ اُسے معلوم ہوا تھا آنے والا سو فیصد اس پر فٹ بیٹھتا تھا۔ اس لئے عمران اُسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی بارگم ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا۔ اور اس کے پیچھے مشین گن سے مسلح ایک آدمی تھا جو اندر داخل ہوتے ہی دروازے کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ جب کہ بارگم اور اس کا ساتھی تیزی سے چلتے ہوئے عمران کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ بارگم ایک قدم آگے تھا جب کہ دوسرا نوجوان اس سے ایک قدم پیچھے تھا۔

"ہونہہ — تو تم ہو وہ پرنس آف ڈھمپ جس نے ڈیتھ چانس اور ریڈ فلیم کو چیلنج کیا ہے"۔ — بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ وہ عمران کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"کرکٹ بائی چانس تو سنا تھا۔ لیکن یہ ڈیتھ بائی چانس شاید ٹریفک پولیس والوں کا کوئی کوڈ ہو گا۔ وہ یقیناً ایکسیڈنٹ کو ڈیتھ چانس کہتے

ہوں۔ ویسے ہمیں ٹریفک والوں سے بہت خوف آتا ہے۔ وہ چالان کرنے میں ذرا دیر نہیں کرتے۔ اور ریڈ فلیم شاید ویلڈنگ کوڈ ہے۔ اور جہاں تک ہم سمجھے ہیں تم شاید پہلے ویلڈنگ کا کام کرتے ہو گے اور تم ٹریفک پولیس میں بھرتی ہو گئے۔ ویسے دونوں پیشے ہی بہت اچھے ہیں۔ جوڑ ہی تو لگانا ہے چاہے ویلڈنگ کا ہو یا گاڑیوں کا"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بارگم حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا۔

"ٹیری" — عمران کی بات ختم ہوتے ہی بارگم نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" — ٹیری نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹاپ ریز اور اینٹی ٹاپ ریز نے یقیناً اس کا ذہن غیر متوازن کر دیا ہے۔ ڈاکٹر واکر کو بلاؤ فوراً" — بارگم نے چیخ کر ٹیری سے کہا۔

"یس باس" — ٹیری نے جواب دیا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ کنٹرول آفس۔ ڈاکٹر واکر کو کمرہ نمبر آٹھ میں بھیجو۔ فوراً" ٹیری نے کہا اور ڈبے پر لگا ہوا بٹن دوبارہ پریس کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

بارگم اس دوران خاموش کھڑا عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"بہت خوب۔ تو تم نے یہاں ماہر نفسیات بھی رکھا ہوا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن بارگم نے اس کی بات کا کوئی

جواب نہ دیا۔ اب وہ عمران کی بجائے غور سے جوزف، جوانا اور مارسیلا کو باری باری دیکھ رہا تھا۔

"ان تینوں کو ہوش میں کیوں نہیں لایا گیا۔" ——— بارگم نے ایک بار پھر ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے صرف پرنس کو ہوش میں لانے کا حکم دیا تھا باس" ٹیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"انہیں بھی ہوش میں لاؤ۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ان تینوں کے ذہن بھی ختم ہو چکے ہیں یا نہیں" ——— بارگم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— ٹیری نے کہا۔ اور اس نے جیب سے ایک بار پھر وہی ڈبہ نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ کنٹرول آفس ——— ٹیری بول رہا ہوں۔ ان دو حبشیوں پر اینٹی ٹاپ ریز کا فائر کرو اور مارسیلا پر اینٹی ایس لائٹ ریز ڈال دو" ٹیری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور بٹن کو پریس کر کے ڈبہ جیب میں ڈال لیا۔

دوسرے لمحے چھت پر جھماکے سے ہوئے۔ مارسیلا پر سفید رنگ کی تیز روشنی کی دھار جب کہ جوزف اور جوانا پر سرخ رنگ کی دھاریں سی پڑیں۔ اور ایک لمحے میں غائب ہو گئیں۔ دوسرے لمحے جوزف اور جوانا دونوں کے حلق سے کراہیں سی نکلیں اور انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ جب کہ مارسیلا نے ایک لمحے کے لئے بیہوشی کے عالم میں ادھر ادھر سر مارا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

"تم نے دیکھ لیا مارسیلا کہ تم میرے ہاتھوں سے بچ کر قبر میں بھی داخل نہیں ہو سکتیں۔ اب تم سے ایسا انتقام لوں گا کہ تمہاری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی" ——— بارگم نے مارسیلا کے ہوش میں آتے ہی اس سے مخاطب ہو کر انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔ مارسیلا اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔

"پرنس۔ آپ یہاں کیسے پہنچ گئے" ——— مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر بارگم نے ایک ماہر نفسیات کو بلوایا ہے تا کہ وہ ہمارے ذہن کا تجزیہ کر کے اسے بتائے کہ ہمارا ذہنی توازن تو کہیں خراب نہیں ہو گیا۔ اور اگر ہم تمہاری بات کا جواب دیں گے تو مسٹر بارگم کو مزید یقین ہو جائے گا کہ ہم اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں۔ اس لئے ہم ماہر نفسیات ڈاکٹر داکر کے فیصلے تک آپ کی بات کا کوئی جواب نہیں دینا چاہتے" ——— عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں والی نظر کی عینک تھی۔ اور وہ آدھے سر سے گنجا تھا۔

"یس باس ——— میرے لئے کیا حکم ہے" ——— آنے والے نے سامنے جھکتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر داکر۔ تم نے ان تینوں کی رپورٹ تیار کرنی ہے" بارگم نے عمران، جوزف اور جوانا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سخت

لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــــ ڈاکٹر ڈاکر نے کہا، اور اس نے جیب سے چند تہہ شدہ کاغذات نکالے اور انہیں مؤدبانہ انداز میں بارگم کی طرف بڑھا دیئے۔

"پہلے اس پرنس کے متعلق بتاؤ" ــــــ بارگم نے کہا۔

"یس باس" ــــــ ڈاکٹر ڈاکر نے جلدی سے خود ہی ایک کاغذ کو کھولا اور اُسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"آئی کیو ریٹنگ ٹاپ۔ ذہنی توانائی ٹاپ۔ فوری اور صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت ٹاپ۔ سوچ کی لہریں انتہائی توانا۔ ذہنی خلیات میں برقی توانائی بے پناہ۔ ذہنی کنٹرول کرنے کا ماہر۔ باس اس آدمی کے ذہن نے مجھے ششدر کر دیا ہے۔ یہ شخص میرے نقطہ نظر سے اس وقت دنیا میں سب سے طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں اس جیسا ذہن کبھی چیک نہیں کیا" ــــ ڈاکٹر ڈاکر نے کاغذ کو دوبارہ تہہ کرتے ہوئے کہا۔

اور بارگم اور ٹیری دونوں کے چہروں پر ڈاکٹر ڈاکر کی باتیں سن کر استعجاب کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ ان کے چہرے پر موجود تاثرات بتا رہے تھے کہ انہیں ڈاکٹر ڈاکر کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا۔

"ہونہہ ــــ اب ان حبشیوں کے متعلق تمہاری کیا رپورٹ ہے" بارگم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ان میں سے دو نمبر سلنڈر میں جو حبشی ہے باس یہ ذہنی طور پر

ظالم، جابر، سفاک قسم کا آدمی ہے۔ آئی کیو ریٹنگ تھرڈ کلاس۔ ذہنی توانائی فورتھ کلاس۔ فوری اور صحیح فیصلہ کرنے کے بارے میں نیگٹو زیرو کیٹیگری میں آتا ہے" ــــــ ڈاکٹر ڈاکر نے دوسرا کاغذ کھولتے ہوئے کہا۔

"نیگٹو زیرو دن کا کیا مطلب ہوا" ــــــ بارگم نے چونک کر کہا۔

"باس۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ شخص جو فیصلہ کرتا ہے۔ جذباتی طور پر کرتا ہے۔ اور اس پر فوری عمل درآمد کر گزرتا ہے۔ اور ضروری نہیں کہ اس کا فیصلہ درست ثابت ہو۔ اور اسے اس کی پرواہ بھی نہیں ہے۔ یہ عقل سے زیادہ جذبات کا قائل ہے" ــــــ ڈاکٹر ڈاکر نے سر اٹھا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اور بتاؤ" ــــــ بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سوچ کی لہریں نارمل۔ ذہنی خلیات میں برقی توانائی نارمل۔ ذہنی کنٹرول زیرو" ــــــ ڈاکر نے دوبارہ کاغذ پڑھتے ہوئے کہا، اور کاغذ تہہ کر دیا۔

"اور یہ دوسرا حبشی" ــــــ بارگم نے اس بار جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، کیونکہ ڈاکٹر ڈاکر نے پہلے جوانا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رپورٹ پڑھی تھی۔

"سلنڈر نمبر چار میں بند حبشی انتہائی پس ماندہ ذہن کا مالک ہے۔ ایسا ذہن کہ جیسے یہ شخص انتہائی غیر مہذب دیس سے آیا ہو۔ اس کا ذہن ہر لحاظ سے نارمل ہے، لیکن یہ ایسا ذہن ہے جو اپنے آقا کی

غلامی پر کٹھ پتلی کی طرح ناچ سکتا ہے " ــــــ ڈاکٹر واکر نے تہ
کھول کر پڑھتے ہوئے کہا اور پھر اُسے تہہ کر دیا ۔
" ہونہہ ــــــ پھر تو یہ دونوں صحیح باڈی گارڈ ہیں ۔ او کے
واکر ۔ اب آپ جا سکتے ہیں " ــــــ بارگم نے کہا اور ڈاکٹر ا
سلام کر کے مڑا ۔ اور دروازے سے باہر نکل گیا ۔
" ہاں ۔ تو پرنس آف ڈھمپ ۔ تو ڈاکٹر واکر کے مطابق تم
ہو ۔ لیکن مشین گن سے نکلنے والی ایک گولی تمہارے اس
کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دے گی " ــــــ بارگم نے بڑے
طنزیہ لہجے میں کہا ۔
" ہمارا خیال ہے تم نے آج تک اپنے لئے اس ڈاکٹر
کی خدمات حاصل نہیں کیں ۔ ورنہ تمہیں لازماً یہ معلوم ہو جاتا کہ
دنیا کے احمق ترین انسان ہو " ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا ۔
" شٹ اپ ــــــ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے ۔
میرے ایک اشارے پر تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس سلنڈر
اندر دفن ہو جاؤ گے " ــــــ بارگم نے غصے سے چیختے ہوئے
کہا ۔
" گڈ ــــــ دھمکیاں اچھی دے لیتے ہو ۔ پہلے گولی سے
توڑنے کی دھمکی دی ۔ اب سلنڈر میں دفن ہونے کی دھمکی دے
رہے ہو ۔ تمہیں تو آئس لینڈ حکومت میں وزیر دھمکیات ہونا چاہئے
تھا ۔ بہرحال کیا تم ہمیں بتاؤ گے کہ اس سارے کھیل سے

کیا ہے " ــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اس کے
میں گہرا اطمینان تھا ۔
" تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ تم کس کے اشارے پر یہاں میرے
خلاف کام کر رہے ہو ۔ کیونکہ تمہاری یہاں آمد اور اس نوعیت کی
کارروائیوں کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی " ــــــ بارگم نے تیز
لہجے میں کہا ۔
" ایک ادارہ ہے ۔ انٹرنیشنل نارکوٹک ایجنسی ۔ یہ ادارہ اقوام
متحدہ کے تحت قائم کیا گیا ہے اور ہم نے صرف انسانیت کے
تحفظ کی خاطر اس ادارے کی رکنیت قبول کر لی ہے ۔ اس ادارے
کا مقصد پوری دنیا میں منشیات کی پیداوار ۔ اس کی خرید و فروخت ۔
اس کی سمگلنگ کا خاتمہ ہے ۔ اور ہم نے اس ادارے کی اس
ایجنسی کی رکنیت قبول کی ہے ۔ جس کا تعلق پیداوار کے شعبے سے
ہے ۔ اور ہمیں اطلاع ملی تھی کہ آئس لینڈ جدید منشیات کی تیاری میں
پوری دنیا میں سب سے آگے جا رہا ہے ۔ چنانچہ ہمیں یہاں
تشریف لانی پڑی ۔ اور یہاں آ کر ہم نے جو جائزہ لیا ۔ اس سے جو
حالات سامنے آئے ۔ اس سے اس اطلاع کی تصدیق ہوتی تھی "
عمران نے بڑے باوقار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔
" تمہاری گفتگو کا انداز بتا رہا ہے کہ تم واقعی کسی مشرقی ریاست
کے پرنس ہو ۔ بہرحال تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے ثابت ہوتا
ہے کہ تم ہمارے لئے انتہائی خطرناک شخص ہو ۔ اس لئے تمہاری
موت اب ناگزیر ہو چکی ہے " ــــــ بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"موت اور زندگی کا فیصلہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے مسٹر بارگم۔ البتہ ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح ہم نے تمہارے سوال کا تفصیل سے جواب دیا ہے۔ اسی طرح تم بھی ہمارے ایک سوال کا جواب دو گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا سوال ہے تمہارا"۔۔۔ بارگم نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"صرف ایک سوال کہ تم نے مادام مارسیلا اور ہمیں کس طرح چیک کیا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور بارگم نے کنٹرول آفس سے ملنے والی رپورٹ مختصر لفظوں میں بتا دی۔

"گڈ۔ تھینک یو۔ اب ہم پوری طرح مطمئن ہو گئے ہیں کہ غلطی مادام مارسیلا سے نہیں ہوئی۔ ورنہ ہم مادام مارسیلا کو ان کی غلطی پر سرزنش کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ ہمیں یقین ہے کہ مادام نے ہماری ہدایات پر پوری طرح عمل کیا ہو گا"۔۔۔ عمران نے مادام مارسیلا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس۔۔۔ آپ کی ہدایات پر عمل ہو چکا تھا جب اچانک مجھ پر وار کیا گیا تھا"۔۔۔ مارسیلا نے جلدی سے جواب دیا۔ عمران کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے چمک لہرائی اور دوسرے لمحے وہ نارمل ہو گیا۔

"تم نے اسے کیا ہدایات دے کر بھیجا تھا"۔۔۔ بارگم نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں نے انہیں بھیجا تھا تاکہ آپ سے مذاکرات کا وقت مقرر کیا

کیے۔ لیکن اب شاید اس کی ضرورت نہیں رہی۔ ویسے مسٹر بارگم آپ کے ریڈیو ایسنٹ میں کون کون سی قسم کی منشیات تیار ہوتی ہیں کیا آپ اس کی تفصیل بتائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم شاید وقت گزارنا چاہتے ہو۔ اس لئے اوٹ پٹانگ قسم کی باتیں کر رہے ہو۔ لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ ان سلنڈروں میں بند ہونے کے بعد تم بالکل بے بس ہو چکے ہو۔ بہرحال بہت باتیں ہو چکی ہیں اور اب میں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے میرا فیصلہ سن لو۔ تم اور تمہارے باڈی گارڈز کو انہی سلنڈروں کے اندر ہی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور مارسیلا کو ہم نے اپنے ساتھی ٹیری کو بخش دیا ہے۔ اس کی قسمت کا فیصلہ ٹیری خود کرے گا"۔ بارگم نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے مڑ کر مسلح آدمی کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ تیزی سے آگے بڑھ آیا۔

"اس پرنس کی کھوپڑی اڑا دو۔ اس وقت تک ٹریگر سے تمہاری انگلی نہیں ہٹنی چاہئے۔ جب تک اس کی کھوپڑی اس سلنڈر کے اوپر سے مکمل طور پر غائب نہ ہو جائے"۔۔۔ بارگم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ اس آدمی نے سر جھکا کر کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے اپنی مشین گن کا رخ عمران کی طرف کیا اور کمرہ مسلسل اور بے پناہ فائرنگ کے ساتھ ساتھ مارسیلا کے حلق سے نکلنے والی بے اختیار چیخوں سے گونج اٹھا۔

کرسی کے اوپر آجانے والے کور میں باریک باریک سوراخ موجود تھے جو جیگر کے بالکل چہرے کے سامنے تھے۔ اور جیگر نے ان باریک سوراخوں میں سے ٹیری کو واپس جاتے اور دروازہ بند کرتے دیکھ لیا تھا۔ جیسے ہی دروازہ بند ہوا جیگر نے اپنی قمیض کی ایک کف پر لگا ہوا بٹن دوسرے ہاتھ سے نوچا۔ کور چونکہ خاصا کھلا تھا اس لئے جیگر کو ہاتھ اور جسم ہلانے میں زیادہ تنگی کا سامنا نہ تھا۔ لیکن وہ اس کور سے باہر نہ جا سکتا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی آستین پر لگا ہوا بٹن نوچا اور پھر اس نے بٹن کو انداز سے اپنی ایک ٹانگ کے قریب آہستہ سے فرش کی طرف چھوڑ دیا۔ وہ کور کی وجہ سے جھک کر نہ دیکھ سکتا تھا۔ اور چھوٹا سا بٹن کہیں بھی گر سکتا تھا۔ لیکن جیگر نے اُسے نیچے پھینکتے ہوئے ہر ممکن احتیاط سے کام لیا تھا۔ اور پھر اس نے دونوں پیروں

آہستہ سے ادھر ادھر کھسکایا۔ اس کے جوتے کے نیچے چونکہ لیدر
ل تھا۔ اس لئے چند لمحوں بعد اُسے پیر کے نیچے اس بٹن کی
ودگی کا احساس ہو گیا تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ
گئی۔ اس نے احتیاط سے پیر کو آگے بڑھایا۔ اور بٹن اس کے
تے کے تلے کے نیچے کھسکتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جب اس کے
ٹ کی ٹو کور کی چادر سے ٹکرائی تو اس نے پیر کو اوپر اٹھایا اور پھر
راز سے اُسے اس طرح پیچھے کیا کہ تلے کے نیچے موجود بٹن
ن کے بوٹ کی ٹو کے سامنے آجائے اور پھر دانت بھینچ کر اس
نے پیر کو تیزی سے آگے کی طرف بڑھا دیا۔ جیسے ہی اس کے بوٹ
ٹو کور کی چادر سے ٹکرائی ایک دھماکہ ہوا اور چادر کا نچلا حصہ ٹکڑے
ٹکڑے ہو کر دور فرش پر جا گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز
سے اوپر والا حصہ بھی جو اس کے سر کے اوپر سے ہو کر پچھلی طرف فرش
میں غائب ہو گیا تھا۔ پچھلی طرف کے فرش میں غائب ہو چکا تھا اور
اب کرسی پر اس کور سے آزاد ہوا بیٹھا تھا۔ کور کے اوپر والے
حصے کے غائب ہوتے ہی وہ اچھل کر اٹھا اور چھلانگ مار کر ایک
طرف ہٹ گیا۔ کور کے نچلے حصے کے ٹکڑے دروازے کے
سامنے بکھرے ہوئے تھے۔ اور جس جگہ وہ بٹن چادر سے ٹکرایا
تھا وہاں سے فرش کا تھوڑا سا حصہ بھی چادر کے ساتھ ہی اکھڑ گیا
تھا۔ اور اب اس اکھڑی ہوئی جگہ سے دھواں سا نکل رہا تھا۔

جیگر باہر نکل کر کچھ دیر کھڑا رہا۔ وہ اس دھماکے کا ردِ عمل چیک
کرنا چاہتا تھا لیکن جب کئی منٹ تک کوئی ردِ عمل نہ ہوا تو وہ آہستہ سے

دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کو کھولا تو دروازہ کھل
گیا۔ لیکن جیگر دروازے کے اندر ہی کھڑا رہا۔ اس نے اپنے
کوئی حصہ باہر نہ نکالا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ پورا ریڈ پوائنٹ کمپیوٹر
کنٹرول ہے۔ اور وہ صرف اس کمرے کے اندر محفوظ ہے۔ اس
سے باہر نکلتے ہی کمپیوٹر نے اُسے چیک کر لینا ہے۔ اس لئے کہ
اس کمرے کی حد تک کمپیوٹر میں اس کی موجودگی کو فیڈ کیا گیا تھا...
دروازہ میں کھڑا سوچ رہا تھا۔ کہ اب کیا کرے کہ اس کے کانوں میں
کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ قدموں کی آواز بتا رہی تھی کہ آ
والا ادھر ہی آرہا ہے۔ جیگر تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو گیا۔ قدموں کی
آواز اس دروازے کے سامنے پہنچی تو یکلخت ایک انسانی آواز
سنائی دی۔

"ارے یہ کیا" ـــــ بولنے والے نے شاید کھلے دروازے
کے سامنے ٹوٹے ہوئے کور کے ٹکڑے دیکھ کر ایسا کہا تھا۔ اور
پھر ایک مشین گن بردار آدمی یکلخت اچھل کر اندر داخل ہوا۔ اس
کے ساتھ ہی جیگر کا بازو لہرایا اور اندر آنے والا آدمی چیختا ہوا سامنے
پڑی کرسی پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اچھل کر ایک
طرف جا گری تھی۔ جیگر نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن اٹھائی اور
کرسی میں پھنس کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس آدمی کے
سینے پر اس کی نال رکھ دی۔

"تمہارا نمبر اور کوڈ" ـــــ جیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹونٹی ون کوڈ ریڈ ایریا" ـــــ اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے

انداز میں جواب دیا۔

"اوکے ـــــ اگر زندگی چاہتے ہو تو دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر
کھڑے ہو جاؤ" ـــــ جیگر نے اُسی طرح غراتے ہوئے کہا۔
اور وہ آدمی جلدی سے اٹھا اس نے زور لگا کر اپنے بھاری جسم کو
کرسی سے باہر نکالا اور پھر سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اس دیوار کی طرف جاؤ۔ اور اس کے ساتھ منہ لگا کر کھڑے ہو جاؤ۔
جلدی کرو ورنہ بوٹیاں اڑا دوں گا" ـــــ جیگر کے لہجے میں بے پناہ
غراہٹ تھی۔ اور وہ آدمی تیزی سے دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ جیگر اس
کے پیچھے چلتا ہوا اس کے قریب پہنچا۔ اور پھر مشین گن کی نال اس
نے اس کی گردن کی پشت پر رکھ کر قدرے دبا دی۔

"بارگم اور ٹیری اس وقت کہاں ہیں" ـــــ جیگر نے پوچھا۔

"وہ کنٹرول آفس میں ہیں۔ میں وہیں سے آرہا ہوں۔ انہوں نے
مجھے یہاں پہرہ دینے کے لئے کہا تھا" ـــــ اس آدمی نے بھنچے
بھنچے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کنٹرول آفس کا راستہ بتاؤ" ـــــ جیگر نے پوچھا۔

"اس راہداری میں دائیں طرف جانے کے بعد سیڑھیاں نیچے
جاتی ہیں وہ کنٹرول آفس ہے" ـــــ اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوکے" ـــــ جیگر نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا
دیا۔ چونکہ نال گردن کے اندر دبی ہوئی تھی۔ اس لئے ہلکے سے
دھماکے ہوئے۔ اور دوسرے لمحے اس آدمی کی گردن ریشہ ریشہ
ہو گئی۔ اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح دیوار کے ساتھ گھسٹتا ہوا

نیچے گر گیا۔ جیگر نے جلدی سے اُسے سیدھا کیا اور پھر اس کی بوشرٹ پینٹ سے کھینچ کر باہر نکالی اور پینٹ کے اندرونی طرف اس کی بیلٹ کے ساتھ ساتھ ہاتھ پھیرنے لگا۔ ایک جگہ اس کا ہاتھ اٹک گیا۔ اور پھر جب اس نے ہاتھ باہر کھینچا تو ایک پتلی لیکن مستطیل سی ڈبیا اس کے ہاتھ میں تھی۔ جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا کلپ لگا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے اس ڈبیا کو اپنی پتلون کی بیلٹ کے اندرونی طرف فٹ کر لیا اور پھر مشین گن اٹھائے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس بار وہ رکے بغیر دروازے سے نکل کر راہداری میں پہنچ گیا۔

"ہیلو ہیلو ——— کوڈ بتاؤ کوڈ بتاؤ" ——— یک لخت جیگر کے کانوں میں مشینی آواز سنائی دی۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کے ذہن کے اندر کوئی بول رہا ہو۔

"ریڈ ایریا" ——— جیگر نے اس آدمی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"نمبر بتاؤ۔ نمبر بتاؤ" ——— وہی مشینی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ٹونٹی ون" ——— جیگر نے پھر اُسی آواز اور لہجے میں جواب دیا۔

"او۔ کے ——— کلیر فار ون آور" ——— مشینی آواز سنائی دی۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔

جیگر کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ سمجھ گیا کہ اب ایک گھنٹے تک کمپیوٹر نے اُسے کلیر کر دیا ہے۔ اُسے معلوم

تھا کہ کمپیوٹر ہر گھنٹے کے بعد یہاں موجود تمام لوگوں کی چیکنگ کرتا ہے۔ سوائے چند خاص لوگوں کے جو اس چیکنگ سے مستثنیٰ ہیں۔ اور اتفاق سے وہ لمحات اس وقت آئے تھے جب وہ اس آدمی کا خاتمہ کر کے اس کا کمپیوٹر رسیور لگا کر راہداری میں پہنچا تھا۔

اب جیگر اطمینان سے چلتا ہوا راہداری میں آگے بڑھتا گیا۔ اب وہ کمپیوٹر کی طرف سے تو بے فکر ہو چکا تھا البتہ انسانی آنکھوں نے یقیناً اُس کا چہرہ اور لباس دیکھتے ہی اُسے چیک کر لینا تھا۔ لیکن انسانوں کی طرف سے اُسے کوئی فکر نہ تھی۔ راہداری کے اختتام پر واقعی سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ اور سیڑھیوں کے اختتام پر ایک بڑا سا فولادی دروازہ موجود تھا۔ جس کے باہر سرخ اور نیلے رنگ کی روشنیاں جھلملا رہی تھیں۔ سیڑھیوں پر کوئی آدمی نہ تھا۔ جیگر نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھا تو راہداری کے دائیں طرف والی دیوار میں اُسے ایک سوئچ پینل نظر آ گیا۔ جیگر جلدی سے اس سوئچ پینل کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے سب سے نچلے حصے میں موجود ایک سرخ رنگ کے بٹن کو دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی بغیر کسی آواز کے دیوار میں ایک خلا نمودار ہوا جس کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جیگر جلدی سے اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ کسی آفس کے طور پر بنا ہوا تھا۔ درمیان میں ایک بڑی سی دفتری میز تھی۔ جس کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی تھی۔ سامنے والی دیوار پر ایک بڑی سی سکرین موجود تھی۔ جو تاریک تھی۔ جیگر کے اندر داخل ہوتے ہی خلا خود بخود غائب ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر نصب سکرین

ایک جھماکے سے روشن ہوگئی۔ اور میز کی سائیڈ سے وہی مشینی آواز نکلی۔

"چیکنگ پوائنٹ بتایئے"۔۔۔۔ یہ آواز میز کے کونے کی سطح پر بنے ہوئے باریک باریک سوراخوں سے نکلی تھی۔

"روم نمبر ایٹ کنٹرول سیکشن"۔۔۔۔ جیگر نے جلدی سے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

دوسرے لمحے سکرین پر مختلف جھماکے ہونے لگے۔ اور پھر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ جس کے درمیان ایک بڑی مشین موجود تھی۔ جس پر بے شمار چھوٹے بڑے رنگ برنگے بلب جل بجھ رہے تھے۔ اور ایک آدمی اس مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔

"یس باس"۔۔۔۔ اس آدمی نے جلدی سے مشین کا ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"روم نمبر ایٹ کی کیا پوزیشن ہے"۔۔۔۔ اس بار جیگر کے حلق سے بارگم کی آواز نکلی۔

"روم نمبر ایٹ کی پوزیشن ساؤنڈ ہے باس۔ لیکن آپ تو ابھی بذاتِ خود روم نمبر ایٹ میں تھے باس"۔۔۔۔ اس آدمی کی حیرت سے پُر آواز سنائی دی۔

"میں۔۔۔۔ اوہ۔ دھوکہ ہوگیا ہے۔ روم نمبر ایٹ میں میری جگہ کوئی اور ہوگا۔ فوراً اُسے چیک اپ کرو"۔۔۔۔ جیگر نے بارگم کی آواز میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کوئی اور۔۔۔۔ کیا مطلب باس ٹیری بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

...ن اوپن کردوں باس"۔۔۔۔ آپریٹر نے بُری طرح بوکھلائے ...ے انداز میں جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر ...بڑا گیا ہے۔

"اوہ۔ اوہ دھوکہ۔ ٹیری تو میرے پاس موجود ہے۔ ٹیری اسے ...ہوکہ تم یہاں موجود ہو"۔۔۔۔ جیگر نے بارگم کے لہجے میں چیختے ...ے کہا۔

"یس۔ ٹیری سپیکنگ"۔۔۔۔ اس بار جیگر نے خود ہی ٹیری ...آواز حلق سے نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ واقعی زبردست دھوکہ ہوا ہے۔ میں سکرین اوپن ...تا ہوں۔ سر آپ آرڈر دیں"۔۔۔۔ ٹیری کی آواز سنتے ہی وہ آدمی ...بھی زیادہ بوکھلا گیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے مشین کے مختلف ...ن تیزی سے دبانے شروع کر دیئے۔ اور سکرین پر جھماکے ہوئے ...پھر ایک منظر ابھر آیا۔ جیگر یہ منظر دیکھتے ہی حیرت اور خوف سے ...رسی سے اچھل پڑا۔ یہ ایک کمرے کا منظر تھا۔ جس میں چار گول ...لنڈر زمین میں گڑھے ہوئے نظر آرہے تھے۔ ان چاروں سلنڈروں ...ں پرنس۔ مارسیلا اور پرنس کے باڈی گارڈ بے بس کھڑے تھے۔ اور ان کے پیچھے مشین گن سے مسلح آدمی کھڑا تھا۔ ابھی جیگر یہ منظر ...دیکھ ہی رہا تھا کہ یک لخت بارگم پیچھے ہٹا اور پھر وہ مسلح آدمی تیزی ...سے آگے بڑھ آیا۔

"اس مسلح آدمی کو شوٹ کر دو۔ فوراً"۔۔۔۔ جیگر نے بارگم کے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"شوٹ کر دوں۔ وہ کیسے باس"۔۔۔۔ اس آدمی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

اور اُسی لمحے جیگر نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ کیونکہ اس مسلح آدمی نے پرنس کی طرف مشین گن کا رخ کر دیا تھا۔ اور جیگر نے ٹریگر پر اس کی انگلی کی حرکت خود دیکھ لی تھی۔ اور ظاہر ہے اب پرنس کے بچ جانے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہا تھا۔

"باس باس۔۔۔۔ یہ کیا ہو گیا ہے باس"۔۔۔۔ اُسی لمحے اس آپریٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور جیگر کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اور پھر سکرین پر اُسے جو منظر نظر آیا وہ واقعی اس کے انتہائی حیرت انگیز تھا ناقابل یقین منظر۔ اور جیگر بے اختیار اپنی آنکھیں دونوں ہاتھوں سے ملنے لگ گیا۔

عمران بڑے اطمینان سے کھڑا بارگم اور اس مسلح آدمی کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے بارگم اس کے قتل کی بجائے کسی اور کے قتل کے بارے میں اس مسلح آدمی کو ہدایات دے رہا ہو۔ جب کہ مارسیلا کا چہرہ بُری طرح متغیر ہونے لگ گیا تھا۔ اور پھر جیسے ہی اس مسلح آدمی نے مشین گن کا ٹریگر دبایا۔ مارسیلا کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں۔ اور اس کے حلق سے ہذیانی انداز میں چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کی چیخیں مشین گن کی مسلسل اور بے پناہ فائرنگ کی آوازوں پر بھی حاوی آ گئی تھیں۔

"یہ کیا"۔۔۔۔ اچانک اس کے کانوں میں بارگم کی چیخ پڑی تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اس کی بینائی اچانک غائب ہو گئی ہو۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے جو منظر ابھرا تھا وہ واقعی

ناقابلِ یقین تھا۔ عمران کا سر اور گردن سلنڈر کے اوپر سے غائب ہو چکا تھا۔ لیکن اس کی کھوپڑی کا کوئی ریزہ تک فرش پر نظر نہ آ رہا تھا اور مشین گن بردار پاگلوں کی طرح مشین گن ہاتھ میں پکڑے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جب کہ بارگم اور ٹیری دونوں کے چہرے حیرت کی شدت سے مسخ ہو چکے تھے۔

اُسی لمحے جیسے کوئی گولی بندوق کی نال سے نکلتی ہے۔ اس طرح عمران کا جسم پلک جھپکنے میں سلنڈر کی اوپر والی سطح پر نظر آیا۔ اور اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا۔ عمران نے چھلانگ لگائی اور اس مشین گن بردار کے ہاتھ سے مشین گن چھین کر ایک طرف کھڑا نظر آیا۔ اور ایک لمحے سے کم عرصے میں مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ہی وہ آدمی جس سے عمران نے مشین گن چھینی تھی اور ٹیری لٹو کی طرح گھوم کر چیختے ہوئے فرش پر گر گئے۔ ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے۔

"اب بتاؤ بارگم کہ موت زندگی کا فیصلہ کس کے ہاتھوں میں ہے"۔ عمران نے مشین گن کی نال کا رخ بارگم کے سینے کی طرف کرتے ہوئے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گگ — گگ — کیسے۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم اس سلنڈر میں پہلے غائب ہو گئے پھر باہر آ گئے۔ کیسے۔ یہ کیسے ہو گیا"۔ بارگم نے انتہائی حیرت اور بوکھلاہٹ سے پُر لہجے میں کہا۔

"اگر تم ڈاکٹر داکر کی طرح ماہر نفسیات کے ساتھ ساتھ ایک ماہر سلنڈریات بھی رکھ لیتے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ سلنڈر کے اندر اوپر سے کسی آدمی کے جسم کو ڈالنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سلنڈر کو اس

[ج]سم کی نسبت کافی کھلا رکھنا پڑتا ہے۔ تاکہ وہ اندر سیدھا چلا جائے [ی]ہ سلنڈر ہمارے جسم کی نسبت کافی کھلا تھا۔ اس لئے ہم اطمینان [سے] کھڑے رہے تھے۔ اور پھر جیسے ہی تمہارے آدمی نے ٹریگر دبایا۔ ہم [نیچے] ہو گئے۔ نتیجہ یہ کہ گولیاں سلنڈر کے اوپر سے گزر گئیں۔ اس کے [بعد تمہ]یں معلوم ہے کہ شدید حیرت کا ایک وقفہ آتا ہے۔ چنانچہ ہم اس وقفے سے فائدہ اٹھایا اور ہم پول والٹ کے بھی بین الاقوامی [چیمپئن] رہے ہیں۔ جس میں پول کی مدد سے جسم کو اوپر سیدھا اٹھایا [جاتا] ہے۔ اور ہم اس کھیل میں اس قدر مہارت رکھتے ہیں کہ اب [ہمیں] پول کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ چنانچہ جیسے ہی فائرنگ رکی اور [حیرت] کا وقفہ آیا ہم اوپر کو اچھلے اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے"۔ [عمران] نے بڑے مطمئن انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کاش مجھے ان باتوں کا پہلے خیال آ جاتا۔ میرے خیال میں [ایس]ا ہونا ناممکن تھا۔ آج سے پہلے کسی نے ایسا نہ کیا تھا" — بارگم [نے ہو]نٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آج سے پہلے تمہاری کبھی پرنس آف ڈھمپ سے ملاقات نہیں ہوئی تھی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سنو۔ میں تمہارے ساتھ صلح کرنا چاہتا ہوں۔ [ج]س قدر رقم لینا چاہو میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ اگر تم چاہو تو [اپنے] کاروبار میں تمہارا حصہ بھی رکھ سکتا ہوں" — بارگم نے [ہون]ٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مسٹر بارگم۔ تم ہماری توہین کر رہے ہو۔ اور تم نہیں جانتے کہ

ہماری توہین کی سزا کیا ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے
میں کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم نہ ہوا تھا کہ یک لخت کمرے میں
کی تیز آوازیں گونجیں۔ یہ آوازیں عمران کے عقب میں پیدا ہوئی تھیں
اس لئے عمران فطری طور پر تیزی سے گھوما۔ اور دوسرے لمحے بارگم
بھوکے عقاب کی طرح اس سے ٹکرایا۔ اور عمران چونکہ اچانک گھوما
تھا۔ اور عین گھومتے ہی بارگم اس سے ٹکرایا تھا۔ اس لئے عمران اپنا
توازن نہ سنبھال سکا اور اچھل کر منہ کے بل نیچے فرش پر گرا۔ لیکن
اسی لمحے بارگم کے حلق سے چیخ نکلی اور عمران کے جسم سے اس کا
وزن ہٹ گیا۔ عمران پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپ کر اٹھا۔ تو
اس نے جوانا کو دیکھا کہ اس نے بارگم کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا ہوا
اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا جوانا نے یک لخت اسے گھما کر
پوری قوت سے سامنے والی دیوار پر اس طرح مار دیا جیسے بچے
غصے اور جھنجلاہٹ میں گیند دیوار پر مارتے ہیں۔ لیکن بارگم نے
نہ صرف اپنے گھومتے ہوئے جسم کو۔۔۔۔۔۔ کنٹرول کیا بلکہ اس کا
سر یا جسم کا دوسرا حصہ دیوار سے لگنے کی بجائے اس کے پیر دیوار
سے لگے اور دوسرے لمحے وہ حیرت انگیز طور پر فرش پر کھڑا نظر
آیا تھا کہ اس نے چھلانگ لگائی اور دروازے کے باہر غائب ہو گیا
یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے وقوع پذیر ہوا کہ عمران اور اس کے
ساتھی کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

" تمہارے سلنڈر کہاں گئے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر جوزف
مارسیلا سے پوچھا اور ساتھ ہی اس نے فرش پر گری پڑی مشین گن

تھالی۔
بس اچانک ہی وہ فرش میں غائب ہو گئے صرف کی تیز آواز کے
تھ "۔۔۔۔۔۔ مارسیلا نے جواب دیا۔
آؤ۔ اب ہمارا یہاں رکنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران
سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے کمرے سے نکل کر
ری میں پہنچ گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا عمران
سے آگے تھا جب کہ مارسیلا اور باقی ساتھی اس کے پیچھے تھے۔
وہ تھوڑا سا کھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے لات مار کر دروازہ کھول
دروازے کی دوسری طرف ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں
دل کے ساتھ سفید رنگ کے پولی تھین کے بڑے بڑے
فرش سے چھت تک بھرے ہوئے تھے۔ کمرہ انتہائی تیز اور
بو سے بھرا ہوا تھا۔
اوہ ۔۔۔۔۔۔ یہ منشیات کا سٹور ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے
ئے کہا۔ اور پھر اس کمرے کی دوسری سائیڈ والے دروازے
رف بڑھ گیا۔ یہ دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ اور دوسری طرف ایک
سا کمرہ تھا۔ لیکن اس کمرے کا اور کوئی دروازہ یا راستہ نہ تھا۔
باقی تمام دیواریں بالکل سپاٹ تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی
رے میں داخل ہوئے اور ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے۔
ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ کسی
ٹ کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ کمرے کی اچانک حرکت کی وجہ سے
لمحہ کے لئے وہ سب لڑکھڑائے لیکن پھر سنبھل گئے۔ چند

جون سیینا، ماستان، مائیکل، انڈر ٹیکر، بٹسیمنا

لمحوں بعد اس لفٹ نما کمرے کی حرکت ختم ہو گئی اور شمالی دیوار درمیان سے پھٹ کر خود بخود دونوں سائیڈوں پر ہٹ گئی۔ اب دوسری طرف ایک اور راہداری تھی۔ عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا لیکن راہداری خالی تھی اس لئے وہ مشین گن پکڑے راہداری میں گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی باہر آ گئے۔ اور ان سب کے باہر آتے ہی دیوار میں پیدا ہونے والا خلا خود بخود برابر ہو گیا۔

"خاصا جدید قسم کا کارخانہ ہے"۔۔۔ عمران نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر راہداری میں دائیں طرف کو مڑ گیا۔ کیونکہ بائیں طرف سے راہداری بند نظر آ رہی تھی جب کہ دائیں طرف وہ آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ وہ چاروں ہی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک سرر کی تیز آواز کے ساتھ ان کے سامنے اندھے شیشے کی ایک دیوار فرش سے نکل کر راہداری کی چھت میں غائب ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے گھومے لیکن دوسرے لمحے ان سب کے منہ سے سانس نکل گئے۔ کیونکہ ان کے عقب میں بھی بالکل اسی طرح شیشے کی دیوار نمودار ہو گئی تھی اور اب وہ چاروں اس چھوٹے سے کمرے میں کھڑے حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے پرنس"۔۔۔ مارسیلا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تماشا ہو رہا ہے مادام۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ تماشائی کون اور تماشا گر کون"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور مارسیلا حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی۔ جس کے چہرے پر اس پوزیشن میں پھنس جانے کے باوجود تردد یا پریشانی کے معمولی سے آثار بھی نہ تھے۔

اچانک راہداری کی چھت سے دھوئیں کی دھار سی نکل کر اس چھوٹے سے کمرے میں پھیل گئی۔ انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے آبشار بہہ رہا ہو۔ اور دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھی کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح دھڑام سے نیچے گرے۔ ان سب کے جسم اس بری طرح ٹیڑھے میڑھے ہو رہے تھے جیسے وہ انتہائی شدید تکلیف کے عالم میں ہوں۔ دھوئیں کا احساس ہوتے ہی عمران نے فوری طور پر اپنا سانس روک لیا تھا۔ لیکن سانس روک لینے کے باوجود اس کے ذہن پر تاریک چادر اس طرح پھیلتی چلی گئی تھی جیسے کسی نے زبردستی یہ چادر اس کے ذہن کو اوڑھا دی ہو۔

آنکھیں کھولتے ہی جیگر کو جو منظر نظر آیا تھا۔ وہ واقعی حیرت تھا۔ پرنس بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح سلنڈر سے باہر اچھلا اور پھر اس نے مسلح شخص کے ہاتھوں سے مشین گن چھین لی۔ دوسرے لمحے وہ مسلح شخص اور ٹیری دونوں لٹو کی طرح گھومتے ہوئے فرش پر گر گئے۔ اور پرنس نے مشین گن کی نال بارگم کے سینے کی طرف اٹھا دی۔ اس کے لب ہل رہے تھے۔ لیکن جیگر کو اس کی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

"باس باس —— حکم دیجئے باس" —— جیگر کے کانوں میں آپریٹر کی چیختی ہوئی آواز پڑی۔

"یہ سلنڈر غائب کر دو۔ فوراً" —— جیگر نے بھی چیخ کر جواب دیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے پرنس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود سلنڈر یک لخت فرش میں غائب ہوتے دیکھے

لیکن اسی لمحے پرنس تیزی سے مڑا۔ اور بارگم اس پر جھپٹ پڑا۔ اور پرنس نیچے گر پڑا۔ بارگم اس کے اوپر تھا کہ پرنس کے باڈی گارڈ حبشی جوانا نے بارگم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور گھما کر دیوار سے مار دیا۔ لیکن بارگم انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے کام لیتے ہوئے دیوار سے ٹکرا کر ایک لمحے کے لئے فرش پر کھڑا نظر آیا۔ اور پھر اچھل کر دروازے کے باہر غائب ہو گیا۔

"باس باس۔ وہ نقلی بارگم بھاگ گیا۔ روم نمبر آٹھ سے بھاگ گیا" —— آپریٹر نے کہا اور جیگر ہونٹ چبا تا رہ گیا۔ بارگم نے واقعی اس قدر پھرتی دکھائی تھی کہ شاید جیگر کو بھی اتنی پھرتی کی توقع بارگم سے نہ تھی۔

"اب کیا حکم ہے باس" —— اچانک آپریٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اس نقلی بارگم کو تلاش کر کے ختم کر دو" —— جیگر نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ عین اس کے سر کے اوپر چھت پر سے سرخ رنگ کی روشنی کی تیز دھار اس کے جسم کے اوپر پڑی۔ اور جیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ برف کے بلاک میں دھنسا جا رہا ہو۔ اس کا پورا جسم انتہائی یخ ہو گیا تھا۔ روشنی ایک لمحے بعد غائب ہو گئی۔ لیکن جیگر کا جسم مکمل طور پر بے حس ہو چکا تھا۔ وہ پلکیں جھپکانے سے بھی معذور ہو چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسے —— دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد اس کے بے حس و حرکت جسم کو کرسی سے گھسیٹ لیا گیا۔

دوسرے لمحے وہ کسی لمبے تڑنگے آدمی کے کاندھے پر لدا ہوا تھا۔ چونکہ اس کا چہرہ نیچے تھا۔ اس لئے وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ اُسے کس طرف لے جایا جا رہا ہے۔ بس اس نے کمرے کا فرش نظروں سے اوجھل ہوتے ... پھر مختلف رنگوں کے فرش آنکھوں کے سامنے گزرتے دیکھے۔ پھر ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر اُسے کسی بوری کی طرح پھینک دیا گیا۔ لیکن جیگر کو اس طرح گرنے کے باوجود بھی کسی قسم کے درد کا کوئی احساس نہ ہوا تھا اور وہ پشت کے بل فرش پر پڑا ہوا کمرے کی چھت دیکھ رہا تھا۔ چھت بالکل سپاٹ تھی۔ کمرے میں مکمل سکوت طاری تھا۔ اُسے لے آنے والا بھی جا چکا تھا۔

پھر نجانے کتنی دیر اُسے اس عالم میں پڑے ہوئے گزر گئی کہ اچانک ایک بار پھر دروازہ کھلنے اور بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ آنے والا اس کے جسم کے عین اوپر آکر رک گیا۔ اور جیگر نے دیکھا کہ وہ بارگم تھا۔ اس کا چہرہ نفرت اور غصے سے مسخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"تم۔ کمینے۔ بزدل۔ غدار۔ لالچی۔ حریص۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا" بارگم نے انتہائی نفرت آمیز لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی پوری قوت سے جیگر کے پہلو میں لات مار دی۔ لیکن جیگر کا جسم مکمل طور پر بے حس ہو چکا تھا۔ اس کے کانوں میں پسلیاں ٹوٹنے کی آواز ضرور پڑی۔ لیکن اس کے جسم میں درد کی کوئی لہر نہ ابھری۔

بارگم نے غصے کی شدت میں یکے بعد دیگرے اس کے پہلو میں مسلسل لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ اپنا ذہنی

توازن کھو چکا ہے۔ لیکن جیگر بے حس پڑا ہوا تھا۔ نہ وہ بارگم کو کوئی جواب دے سکتا تھا اور نہ ہی اس کے تشدد کے خلاف کسی قسم کا کوئی ردعمل ظاہر کر سکتا تھا۔

ابھی بارگم پر پڑا ہوا دورہ جاری تھا کہ ایک بار پھر دروازہ کھلنے اور بہت سی بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"پھینک دو انہیں یہاں فرش پر۔ میں ان کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔ حرامزادے نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ میں انہیں بتاؤں گا کہ بارگم سے ٹکرانے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے" ۔۔۔ بارگم نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے آنے والوں سے کہا۔ جیگر چونکہ بے حس و حرکت تھا اس لئے وہ گردن موڑ کر یہ بھی نہ دیکھ سکتا تھا کہ کن لوگوں کو یہاں لایا گیا ہے۔ دوسرے لمحے فرش پر انسانی جسموں کے گرنے کے دھماکے ہوئے۔ جن میں دو دھماکوں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ کافی وزنی آدمی ہیں جب کہ ایک قدرے ہلکا تھا اور دوسرا اس سے بھی زیادہ ہلکا۔ اور جیگر سمجھ گیا کہ یہ یقیناً پرنس اور اس کے ساتھی ہوں گے۔

"باس۔ ٹھوٹھی پوچھ رہا ہے کہ باہر چیکنگ جاری رکھی جائے یا ختم کر دی جائے" ۔۔۔ ایک سہمی ہوئی سی مؤدبانہ آواز سنائی دی

"اس الو کے پٹھے کو کہو کہ اب چیکنگ کی کیا ضرورت ہے۔ اب وہ لوگ یہاں پڑے ہوئے ہیں۔ اُسے کہو کہ ایکشن گروپ کو واپس بھجوا دے" ۔۔۔ بارگم نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ذہنی طور پر عدم توازن کا شکار ہو چکا تھا۔

"یس باس" ۔۔۔ وہی سہمی ہوئی آواز سنا دی اور اس کے ساتھ

ہی کئی قدموں کی واپس جاتی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

بارگم اب غصے کی شدت سے وہیں ٹہل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔

"یس" ۔۔۔۔ بارگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"انتظام مکمل ہو گیا ہے باس" ۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ لٹکا دو ان کو آروں پر۔ میں آ رہا ہوں" ۔۔۔ بارگم نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی قدموں کی تیز آواز دروازے کی طرف جاتی ہوئی سنائی دی۔ چند لمحوں کیلئے خاموشی سی چھا گئی اس کے بعد اچانک کمرے میں نیلے رنگ کا دھواں بھرنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر میں کمرہ اس دھوئیں میں پوری طرح بھر گیا اور جگر کو یوں محسوس ہوا جیسے ہر چیز نیلے پردوں میں چھپ گئی ہو۔ تھوڑی دیر تک دھواں کمرے میں بھرا رہا۔ پھر جس طرح نمودار ہوا تھا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ غائب ہو گیا تھا۔ لیکن اچانک جگر کو محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں تیزی سے گرمی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ درد بھی محسوس ہونے لگ گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد درد کی تیز لہریں اس کے جسم میں پیدا ہوئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم آہستہ آہستہ حرکت میں آنے لگ گیا۔ اور چند لمحے ہی گزرے تھے کہ جگر نے کراہتے ہوئے اپنے جسم کو حرکت دی اور پھر وہ بمشکل اٹھ کر بیٹھنے میں کامیاب ہو گیا۔ جس جگہ بارگم نے اسے لاتیں ماری تھیں وہاں خاصا تیز درد تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے جسم کے اندر کسی چیز کو کاٹ رہا ہو۔ اس نے ہونٹ بھینچے اور گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ فرش پر اس کے ساتھ ہی واقعی پرنس اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے۔ لیکن وہ بدستور بے ہوش تھے۔ ان کے

جسموں میں ذرا برابر بھی حرکت نہ تھی۔ ابھی جگر انہیں دیکھ ہی رہا تھا کہ سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی سامنے والی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں کناروں میں سمٹتی ہوئی غائب ہو گئی۔ اب جس جگہ دیوار تھی وہاں شفاف شیشے کی دیوار نظر آ رہی تھی۔ جس کے پیچھے ایک اونچی نشست کا کمرہ تھا۔ جس میں ایک کرسی موجود تھی۔ جگر کے دیکھتے ہی دیکھتے اس کمرے کا دروازہ کھلا اور بارگم اس کمرے میں داخل ہوا۔ اور آکر بڑے شاہانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک غصے اور نفرت کے آثار نمایاں تھے۔ کھٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بارگم کی آواز جگر والے کمرے میں گونجی۔

"اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ"

بارگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ کمرے کی چھت سے نارنجی رنگ کی شعاعیں نکل کر پرنس اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر پڑنے لگیں۔ شعاعیں عین اس جگہ سے چھت سے نکل رہی تھیں کہ ان کا ٹارگٹ پرنس اور اس کے ساتھیوں کے جسم تھے۔ چند لمحوں تک شعاعوں نے پرنس اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو گھیرے رکھا پھر یک لخت غائب ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی پرنس اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر ایک ایک کر کے وہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ سوائے پرنس کے باقی سب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے ذہنی طور پر اپنے آپ کو اس ماحول سے ایڈجسٹ کر رہے ہوں۔ جب کہ پرنس کی نظریں بارگم پر جمی ہوئی تھیں۔

"تمہیں ہوش آگیا پرنس۔ اب دیکھو میں نے تمہارے [illegible] کیسا عبرت ناک انجام تجویز کیا ہے۔ اس وقت تم اپنی چالاکی اور [illegible] کی وجہ سے بچ نکلے تھے۔ اور کمرہ اس جیگر کے کنٹرول میں آگیا تھا۔ اس نے اپنے طور پر تو میرا خاتمہ کرنا چاہا۔ اور آپریٹر کو کہہ کر سلنڈر غائب کر دیئے۔ لیکن ان سلنڈروں کے غائب ہونے سے مجھے بچ نکلنے کا موقع مل گیا۔ اور تم ایک بار پھر پھنس گئے۔ میں نے اس آپریٹر کو بھی موت کی سزا دے دی ہے۔ اور یہ کمینہ۔ غدار۔ لالچی اور حریص جیگر بھی اب تمہارے ساتھ بیٹھا ہے۔ اب اس کا انجام تمہارے ساتھ ہی ہوگا" ــــــ بارگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ویسے ایک بات ہے مسٹر بارگم۔ تم نے منشیات کے اس کارخانے کو پوری لیبارٹری بنا رکھا ہے۔ ویسے مجھے اس میں تم سے زیادہ پولیس کمشنر جارجی کی ذہانت نظر آتی ہے۔ کیونکہ تم تو عقل سے بالکل ہی پیدل ہو۔ اور اس طرح پیدل ڈبل مارچ کرتے ہوئے اپنے انجام تک پہنچ جاؤ گے" ــــــ عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"تم جس قدر جی چاہے زبان چلا لو۔ ابھی تمہاری بھیانک چیخیں اس کمرے میں گونجیں گی" ــــــ بارگم نے اور زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی اور جیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھوکی" ــــــ بارگم نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ــــــ ایک اور آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"اس جیگر پر اپنے فن کا مظاہرہ کرو۔ تاکہ پرنس اور اس کے ساتھیوں کو اپنے انجام کے متعلق کچھ اشارہ مل جائے" ــــــ بارگم نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ــــــ ٹھوکی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

دوسرے لمحے چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کی ایک دھار جیگر پر پڑی۔ اور اس کے ساتھ ہی روشنی کی یہ دھار یک لخت چھت کی طرف اس طرح سمٹتی گئی جیسے کوئی جال کو اوپر کی طرف کھینچ رہا ہو۔ جیگر کا جسم بھی اس روشنی کے اندر بالکل اس طرح چھت کی طرف اٹھتا جا رہا تھا۔ جیسے وہ روشنی کی بجائے لوہے کے محفوظ جال میں پھنسا ہوا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے اس عجیب و غریب تماشے کو دیکھ رہے تھے۔ چھت کے قریب جا کر روشنی کی شعاع یک لخت اوپر سے نیچے کی طرف آنے کی بجائے پھیل کر دائیں بائیں طرف کی دیواروں تک پھیل گئی اور اس کے ساتھ ہی جیگر کا جسم بھی افقی حالت میں ہونے کی بجائے اس طرح دائیں بائیں ہو گیا۔

جیگر کی آنکھوں میں دہشت کے سائے تیرتے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔ اس انداز میں آتے ہی جیگر کا جسم یک لخت سیدھا اور ساکت ہو گیا تھا۔

"ویری گڈ۔ اب اصل کام شروع کرو ٹھوکی۔ لیکن آہستہ آہستہ۔ یک لخت نہیں۔ تاکہ یہ فوراً نہ مر جائے" ــــــ بارگم کی چیختی ہوئی

آواز سنائی دی۔

عمران خاموش کھڑا چھت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر پہلی بار تشویش کی لکیریں نمودار ہوئی تھیں۔ اور چند لمحوں بعد چرر چرر کی تیز آوازیں چھت سے نکلیں اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ چھت سے گول چکر میں چلتے ہوئے انتہائی تیز دندانوں کے آرے نیچے کھسکتے آ رہے تھے۔ ان کے گھومنے کی رفتار زیادہ تیز نہ تھی۔ وہ آہستہ آہستہ گھوم رہے تھے۔ اور اس طرح گھومتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ جیگر کے ساکت جسم کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ عمران اب ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ بارگم ان آروں کی مدد سے جیگر کے جسم کی بوٹیاں اڑا دینا چاہتا تھا۔ اور یہ واقعی انتہائی بھیانک موت تھی جو جیگر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اور جیگر کی چونکہ آروں کی طرف پشت تھی۔ اس لئے اُسے معلوم بھی نہ تھا کہ چند لمحوں بعد اس کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ چھت فرش سے تقریباً بیس فٹ بلند تھی اور جس جگہ جیگر موجود تھا وہ چھت سے پانچ فٹ نیچے تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ جیگر فرش سے پندرہ فٹ کی بلندی پر موجود تھا۔ اور یہ بلندی خاصی تھی۔ عمران جس قدر بھی اونچی چھلانگ لگاتا۔ تب بھی وہ جیگر تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اور پہنچ کر کرتا بھی کیا۔ جیگر تو اس عجیب و غریب شعاع کے جال میں جکڑا ہوا تھا۔

"بس یہیں روک دو ان آروں کو۔ اور جب تک میں حکم نہ دوں اس وقت تک انہیں اور نیچے نہ آنے دینا" ——— بارگم کی تیز آواز گونجی۔ اور اس کے ساتھ ہی آرے نیچے آنے سے رک

گئے۔ اب وہ جیگر کے جسم سے صرف چند انچ اوپر تھے۔ البتہ وہ اسی طرح مسلسل گھوم رہے تھے۔

"اب بولو پرنس۔ کیسی ہے یہ سزا۔ اگر تم اسے اس موت سے بچا سکتے ہو تو بچا لو۔ میرا چیلنج ہے" ——— بارگم نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اگر ہم اسے بچا لیں تب تم کیا کرو گے" ——— عمران نے بارگم کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میرے لب ہلیں گے اور یہ آرے ایک جھٹکے سے اس جیگر کے جسم کو روئی کی طرح دھنک کر رکھ دیں گے" ——— بارگم نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"چلو۔ تم فرض کر لو کہ ہم اسے بچا لیں گے تو پھر تمہارا کیا ردعمل ہو گا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ایسا کر لو۔ تو میرا وعدہ کہ میں تم سب کے لئے کوئی آسان موت تجویز کر دوں گا" ——— بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سنو بارگم ——— ہم نے پہلے بھی کہا ہے کہ تم عقل سے پیدل ہو۔ اور اب بھی کہہ رہے ہیں تم پولیس کمشنر جارجی کی ذہانت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہمارا ایمان ہے کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ اور ہم نے پہلے بھی تمہیں بتایا تھا کہ موت اور زندگی کا فیصلہ تمہارے ہاتھوں میں نہیں ہے"

عمران کا لہجہ یک لخت بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"اب تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ پرنس۔ اب دیکھو کہ میں

کس طرح جیگر کو مارتا ہوں۔ اور اس کے بعد باری باری تم سب کا بھی یہی حشر ہو گا"۔۔۔۔۔ بارگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران کا جسم یک لخت تن گیا۔

"ٹھوٹھی"۔۔۔۔۔ بارگم کی تیز آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"یس باس"۔۔۔۔۔ ٹھوٹھی کی آواز سنائی دی۔

"آرے چلا دو۔ فوراً"۔۔۔۔۔ بارگم نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیگر کی پشت کے اوپر گھومتے ہوئے چار آرے جھٹکے سے نیچے ہونے لگے۔ مارسیلا نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ اور دوسرے لمحے کمرہ جیگر کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔

ٹائیگر ایک پہاڑی چٹان کے پیچھے چھپا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مستطیل شکل کا ڈبہ تھا۔ جس کی سائیڈ پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ اس کی نظریں اس بلب پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیپ دینے کے بعد وہ خود وہاں سے سیدھا ان پہاڑیوں کی طرف آ گیا تھا۔ عمران نے اُسے انتہائی تفصیلی ہدایات دے رکھی تھیں اور عمران کی ہدایات کے مطابق ہی ٹائیگر خود جا کر جیگر سے ملا تھا۔ اور اُسے عجیب و غریب زبان میں ایک کاغذ دینے کے ساتھ ساتھ اُسے عمران کی طرف سے ایک کیسٹ بھی دیا تھا۔ عمران نے جیگر کے ساتھ ٹیلی فون پر تفصیلی بات کی تھی۔ اور اس کے بعد ہی ٹائیگر کو وہاں بھیجا تھا۔ اس ڈبے کے ذریعے اس نے جیگر اور بارگم کے آدمیوں کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت سن لی تھی۔ اور پھر اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ بارگم کے حکم پر جیگر کے ہاتھ پیر باندھ کر

اُسے ریڈ پوائنٹ کے اندر لے جایا گیا تھا۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد ہی ڈبے کی بیرونی سطح پر ایک ماچس کی ڈبیا جتنی سکرین روشن ہو گئی تھی۔ لیکن اس سکرین پر صرف آڑی ترچھی لکیریں سی ہر طرف دوڑتی نظر آ رہی تھیں۔ ان لکیروں کا رنگ تیز نیلا تھا۔ اور ٹائیگر خاموش بیٹھا اس سکرین پر دوڑتی ہوئیں ان لکیروں کو دیکھتا رہا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ پھر تقریباً دس یا زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ گزرے ہوں گے کہ یک لخت سکرین پر ایک جھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی لکیروں کا رنگ ایک لمحے کے لئے تیز سرخ ہوا اور پھر سکرین تاریک ہو گئی۔

اب ڈبے پر صرف وہی چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ اور ٹائیگر کے لبوں پر مطمئن سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ عمران نے اُسے بتا دیا تھا کہ جیسے ہی ان لکیروں کا رنگ سرخ ہوا اور پھر سکرین تاریک ہو جائے وہ سمجھ جائے کہ ریڈ پوائنٹ کے مین کنٹرول روم تک پہنچنے کا ایک خفیہ راستہ کمپیوٹر سے کٹ گیا ہے۔ یہ ڈبہ دیتے وقت چونکہ عمران نے اُسے پوری تفصیل بتا دی تھی تاکہ ٹائیگر سے کہیں غلطی نہ ہو جائے اس لئے ٹائیگر کو پوری صورت حال کا اچھی طرح علم تھا۔ عمران نے اُسے بتایا تھا کہ ریڈ پوائنٹ کو انتہائی جدید کمپیوٹر کے ذریعے کنٹرولڈ کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کے اندر کوئی غیر آدمی کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ ایک خفیہ راستہ ایسا تھا جس کے ذریعے مشین روم تک پہنچا جا سکتا تھا۔ لیکن مشین روم میں بھی کوئی فرد داخل نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے عمران نے یہ ترکیب سوچی تھی کہ وہ اس خفیہ راستے کے ذریعے مادام مارسیلا کو اس مشین روم تک

بھیجے گا۔ اور پھر وہ وہاں ایک ایسی مشین کا ہینڈل کھینچ کر اُسے آف کر دے گی۔ جس کا تعلق دوسرے خفیہ راستے سے تھا۔ اور جو براہِ راست مین کنٹرول روم تک جاتا تھا۔ لیکن یہ راستہ کمپیوٹر کنٹرولڈ تھا۔ اس مشین کے آف ہوتے ہی اس راستے کا تعلق کمپیوٹر سے ختم ہو جائے گا۔ اور کمپیوٹر اسے چیک بھی نہ کر سکے گا۔ عمران نے جیگر کو ریڈ پوائنٹ کے اندر پہنچانے کے لئے اُسے تفصیلی ہدایات دی تھیں کہ وہ کس طرح وہاں پہنچ کر بارگم سے رابطہ قائم کرے گا اور اس سے معافی مانگے گا۔ اور غیر مشروط وفاداری کا اعلان کرے گا اور پھر وہ اس کاغذ کا چکر چلا دے گا جو کوڈ میں ہے اور اس میں چار خفیہ راستوں کا ذکر ہے۔ عمران کو یقین تھا کہ بارگم لازماً جیگر کو ریڈ پوائنٹ میں منگوائے گا۔ لیکن ظاہر ہے بارگم اب اس قدر احمق تو نہ تھا کہ وہ جیگر کو جب تک اچھی طرح چیک نہ کر لے اُسے اندر آنے کی اجازت کیسے دے سکتا تھا۔ لیکن عمران نے جیگر کی قمیض کی آستینوں میں لگانے کے لئے دو بٹن بھیجے تھے۔ جو بظاہر تو عام سے بٹن تھے اور جنہیں چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ان دونوں بٹنوں میں انتہائی طاقتور بم چھپے ہوئے تھے۔ یہ اس لئے تھے تاکہ جیگر ہنگامی طور پر ان سے کام لے سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ جیگر کی قمیض کے کالر کے اندرونی طرف لگانے کے لئے ایک اور پتلی سی پٹی بھی بھیجی گئی تھی۔ اس پٹی کے اندر انتہائی طاقتور لیزر شعاعوں پر مبنی ایک جدید قسم کا ماسٹرڈ ٹرانسمیٹر نصب تھا۔ یہ ٹرانسمیٹر ایسے سگنل دے سکتا تھا جنہیں کسی مشین کے ذریعے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ جیگر کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ ریڈ پوائنٹ

سکے اندر داخل ہو کر کسی طرح مین کنٹرول روم میں داخل ہو جائے۔ اور پھر اندر سے بند کئے گئے اس راستے کا دروازہ کھول دے جس سے ٹائیگر کو مین کنٹرول روم میں داخل ہونے کا موقع مل جائے۔ اور ٹائیگر نے مین کنٹرول روم میں داخل ہو کر اس جدید کمپیوٹر کو تباہ کرنا تھا۔ اور کمپیوٹر کنٹرول ختم ہوتے ہی ٹائیگر کو وہ جدید ترین میزائل بھی مین کنٹرول روم میں کسی جگہ فٹ کرنے کا موقع مل جاتا جسے باہر سے چارج کر کے پھاڑا جا سکتا تھا۔ اور اس طرح اس پورے ریڈ پوائنٹ کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکتا تھا۔ کمپیوٹر کنٹرول کی وجہ سے ٹائیگر اس بم کو مین کنٹرول روم کے اندر نہ لے جا سکتا تھا۔ اس کے لئے یہی طریقہ کار سوچا گیا تھا کہ ٹائیگر مین کنٹرول روم میں داخل ہونے سے پہلے وہ بم باہر چھوڑ جاتا اور پھر مین کنٹرول روم میں پہنچ کر کمپیوٹر کو تباہ کرنے کے بعد وہ اس بم کو باہر سے لا کر اندر فٹ کر دیتا۔ اس کے بعد وہ جیگر کو ساتھ لے کر باہر آ جاتا۔ اور پھر عمران کو مخصوص سگنل دے دیتا عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت اس خفیہ راستے کے باہر موجود رہنا تھا جس سے مارسیلا کو اندر داخل کر کے مشین روم تک پہنچانا تھا۔ اور عمران اس طاقتور میزائل کو چارج کر کے پورا ریڈ پوائنٹ اڑا دیتا۔ چونکہ عمران کے مطابق ریڈ پوائنٹ کی تباہی اس جدید ترین کمپیوٹر کنٹرول کی وجہ سے ناممکن تھی۔ اس لئے عمران نے اس قدر پیچیدہ منصوبہ بندی کی تھی۔

لیکن اب ٹائیگر انتظار کرتے کرتے بری طرح تھک چکا تھا۔ خفیہ راستے سے مین کنٹرول کا تعلق ختم ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن یہ جلتا بجھتا بلب بجھ ہی نہ رہا تھا۔ اس بلب نے اس وقت آف ہونا تھا

جب جیگر مین کنٹرول روم میں داخل ہو کر اندر سے وہ خفیہ راستہ کھول دیتا۔ اور وہ میزائل بھی اسی ڈبے کے اندر ہی بند تھا۔ لیکن انتظار کرتے کرتے ٹائیگر تھک گیا۔ لیکن وہ بلب مسلسل جلنے بجھنے چلا جا رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جیگر پر عمران نے جو بھروسہ کیا تھا وہ غلط ثابت ہوا ہے۔ جیگر پلاننگ کے مطابق ریڈ پوائنٹ میں تو داخل ہو گیا ہے لیکن وہ مین کنٹرول روم تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اور ساری پلاننگ کا دارومدار اسی بات پر تھا۔ سکرین پر موجود نیلی لائنوں کا سرخ ہو کر تاریک ہو جانے کا تو یہی مطلب تھا کہ مادام مارسیلا اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ہے اور وہ مشین روم میں داخل ہو کر وہ مشین آف کر چکی ہے۔ جس سے اس خفیہ راستے کا تعلق کمپیوٹر سے ملتا تھا لیکن اب دروازہ اندر سے بند تھا۔ جسے باہر سے نہ کھولا جا سکتا تھا اور اگر زبردستی کی جاتی تو اندر موجود لوگ فوراً چوکنا ہو جاتے اور نتیجہ یہ کہ ساری پلاننگ ہی غلط ہو جاتی۔

ٹائیگر ہونٹ بھینچے خاموش پڑا ہوا تھا۔ اور پھر اس نے سوچنا شروع کر دیا کہ اب وہ یہاں پڑے رہنے کی بجائے خود آگے بڑھے یہ فیصلہ کر کے وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ یک لخت تیزی سے اور نیچے دبک گیا۔ اس نے جلتے بجھتے بلب پر بھی اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔ کیونکہ اچانک پہاڑیاں تیز سیٹیوں کی آوازوں سے گونج اٹھی تھیں۔ اور پھر پہاڑیوں کی چٹانوں نے مسلح افراد اگلنے شروع کر دیئے تھے۔ یہ افراد اس سے ذرا آگے بھی موجود تھے۔ جن کا ابھی تک ٹائیگر کو ذرا برابر بھی علم نہ ہو سکا تھا۔ اور اب ٹائیگر سوچ رہا تھا کہ وہ اگر چٹان کے پیچھے

سے نکل آتا تو لازماً ہٹ کر دیا جاتا۔ اس کے بچ نکلنے کا ایک فی صد سکوپ بھی نہ تھا۔ اور ان لوگوں کی یہاں موجودگی کی تو شاید عمران کو بھی توقع نہ تھی۔ چنانچہ اب ٹائیگر دل ہی دل میں جگر کا شکریہ ادا کر رہا تھا جو مین کنٹرول روم میں نہ پہنچ سکا۔ اس طرح ڈبے پر بلب جلتا بجھتا رہا۔ اور ٹائیگر کو وہیں دبکا پڑے رہنے کا موقع مل گیا۔ چٹانوں کے پیچھے سے نکلنے والے افراد کی تعداد تقریباً ساٹھ ستر کے قریب تھی جو نجانے کن کن چٹانوں کے گرد چھپے ہوئے تھے اور اب وہ سب چٹانیں پھلانگتے ہوئے سڑک کی طرف جا رہے تھے۔

"اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی لمبی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ ان کے یہاں چھپائے جانے کا مقصد تو یہی تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا جا سکے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی تو کھنڈر والے خفیہ تہہ خانے میں چھپے ہوئے تھے۔ مادام مارسیلا بھی یقیناً اپنا کام کر کے واپس ان کے پاس پہنچ گئی ہو گی۔ پھر یہ ان لوگوں کو واپس کیوں بھیجا جا رہا ہے۔ یہ آرڈر تو اسی صورت میں دیئے جا سکتے تھے کہ جب مطلوبہ آدمی ہتھے چڑھ گئے ہوں۔ ٹائیگر وہیں دبکا ہوا سوچتا رہا اور اب اس کے خون میں ابال پیدا ہونے لگ گیا۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ عمران کی ساری پلاننگ ہی فیل ہو چکی ہے۔ اور نہ صرف جگر بلکہ ہو سکتا ہے کسی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی بھی بارگم کے ہاتھ چڑھ گئے ہوں۔

اب چٹانوں کے پیچھے سے اچانک نمودار ہونے والے افراد کافی دور جا چکے تھے اور گہرے اندھیرے میں اب ان کے سائے بھی

نظر نہ آ رہے تھے اس لئے ٹائیگر نے اب مزید انتظار فضول سمجھا۔ اس نے اپنی پشت پر موجود سیاہ رنگ کے کپڑے کے تھیلے کو ہاکر اٹھ جبٹ کیا۔ اور پھر اس کا منہ کھول کر اس نے اس کے اندر سے ایک چپٹے منہ اور چھوٹی نال والی گن باہر نکال لی اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈبہ اسی طرح جلتے بجھتے بلب سمیت اس نے بیگ کے اندر ڈالا اور اس کا منہ بند کر دیا۔ وہ آتے وقت عمران کے بتائے ہوئے اسلحے کے ساتھ ساتھ اپنی مرضی کا بھی کچھ اسلحہ لے آیا تھا اور یہ سارا اسلحہ اور یہ ڈبہ اور اسی طرح کی تمام جدید مشینری عمران کے کہنے پر جگر نے انہیں سپلائی کی تھیں۔

چپٹے منہ والی راکٹ گن ہاتھ میں لئے ٹائیگر تیزی سے چٹان کے نیچے سے نکلا اور پھر تیزی سے چٹانوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ گو ہر طرف گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ لیکن عمران نے نقشے کی مدد سے اُسے اس خفیہ راستے کے متعلق پوری طرح سمجھا دیا تھا۔ اس لئے ٹائیگر کو آگے بڑھنے میں کوئی دشواری محسوس نہ ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس چٹان تک پہنچ گیا جس کی شکل بالکل گول تھی۔ بالکل اس طرح جیسے کسی چکی کا پاٹ ہوتا ہے۔ مین کنٹرول روم تک جانے والا خفیہ راستہ اس چٹان سے جاتا تھا۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے اس چٹان کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کا ہاتھ ایک جگہ رک گیا۔ یہاں ایک بالکل باریک سا سوراخ تھا۔ اس نے چونکہ ہاتھ پھیرتے وقت ذرا سا انگلیوں کو ٹیڑھا کر رکھا تھا اس لئے اندھیرے میں اس کی انگلیوں نے اس سوراخ کو تلاش کر لیا تھا۔

سوراخ میں صرف اس کی چھوٹی انگلی ہی جا سکتی تھی۔ اس نے انگلی اس سوراخ میں ڈالی۔ انگلی کا صرف تھوڑا سا حصہ سوراخ میں گیا۔ آگے سوراخ بند تھا۔ ٹائیگر نے انگلی کو دبا کر اُسے پہلے تین بار دائیں طرف اور پھر تین بار بائیں طرف گھما کر انگلی باہر نکال لی۔ اور انتظار کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد یک لخت ہلکی سی گڑگڑاہٹ سی پیدا ہوئی۔ اور ایک گول سوراخ نمودار ہوا۔ یہ سوراخ اتنا بڑا تھا کہ ٹائیگر اس کے اندر لیٹ کر داخل ہو سکتا تھا۔ اور کہنیوں کے بل کرالنگ کرتا ہوا آگے بڑھ سکتا تھا۔ ٹائیگر نے اپنی پشت پر لدا ہوا تھیلا ایڈجسٹ کیا اور پھر وہ لیٹ کر اندر داخل ہو گیا۔ راکٹ گن مسلسل اس کے ہاتھ میں تھی۔ اندر بھی گھپ اندھیرا تھا۔ لیکن ٹائیگر کی آنکھیں اب اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں۔ وہ کرالنگ کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس پائپ نما سرنگ سے نکل کر ایک چوڑی غار میں پہنچ گیا۔ یہاں پہنچ کر وہ کھڑا ہو گیا۔ دائیں ہاتھ پر کھردری چٹانیں تھیں جب کہ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ ان چٹانوں کے پیچھے ہی ریڈ پوائنٹ کا مین کنٹرول روم ہے مادام مارسیلا نے جو مشین آف کی تھی اس کی وجہ سے ٹائیگر یہاں تک پہنچ گیا تھا۔ ورنہ تو گول چٹان سے بھی راستہ نہ کھلتا۔ لیکن اب مسئلہ تھا اس مین کنٹرول روم کے راستہ کھلنے کا۔ ٹائیگر نے تھیلے میں سے وہ ڈبہ نکالا اس پر ابھی تک بلب جل بجھ رہا تھا۔ اس نے اُسے ایک طرف ایک بڑے سے پتھر کے پیچھے اس طرح چھپا دیا کہ عام حالات میں وہ نظر نہ آ سکتا تھا اور پھر وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔ اس نے راکٹ گن کا میگزین چیک کیا۔ میگزین میں چار راکٹ

موجود تھے۔ اس نے گن کا رخ دائیں طرف والی کھردری چٹانوں کی طرف کیا۔ اور پھر ہونٹ بھینچ کر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اس نے فوراً ہی دوسری بار ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو انتہائی طاقتور راکٹ ان کھردری چٹانوں سے ٹکرانے اور خوف ناک دھماکے ہوئے اور روشنی کا جیسے سیلاب سا اس غار میں امڈ آیا۔ اس کے ساتھ ہی تیز سائرن بجے اور کئی آدمیوں کی چیخیں گونج اٹھیں۔ یک لخت تیز روشنی کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے تو ٹائیگر کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اُسے کچھ نظر نہ آیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر بائیں ہاتھ پر ہو گیا۔ اور اس نے راکٹ گن کا رخ اندرونی ہال نما کمرے کی دائیں طرف کی دیوار کے ساتھ فٹ زمین سے چھت تک بہت بڑی اور پیچیدہ سی مشین کی طرف کیا۔ جس پر بلا مبالغہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے اس نے یکے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو دو بار جھٹکے لگے اور ایک بار پھر انتہائی خوف ناک دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی دھماکوں کا ایک طویل اور نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس نے باہر سے مین کمپیوٹر پر راکٹ برسا کر اُسے ختم کر دیا تھا۔ ورنہ اُسے معلوم تھا کہ وہ اندر جاتا تو کمپیوٹر اس پر لازماً کوئی وار کر دیتا۔

مین کمپیوٹر کے پرخچے اڑ گئے تھے۔ اور یہ دھماکے جن کی آوازیں اب دور سے سنائی دے رہی تھیں یقیناً اس کمپیوٹر سے منسلک مشینوں کی تھیں جو پورے ریڈ پوائنٹ پر پھیلے ہوئے تھے۔

ٹائیگر نے راکٹ گن ایک طرف پھینکی اور کوٹ کے اندر بیلٹ

سے لگی ہوئی برین گن ایک جھٹکے سے کھینچی اور اچھل کر نہ صرف اندر داخل ہوا بلکہ اس نے قوس کی صورت میں مسلسل گولیاں برسانا شروع کر دیں اور انسانی چیخوں کے ساتھ ساتھ مشینری پھٹنے کے تیز دھماکوں سے وہ پورا ہال گونج اٹھا۔ وہاں موجود آٹھ افراد جو اس طرح کے اچانک دھماکوں کی وجہ سے مجسموں کی صورت میں کھڑے تھے برین گن کی گولیوں کی زد میں آکر ختم ہو گئے۔

اسی لمحے گولیوں کی بوچھاڑ ٹائیگر کی طرف آئی مگر ٹائیگر نے لمبا جمپ لگایا اور ایک اونچی میز کی آڑ لے کر اس نے اس چھوٹے سے کیبن کے دروازے پر فائر کھول دیا جہاں سے ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن لئے اس پر فائر کر رہا تھا۔ وہ آدمی چیختا ہوا گن سمیت اندر گرا اور ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے میز کی آڑ سے نکلا اور بھاگتا ہوا اس شیشے کے کیبن کے دروازے میں گھس گیا۔ یہ شاید اس مین کنٹرول روم کے کنٹرولر کا دفتر تھا۔ اس کے درمیان ایک لمبی مستطیل شکل کی ایک مشین موجود تھی۔ جس کے درمیان ایک سکرین روشن تھی۔ ایک آدمی فرش پر مرا پڑا تھا۔ ٹائیگر سکرین پر موجود منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ابھی وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر منظر کو دیکھ رہا تھا کہ یک لخت اسے کنٹرول روم کی ایک دیوار کی طرف کھٹکا سا سنائی دیا۔ اس نے جلدی سے اپنے آپ کو دروازے کی سائیڈ میں کر لیا۔

"ٹھوتھی —— یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کس نے تباہی کی ہے"

ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ٹائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ یہ آواز بارگم کی تھی۔ وہ اس آواز کو پہچانتا تھا۔ جیگر نے اس کا ٹیپ اسے

سنوایا تھا۔ دوسرے لمحے بارگم اچھل کر اندر داخل ہوا ہی تھا کہ ٹائیگر نے اس کے سینے پر برین گن کی نال رکھ کر اسے زور سے باہر کی طرف دھکیل دیا اور بارگم جو انتہائی پرجوش انداز میں اندر داخل ہو رہا تھا اچھل کر پشت کے بل باہر جا گرا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے لپکا ہی تھا کہ یک لخت بارگم کی دونوں ٹانگیں کسی آکٹوپس کی ٹانگوں کی طرح بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئیں اور ٹائیگر ہوا میں قوس کی صورت میں اڑتا ہوا پشت کے بل پیچھے موجود ایک میز پر گرا اور پھر میز پر موجود مشین سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ برین گن اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر ایک طرف جا گری تھی۔ اچانک مشین کے اوپر گرنے کی وجہ سے اس کی ریڑھ کی ہڈی کو خاصی چوٹ آئی تھی۔ اور ایک لمحے کے لئے تو اس کا ذہن جیسے ماؤف سا ہو کر رہ گیا۔ جب کہ اس دوران بارگم اسے اچھال کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے ٹائیگر کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرنے والی برین گن کی طرف دوڑ لگا دی۔ ابھی وہ برین گن تک پہنچا بھی نہ تھا کہ ٹائیگر جیسے ہوش میں آگیا۔ اس نے تیزی سے اپنی ٹانگیں سکوڑیں۔ اور میز سمیت نیچے گری ہوئی مشین کی دوسری طرف جا گرا۔ اور اسی لمحے بارگم برین گن اٹھا کر تیزی سے مڑا اور ساتھ ہی اس نے فائر کھول دیا لیکن ٹائیگر ایک لمحے پہلے میز کے پیچھے پہنچ چکا تھا۔ اس لئے برین گن کی گولیوں نے میز اور اس پر موجود مشین کے پرخچے اڑا دیئے۔ لیکن ٹائیگر ان گولیوں سے محفوظ رہا۔ لیکن بارگم اسی طرح جنونی انداز میں مسلسل گولیاں برسائے چلا جا رہا تھا۔ ٹائیگر نیچے گرتے ہی سانپ کی طرح رینگتا ہوا اس ستون کی طرف بڑھتا گیا جہاں سے وہ اندر

داخل ہوا تھا۔ کیونکہ وہ دائیں ہاتھ پر اس کے بالکل قریب تھی۔ اور جس انداز میں بارگم گولیاں برسا رہا تھا۔ اگر ٹائیگر اس طرف کو نہ کھسک جاتا تو مشین کے اڑنے والے پرزے یقیناً اس کے جسم کا قیمہ بنا دیتے چند ہی لمحوں میں ٹائیگر رینگتا ہوا اس غار میں پہنچ گیا اور وہاں پہنچتے ہی وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور ٹوٹی ہوئی جگہ کی سائیڈ میں دبک گیا۔ اس کی پشت پر موجود تھیلا بھی اس کے جسم کی الٹ پلٹ کی وجہ سے کہیں گر چکا تھا اور اب ٹائیگر خالی ہاتھ کھڑا تھا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ بارگم گولیاں برساتے ہوئے لازماً آگے بڑھے گا۔ اور وہی ہوا۔ اب گولیاں اس ٹوٹے ہوئے حصے کی سائیڈ پر پڑ رہی تھیں۔ اور پھر یک لخت ٹھک کی آواز سنائی دی۔ اور فائرنگ کی آواز بند ہو گئی۔ ٹھک کی آواز سنتے ہی ٹائیگر یک لخت باہر نکلا اور کسی بھوکے عقاب کی طرح بارگم پر جا گرا۔ جو خالی برین گن ہاتھ میں پکڑے ہونٹ بھینچے ادھر ادھر کسی اور ہتھیار کی تلاش کر رہا تھا۔ بارگم نے اُسے اچھل کر اپنے اوپر آتا دیکھ کر یک لخت برین گن آگے کر دی۔ اور اس کی نال اچھل کر آتے ہوئے ٹائیگر کے سینے سے ٹکرائی اور ٹائیگر کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے برین گن کی نال اس کا سینہ توڑ کر اندر گھس گئی ہو وہ الٹ کر نیچے گرا۔ اور بارگم نے پوری قوت سے اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات مارنا چاہی۔ لیکن ٹائیگر باوجود سینے میں شدید تکلیف کے تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے اس کی گھومتی ہوئی لات کو پکڑ کر جھٹکا دیا تو بارگم بھی چیختا ہوا اس کے اوپر آ گرا۔ ٹائیگر نے تیزی سے

کروٹ بدلنے کی کوشش کی۔ لیکن بارگم نے نیچے گرتے ہوئے اس کے سینے پر اپنے سر کی زوردار ٹکر ماری اور ٹائیگر کو اپنا سانس سینے میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں پھلجڑیاں سی چھوٹنے لگیں۔ اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ بارگم واقعی لڑائی بھڑائی کے فن میں نہ صرف طاق تھا بلکہ وہ انتہائی چست اور پھرتیلا بھی تھا۔ ٹائیگر کے جسم کے ڈھیلا پڑتے ہی وہ یک لخت ہوا میں اچھلا اور اس کے دونوں جڑے ہوئے گھٹنے پوری قوت سے ٹائیگر کی ناف سے ذرا اوپر پڑے اور ٹائیگر کو ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا ہو۔ مگر صرف ایک لمحے کے لئے اُسے یہ احساس ہوا دوسرے لمحے اس کا ذہن موت کی گہری تاریکیوں میں ڈوب گیا۔

جیسے ہی جیگر کی پشت پر موجود گھومتے ہوئے آرے ایک جھٹکے سے نیچے ہوئے ۔ عمران کا ہاتھ بلند ہوا اور کمرہ جیگر کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے ہاتھ سے ایک چھوٹا سا کیپسول نما راکٹ بجلی کی سی تیزی سے بلند ہو کر اس سرخ شعاع سے ٹکرا گیا تھا۔ جس میں جیگر پھنسا ہوا تھا۔ اور اس کیپسول کے سرخ شعاعوں سے ٹکراتے ہی جیگر کے جسم کے گرد یک لخت خوف ناک آگ بھڑک اٹھی۔ اور جیگر کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اُسی لمحے وہ خوف ناک آرے گھومتے ہوئے اس آگ سے ٹکرائے۔ ایک خوف ناک دھماکہ ہوا اور آرے نہ صرف چھت میں غائب ہو گئے بلکہ وہ آگ بھی بجھ گئی اور شعاعیں بھی غائب ہو گئیں۔ اور جیگر کا پھڑکتا ہوا جسم تیزی سے نیچے گرا۔ اس کے حلق سے ابھی تک چیخیں نکل رہی تھیں لیکن عمران نے اُسے دونوں ہاتھوں میں سنبھال کر ایک طرف

اس طرح کھڑا کر دیا جیسے جیگر کسی سرکس میں کوئی دلچسپ تماشا دکھا رہا تھا۔

"سوری مسٹر جیگر ۔۔۔ آپ کو معمولی سی تکلیف ضرور پہنچی لیکن آپ نے خواہ مخواہ گھبرا کر چیخیں مارنی شروع کر دیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جیگر حیرت سے اپنے آپ کو یوں دیکھنے لگا جیسے اُسے اپنے لباس اور جسم کو صحیح سلامت دیکھ کر یقین نہ آرہا ہو۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ کیسے ممکن ہے۔ بٹوھتی۔ اس پرنس پر تھرڈی ون فائر کرو" ۔۔۔ اچانک بارگم کی بری طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے بٹوھتی کی بھنچی بھنچی آواز سنائی دی۔ لیکن ابھی اس نے آخری لفظ پوری طرح ادا نہ کیا تھا کہ یک لخت خوف ناک دھماکے اور انسانی چیخوں کی آواز کمرے میں گونج اٹھیں۔ یوں لگتا تھا کہ جس جگہ بٹوھتی موجود تھا وہاں کسی فوج نے حملہ کر دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی یک لخت تاریکی دونوں کمروں میں چھا گئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ احمق۔ الو کے پٹھے۔ بٹوھتی" ۔۔۔ بارگم کی چیختی ہوئی آواز دور جاتی سنائی دی۔

اُسی لمحے چٹ کی آواز کے ساتھ ہی دونوں کمرے دوبارہ روشن ہو گئے۔ لیکن اب روشنی میں ہلکی ہلکی تھرتھراہٹ موجود تھی۔ بارگم جس کمرے میں بیٹھا تھا وہ اس کے دروازے سے باہر نکل گیا تھا۔

اوراب وہ کمرہ خالی تھا۔

" اوہ ـــــ کمپیوٹر تباہ ہوگیا ۔ یہ روشنی اب متبادل آٹومیٹک جنریٹر کی ہے۔ جلدی نکلو یہاں سے "ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور تیزی سے اس کمرے کے اس دروازے کی طرف بڑھا۔ تو دروازہ لوہے کا تھا اور باہر سے بند تھا۔

" دروازہ تو بند ہے "ـــــ مارسیلا نے احمقوں کی طرح چیختے ہوئے کہا۔

" جوانا ـــــ تمہاری موجودگی میں یہ دروازہ کیسے بند رہ سکتا ہے "ـــــ عمران نے تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے چیخ کر کہا۔

" یس ماسٹر "ـــــ جوانا نے کہا ۔ اور دوسرے لمحے وہ جنگلی بھینسے کی طرح دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور اس سے پوری قوت سے دروازے پر اپنے کاندھے سے ٹکر ماری ۔ دروازہ ہلا ضرور لیکن ٹوٹا نہیں ۔ جوانا پیچھے ہٹا اور اس نے دوڑ کر دوسری ٹکر ماری۔ اور پھر تیسری ٹکر لگتے ہی مضبوط دروازہ اکھڑ کر باہر راہداری میں جا گرا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے ۔ جیگر بھی ان کے ہمراہ تھا۔ باہر نکلتے ہی عمران تیزی سے دائیں طرف کو دوڑا ۔ لیکن ابھی وہ مڑتی ہوئی راہداری کے قریب پہنچا تھا کہ یک لخت دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اسے سائیڈ سے اپنی طرف آتی دکھائی دیں اور عمران نہ صرف خود دیوار سے چمٹ گیا بلکہ اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی ایسا کرنے کا اشارہ کیا دوسرے

لمحے مشین گنوں سے مسلح دو افراد یک لخت مخالف سمت سے نمودار ہوئے تھے کہ عمران اور جوزف دونوں بھوکے عقابوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے ۔ ایک آدمی کی چیخ راہداری میں گونج اٹھی جوزف نے ایک لمحے میں اس کی گردن توڑ ڈالی تھی جب کہ دوسرا آدمی عمران کے بازوؤں میں پھنسا بری طرح پھڑک رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر فرش پر گر گئی تھی جسے مارسیلا نے جھپٹ کر اٹھا لیا تھا۔ جب کہ جوزف نے اپنے والے آدمی کی مشین گن اٹھالی تھی۔

" بولو ۔ یہاں سے مین کنٹرول روم کو راستہ کہاں سے جاتا ہے ۔ جلدی بولو "ـــــ عمران نے غراتے ہوئے اس آدمی کی گردن پر رکھے ہوتے اپنے بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا ۔ عمران کے لہجے میں ایسی غراہٹ تھی کہ مارسیلا کے جسم میں بے اختیار سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

" بائیں ہاتھ سیڑھیاں اترتی ہیں ان کے اختتام پر لفٹ والا کمرہ ہے ۔ اس کے اندر سوئچ بورڈ کے نیچے سرخ بٹن دبانے سے لفٹ نیچے جا کر رکتی ہے وہاں سے راہداری مین کنٹرول روم کے دروازے پر پہنچتی ہے "ـــــ اس آدمی نے کھنچے کھنچے لہجے میں کہا ۔ اور عمران نے بازو کو زوردار جھٹکا دیا ۔ اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا پھڑکتا ہوا جسم یک لخت ڈھیلا پڑ گیا ۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی ۔ عمران نے اسے ایک طرف اچھالا ۔ اور پھر تیزی سے اس لفٹ کی طرف

ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاس دروازے کھولنے والے ایک نہیں دو جن موجود ہیں۔ ہمارے باڈی گارڈ مسٹر جوانا اور مسٹر جوزف" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ بارگم نے یک لخت اس پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا شیشے کے کیبن کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اس کے جھپٹتے ہوئے جسم کو ہلکی سی تھپکی دی تھی۔

"یہ میرا مجرم ہے پرنس۔ پلیز اسے میرے حوالے کر دیجئے" اچانک مارسیلا کی منت بھری آواز سنائی دی۔

"او کے ــــــ آپ اسے سزا دے سکتی ہیں۔ ویسے بھی اس کے لئے یہ مناسب سزا ہے۔ کہ اسے ایک عورت کے ہاتھوں شکست ہو" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن پاس کھڑے ہوئے جیگر کی طرف اچھال دی۔ اور شیشے کے کیبن سے ٹکرا کر اٹھتے ہوئے بارگم کے سامنے اس طرح جا کھڑی ہوئی جیسے پہلوان رنگ میں ایک دوسرے کے مقابلے میں آتے ہیں۔

"تم ــــــ چڑیا کی بچی۔ تم بارگم کے مقابل آؤ گی" ــــــ بارگم نے منہ کے کونے سے بہنے والے خون کی لکیر اپنے بازو سے صاف کرتے ہوئے انتہائی تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

"تم آج تک مارسیلا کو صرف جارجی کی عورت ہی سمجھتے رہے ہو بارگم۔ اور تم نے مجھ پر اچانک حملہ کر کے قابو پا لیا تھا۔ آج میں تمہیں بتاؤں گی کہ مارسیلا دراصل کون ہے" ــــــ مارسیلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری یہ جرأت۔ کہ تم جیسی گھٹیا عورت بارگم پر غرائے" بارگم نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح بارگم کا جسم حرکت میں آیا لیکن دوسرا لمحہ عمران جیسے آدمی کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا جب بارگم اس طرح فضا میں اٹھتا چلا گیا جیسے کوئی راکٹ آسمان کی بلندیوں کی طرف اٹھتا ہے۔ مارسیلا نے واقعی انتہائی مہارت سے قلابازی کھائی تھی۔ اور اس کا اوپر والا جسم نیچے اور نیچے والا جسم قوس کی صورت میں اوپر کو اٹھا تھا اور یہ عین وہی لمحہ تھا جب بارگم کا جسم رکتا ہوا مارسیلا کے جسم کے اوپر پہنچا تھا۔ مارسیلا کی ٹانگیں قوس کی صورت میں اوپر کو اٹھیں اور ساتھ ہی اس کے دونوں پیر اکٹھے رہنے کی بجائے ذرا سے کھل گئے۔ نتیجہ یہ کہ ایک پیر کی ضرب بارگم کے سینے پر اور دوسری اس کی ناف پر پڑی۔ اور بارگم راکٹ کی طرح سیدھا چھت کی طرف اٹھتا گیا۔ بارگم کی اوپر اٹھنے کی رفتار اس قدر تیز تھی۔ کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا۔ اور اس کا سر ایک زوردار دھماکے سے ٹھوس چھت سے ٹکرایا۔ مارسیلا بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر اٹھی۔ اور ایک طرف ہٹ گئی۔ اور بارگم بری طرح چیختا ہوا واپس نیچے گرنے لگا۔ نیچے گرتے ہوئے اس کا جسم پینتالیس کے زاویے پر آ گیا تھا۔ کہ یک لخت مارسیلا ایک بار پھر اچھلی۔ اور اس نے

ہائی جمپ کے انداز میں اچھل کر جوڈو کا انتہائی ماہرانہ انداز میں استعمال کیا اور بارگم کی پسلیوں پر اس کی ہتھیلی اس قدر قوت سے اور صحیح زاویئے پر پڑی کہ بارگم کا جسم ایک بار پھر بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح کنٹرول روم کی دائیں طرف کی دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے جا ٹکرایا اور اس بار بارگم کے حلق سے ایسی چیخ نکلی کہ جیسے اس کی روح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ رہی ہو۔ وہ نیچے گر کر پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔

مارسیلا ایک بار پھر اس کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ عمران نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"بس مس مارسیلا۔ وہ بے ہوش ہونے والا ہے۔ ویسے ہمیں آپ کی مہارت پسند آئی ہے۔ ویل ڈن" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا کی آنکھوں میں مسرت کے چراغ جل اٹھے۔ بارگم واقعی چند لمحے تڑپ کر بے ہوش ہو چکا تھا۔

"جوزف۔ اسے اٹھا کر درمیان میں رکھو اور اس کے ہاتھ پیر رسی تلاش کر کے باندھ دو۔ اور جوانا۔ تم ٹائیگر کو ہوش میں لاؤ۔ اس نے خاصا آرام کر لیا ہے" ۔۔۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف اور جوانا تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھ گئے۔

"مادام مارسیلا۔ آپ واقعی مارشل آرٹ میں انتہائی مہارت رکھتی ہیں۔ میں نے آج تک صرف آپ کی تعریف سنی تھی لیکن آج میں نے اس کا مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے" ۔۔۔ جیگر

نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں آگے بڑھ کر کہا۔

"شکریہ مسٹر جیگر" ۔۔۔ مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جیگر۔ آپ کو میں نے کہا تھا کہ آپ خفیہ راستوں کا چکر چلا کر بارگم سمیت اس کے کنٹرول روم میں پہنچیں اور آپ کے یہاں پہنچنے پر ہی ساری پلاننگ کا دارومدار تھا لیکن آپ میری توقع پر پورے نہیں اترے" ۔۔۔ عمران نے جیگر سے مخاطب ہو کر سرد اور خشک لہجے میں کہا۔

"میں سخت شرمندہ ہوں پرنس۔ میں نے آپ کے احکامات کے مطابق بارگم کو چکر دے لیا تھا۔ لیکن عین اسی لمحے ٹیری مادام مارسیلا اور آپ کی گرفتاری کی اطلاع دینے اندر گھس آیا۔ اور پھر بھی میں نے کوشش کی کہ بارگم کے ساتھ میں کنٹرول روم میں پہنچ جاؤں۔ لیکن بارگم نے انکار کر دیا۔ ایک تو بارگم خوفناک لڑاکا ہے۔ اس لئے میں اس پر ہاتھ نہ اٹھا سکتا تھا۔ دوسرا ٹیری مسلح تھا۔ تیسرا باہر کمپیوٹر کنٹرول تھا۔ پھر ٹیری نے اچانک دوستانہ انداز میں مجھے کرسی پر دھکیل کر بٹھانے کیا کیا۔ کہ ایک فولادی چادر فرش سے نکل کر میری کرسی کے اوپر سے ہوتی ہوئی دوسری طرف فرش میں غائب ہو گئی اور میں اس طرح بند ہو گیا جیسے کسی آدمی کو لوہے کے صندوق میں بند کر دیا جائے۔ میں نے آپ کے دیئے ہوئے بٹن کی مدد سے اس چادر کو تباہ کر دیا اور پھر میں نے ایک آدمی سے کمپیوٹر باکس بھی حاصل کر لیا اور اس کا کوڈ نمبر اور ایریا بھی معلوم کر لیا اور پھر میں ایک ایسے کمرے میں پہنچ گیا جہاں سے

مجھے اس آپریٹنگ رابطہ قائم کرنے کا موقع مل گیا جو کمرہ نمبر آٹھ کو کنٹرول کر رہا تھا۔ میں نے اُسے کنٹرول میں کر کے وہ سلنڈر ہٹوائے لیکن پھر بارگم فرار ہو گیا۔ اور اچانک ہی مجھ پر چھت سے ایسی شعاعیں گریں کہ میں بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کے بعد مجھے اس کمرے میں پہنچا دیا گیا جہاں آپ کو بے ہوشی کے عالم میں پہنچایا گیا تھا" ——— جیگر نے شرمندہ سے لہجے میں اپنے ساتھ گزری ہوئی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ حالات تھے۔ بہرحال آپ کے اچانک سلنڈر ہٹانے سے بارگم کو فرار ہونے کا موقع مل گیا۔ ورنہ میں نے اُسے وہیں کمرہ نمبر آٹھ میں ہی قابو کر لیا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آپ کا ذاتی قصور نہیں ہے۔ حالات بھی اس طرح بدل گئے کہ آپ بے بس ہو گئے" ——— عمران نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔ اور جیگر نے سر ہلا دیا۔

اُسی لمحے ٹائیگر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ جب کہ جوزف اس دوران ایک رسی تلاش کر کے بے ہوش بارگم کے ہاتھ اور پیر باندھ چکا تھا۔

ٹائیگر نے جب ہوش میں آتے ہی اپنے سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھڑے دیکھا تو اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا اچانک شیشے کے کیبن سے ایک آواز سنائی دی۔ اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش رہنے کے لئے کہا اور تیزی سے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ آواز اسی

مشین سے آرہی تھی جو اس کیبن میں موجود تھی۔

"ہیلو ہیلو ——— چیف باس۔ میں جیکب بول رہا ہوں۔ کمپیوٹر بند ہو گیا ہے۔ مشینیں بھی بند ہو گئی ہیں۔ وہ آدمی جو بلیک روم میں بند تھے وہ بھی غائب ہو چکے ہیں۔ بلیک روم کا دروازہ ٹوٹا ہوا پایا گیا ہے اور نمبر تھرٹی ون اور تھرٹی تھری راہداری میں مردہ پڑے پائے گئے ہیں ان کی گردنیں ٹوٹی ہوئی ہیں اور ان کی مشین گنیں غائب ہیں۔ ہم نے ان آدمیوں کو پورے ریڈ پوائنٹ میں تلاش کیا ہے۔ لیکن وہ کہیں نظر نہیں آتے۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے باس" ——— بولنے والے نے مکمل رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"جیکب۔ اچھا ہوا تم نے خود ہی کال کر لیا۔ میں ابھی تم سے رابطہ کرنے والا تھا۔ دشمن ایک خفیہ راستے سے نکل کر جا رہے تھے کہ میں نے انہیں ختم کر دیا ہے۔ لیکن انہوں نے مین کنٹرول روم کی بہت سی مشینری تباہ کر دی ہے۔ اس لئے فی الحال ریڈ پوائنٹ بند کیا جا رہا ہے۔ تم یہاں موجود سب افراد کو لے کر شہر چلے جاؤ۔ میں ایک دو روز میں تمہیں مزید احکامات دے دوں گا" عمران نے بارگم کی آواز اور اس کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے باس۔ ریڈ پوائنٹ خالی کر دیا جائے" جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اُلّو کے پٹھے۔ جو میں نے حکم دیا ہے اس کی فوری تعمیل کرو۔

مطلب مت پوچھا کرو مجھ سے۔ فوراً تعمیل کرو" ـــــ عمران نے بالکل بارگم کی طرح ہی چیختے ہوئے کہا۔ اور اس نے جان بوجھ کر بارگم جیسے گھٹیا الفاظ استعمال کئے تھے تاکہ جیکب اور اس کے ساتھیوں کو پوری طرح یقین ہو جائے کہ ایسے احکامات دینے والا بارگم ہی ہے۔

"یس سر ـــــ یس باس" ـــــ دوسری طرف سے عمران کی توقع کے عین مطابق بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین خاموش ہو گئی اور عمران سر ہلاتا ہوا باہر آ گیا۔

ٹائیگر اب پوری طرح ہوش میں آ چکا تھا۔ عمران کے پوچھنے پر اس نے یہاں پہنچنے اور پھر بارگم کے ساتھ ہونے والی لڑائی کی پوری تفصیل بتا دی۔

"وہ ڈبہ کہاں ہے۔ اُسے لے آؤ۔ ہم ابھی تک یہی سوچ رہے تھے کہ یہاں موجود انسانوں کو کیسے نکالا جائے۔ اب یہ مسئلہ خود بخود حل ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے پرنس کے لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ٹوٹے ہوئے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو وہی ڈبہ اس کے ہاتھوں میں تھا جو وہ بیرونی کمرے میں چھپا کر رکھ آیا تھا۔ اس کا جلتا بجھتا بلب اب آف ہو چکا تھا۔

عمران نے اس کے ہاتھ سے وہ ڈبہ لیا۔ اور پھر اس کی ایک سائیڈ پر موجود ذرا سے ابھار کو انگوٹھے کی مدد سے دبایا تو وہ بلب یک لخت سرخ رنگ میں جل اٹھا اور اب ڈبے میں سے ہلکی ہلکی سائیں سائیں کی آواز سنائی دینے لگی۔ عمران نے وہ ڈبہ شیشے

کے کیبن میں موجود مشین کے سامنے رکھ دیا۔

"بارگم کو اٹھاؤ اور اس خفیہ راستے سے باہر نکلو" ـــــ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور جوزف نے آگے بڑھ کر بندھے ہوئے بے ہوش بارگم کو اٹھا کر کاندھے پر لادا۔ اور پھر ٹائیگر کی پیروی میں وہ مین کنٹرول روم سے نکل کر بیرونی کمرے میں آ گئے۔ آگے گول اور تنگ سرنگ تھی ٹائیگر لیٹ کر اس میں داخل ہونے لگا۔ تو عمران بول اٹھا۔

"رک جاؤ ـــــ کیا سانپ کی طرح بل میں گھسے جا رہے ہو"

عمران نے کہا۔

"پرنس ـــــ یہاں سے ایسے ہی گزرنا ہوگا" ـــــ ٹائیگر نے مڑ کر کہا۔

"اس طرح گزرنا پرنس کی توہین ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ جیگر کی طرف مڑ گیا۔

"ہم نے دیکھا ہے کہ تمہاری دوسری آستین کا بٹن محفوظ ہے"

عمران نے جیگر سے کہا۔

"اوہ۔ یس پرنس۔ اس کے استعمال کی نوبت ہی نہیں آئی"

جیگر نے جلدی سے کہا۔

"اب آ گئی ہے۔ اسے توڑو۔ اور ادھر بائیں طرف کی دیوار پر مار دو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جیگر نے جلدی سے دوسری آستین پر موجود بٹن توڑا اور اسے پوری قوت سے اس کمرے کی بائیں طرف کی دیوار پر دے مارا۔

زوردار دھماکہ ہوا۔ اور اس دیوار کے پرخچے اڑ گئے۔ اور دوسری طرف تاروں بھرا آسمان نظر آنے لگا۔ ایک کھلا راستہ بن گیا تھا۔

" اب چلو " ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور شاہانہ انداز میں چلتا ہوا اس ٹوٹے ہوئے راستے سے دوسری طرف نکل گیا۔ وہ اونچی نیچی چٹانوں کے درمیان تھا۔ ایک چٹان کا کافی بڑا حصہ ٹوٹا ہوا تھا۔ اور اس کے پتھر نیچے بکھرے ہوئے تھے۔ یہ وہی چٹان تھی۔ جس کی دوسری طرف کمرہ بنا ہوا تھا۔ اور جس پر جیگر نے وہ بٹن مارا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس راستے سے نکل کر باہر آ گئے۔ پھر اونچی نیچی چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے وہ کافی دور پہنچ گئے۔ تو عمران رک گیا۔

" اب اس بارگم کو ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ ریڈ پوائنٹ کی تباہی کا نظارہ جاگتی آنکھوں سے کر سکے " ——— عمران نے جوزف سے کہا۔

اور جوزف نے جلدی سے کاندھے پر لدے ہوئے بارگم کو نیچے لٹایا اور پھر اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔

" آپ اس پورے ریڈ پوائنٹ کو تباہ کر دیں گے " ——— مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کو شاید اس پر اعتراض ہے " ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

" اوہ ——— نو نونسس۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ میں نے اب جرائم اور منشیات سے توبہ کر لی ہے۔ میں تو اس لئے کہہ رہی

تھی۔ کہ اگر اس پوائنٹ کو صاف کر کے کسی اور کام میں لایا جاتا تو ....."

مارسیلا نے جلدی سے جواب دیا۔

" نہیں مس مارسیلا۔ یہ ایسا اڈہ ہے جو پوری انسانیت کے لئے تباہی کا موجب ہے۔ اس کی مکمل تباہی ضروری ہے " ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور مارسیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بارگم جوزف کے کئی زوردار تھپڑ کھانے کے بعد کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔

" اسے اٹھا کر چٹان کے اوپر بٹھا دو جوزف۔ تاکہ یہ اپنے ریڈ پوائنٹ کی تباہی کا نظارہ اچھی طرح کر سکے " ——— عمران نے جوزف سے کہا۔ اور جوزف نے اس طرح اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سائیڈ پر موجود قدرے اونچی چٹان پر بٹھا دو۔ جیسے بارگم چھوٹا سا بچہ ہو۔

" تم ——— تم ——— مت تباہ کرو۔ پلیز پرنس۔ حصہ لے لو۔ سارا لے لو۔ سارا کارخانہ لے لو۔ مگر تباہ مت کرو۔ اس پر بہت محنت کی گئی ہے۔ ہم نے منشیات سے کمائی ہوئی تمام رقم اسے بنانے پر لگا دی تھی۔ کروڑوں روپے۔ کئی سائنسدان اسے بنانے میں ہلاک ہوئے۔ پلیز " ——— بارگم نے بری طرح چیخنا شروع کر دیا۔

" ہم سارا کارخانہ یہاں سے شفٹ کر رہے ہیں مسٹر بارگم۔ یہ یہاں سے اڑ کر سیدھا کسی راکٹ کی طرح پرواز کرتا ہوا ریاست ڈھمپ میں پہنچ جائے گا۔ تم فکر نہ کرو " ——— عمران نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے جھک کر اپنے بوٹ کے تسمے کھولنے شروع کر دیئے۔ مارسیلا اور جیگر حیرت سے اسے ایسا کرتے دیکھ کر کانپنے

عمران نے دونوں بوٹوں کے تسمے کھولے۔ اور پھر اس نے دونوں تسموں کو ایک سائیڈ سے ایک دوسرے سے گانٹھ دے دی۔ اب وہ ایک ہی تسمہ بن چکا تھا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں پرنس" ——— مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اندھیرے کے باوجود انہیں عمران کی حرکات صاف نظر آ رہی تھیں۔ چٹان پر بندھا بیٹھا بارگم بھی حیرت سے عمران کو تسمے باندھتے دیکھ رہا تھا۔

"یہ انسانیت کے دشمنوں کا گلہ کاٹنے والا تسمہ ہے مس مارسیلا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تسمے کے دوسرے دوسروں کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اس نے ان کے دونوں سروں کو آپس میں ملا دیا۔ ان سروں کے ملتے ہی نارنجی رنگ کا شعلہ سا چمکا اور غائب ہو گیا۔ عمران نے ایک جھٹکے سے تسمے علیحدہ کر لئے۔ چند لمحے خاموشی رہی اور اس کے بعد تیز گڑگڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی چٹانیں اس طرح ہلنے لگیں جیسے خوف ناک زلزلہ آ گیا ہو۔ بارگم چیختا ہوا منہ کے بل اونچی چٹان سے نیچے گرا۔ وہ چونکہ بندھا ہوا تھا۔ اس لئے چٹان کے حرکت میں آتے ہی وہ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا۔ لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے دونوں ہاتھوں میں سنبھال کر سیدھا کھڑا کر دیا۔

تیز گڑگڑاہٹ اور زلزلے جیسے آثار کے دو سیکنڈ بعد اس خوف ناک دھماکہ ہوا کہ مارسیلا اور جیگر دونوں اچھل کر اپنی پشت اب چٹانوں سے ٹکرائے اور نیچے گر گئے۔ لیکن بارگم کو چونکہ عمران

نے دونوں ہاتھوں سے جکڑ رکھا تھا۔ اس لئے وہ نیچے نہ گر سکا۔ اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے آتش فشاں کے لاوے کی طرح نارنجی رنگ کے شعلوں کو آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھتا رہا۔ چٹانیں، پتھر، شعلے اور سنجا نے کیا کیا واقعی کسی خوف ناک آتش فشاں کے اچانک پھٹنے والے لاوے کی طرح آسمان کی طرف بلند ہوتے جا رہے تھے۔ اور پھر کافی بلندی پر پہنچ کر وہ بارش کی طرح نیچے گرنے لگے جب کہ آگ کے تیز شعلے مسلسل نیچے سے اوپر جا رہے تھے۔ ریڈ پوائنٹ واقعی خوف ناک انداز میں مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔ کاش میں تم لوگوں کو سلنڈروں میں بند کر کے پوچھ گچھ کے چکر میں نہ پڑتا۔ کاش" ——— بارگم نے سر جھٹکتے ہوئے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم نے تو جو پوچھ گچھ کرنی تھی سو کرنی تھی۔ ابھی تو ہم نے مادام مارسیلا کے محل پہنچ کر تم سے تمہاری ریڈ فلیم اور ڈیتھ چانس کی تفصیلات پوچھنی ہیں۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ ہم تمہیں کسی سلنڈر میں بند نہیں کریں گے۔ بلکہ تمہاری روح جو سنجا نے کتنے سالوں سے تمہارے اس جسم میں بند ہے۔ اُسے صرف آہستہ آہستہ باہر نکالیں گے۔ اور اس کے لئے ہمیں صرف اتنا کرنا پڑے گا کہ ہم اپنے باڈی گارڈوں کو حکم دیں گے۔ اور ہمارے باڈی گارڈ روحیں باہر نکالنے میں پوری ریاست ڈھمپ کے سب سے بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ مارسیلا اور جیگر دونوں بے اختیار تھر تھر کانپنے

لگے ۔

"مم —— مم —— میں بتا دوں گا ۔ اب میں سب کچھ بتا دوں گا ۔
اب میں کچھ نہیں چھپاؤں گا ۔ اب چھپانے کے لئے کیا رہ گیا ہے ۔
بس میری درخواست ہے کہ مجھے معاف کر دیا جائے ۔ مجھے زندہ چھوڑ
دیا جائے ۔" —— بارگم نے روتے ہوتے لہجے میں کہا ۔

"تم چھپانے کی کوشش کر کے دیکھ لینا مسٹر بارگم ۔ پھر ہمارے اپنے
باڈی گارڈوں کی مہارت بھی دیکھنا ۔ جوزف ۔ اسے اٹھاؤ ۔ ابھی ہم
نے جیپ تک پہنچنے میں کافی فاصلہ طے کرنا ہے ۔ اور اس خوفناک
دھماکے اور تباہی کی وجہ سے یقیناً پولیس یہاں پہنچ جائے گی ۔ اور
ہم نہیں چاہتے کہ پولیس ہمارے باڈی گارڈوں کی پوچھ گچھ میں
مداخلت کرے " —— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا ۔
اور تیزی سے آگے بڑھ گیا ۔

جوزف نے جھپٹ کر بارگم کو اٹھا کر دوبارہ کاندھے پر لادا ۔
اور تیزی سے عمران اور دوسرے ساتھیوں کے پیچھے چلنے لگا ۔

ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ دور سے پولیس
گاڑیوں کے سائرنوں کی مدھم آوازیں ان کے کانوں میں پڑنے
لگیں اور عمران کے قدم اور بھی تیز ہو گئے ۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اس پرانے کھنڈر تک پہنچ گئے
جہاں ابھی تک وہ جیپ موجود تھی جس پر سوار ہو کر عمران یہاں پہنچا تھا ۔
اب چونکہ افراد کی تعداد بڑھ گئی تھی ۔ اس لئے سب زبردستی ہی
جیپ میں لد گئے ۔ اور عمران نے جیپ آگے بڑھا دی ۔ مارسیلا

ہونٹ بھینچے اس کے قریب ہی بیٹھی تھی ۔

"مس مارسیلا ۔ وہ ہمارے لطیفے سنانے والا پروگرام تو رہ
ہی گیا " —— عمران نے اچانک مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا ۔
اور مارسیلا پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئی ۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر ناول

لیڈیز آئی لینڈ

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے

لیڈیز آئی لینڈ ـــ ایک ایسا جزیرہ ـــ جہاں صرف عورتیں رہتی تھیں حکومت بھی عورتوں کی تھی ـــ اور رعایا میں بھی صرف عورتیں ہی شامل تھیں۔

لیڈیز آئی لینڈ ـــ جہاں مردوں کا داخلہ نہ صرف ممنوع تھا بلکہ اسے ناممکن بنا دیا گیا تھا ـــ کیوں ـــ ؟

لیڈیز آئی لینڈ ـــ جہاں ایکریمیا اور اسرائیل کی ایک خفیہ سائنسی لیبارٹری کام کر رہی تھی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے تھے ـــ کیوں ـــ کیا وہ اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ـــ یا ـــ ؟

لیڈیز آئی لینڈ ـــ جہاں صرف عورتوں کو رکھا ہی اس لئے گیا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں کسی طرح داخل ہی نہ ہو سکے۔

صالحہ ـــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نئی رکن ـــ جسے چیف نے لیڈیز آئی لینڈ کی اس خفیہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کا پہلا مشن سونپا۔ یہ مشن اس کا ٹیسٹ مشن تھا ـــ کیا صالحہ اس مشن میں کامیاب رہی ـــ یا ـــ ؟

لیڈیز آئی لینڈ ـــ جہاں صرف جولیا اور صالحہ نے مشن مکمل کرنا تھا لیکن وہ دونوں پہلے ہی مرحلے میں ناکام رہیں ـــ کیوں ـــ ؟ ان کا انجام کیا ہوا ـــ ؟

مادام روزی ـــ لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج ـــ جو ایکریمیا کی ٹپ ایجنٹ تھی ـــ کیا وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہونے سے روکنے میں کامیاب ہو سکی ـــ یا ـــ ؟

- کیا عمران اور اس کے ساتھی لیڈیز آئی لینڈ میں مشن مکمل کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ـــ یا ـــ ؟

منفرد کہانی ۔ حیرت انگیز واقعات، بے پناہ سسپنس ۔ تیز رفتار ایکشن پر مشتمل ایک شاہکار ایڈونچر

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ڈارک آئی

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

ڈاکٹر افتخار ——— پاکیشیائی نژاد ایکریمی سائنسدان ——— جو ایکریمیا کا ایک انتہائی خفیہ دفاعی فارمولا پاکیشیا کے حوالے کرنا چاہتا تھا ——— مگر ——— ؟

ڈاکٹر افتخار ——— جس نے فارمولے کے حصول کیلئے اس قدر پیچیدہ طریقہ کار استعمال کیا کہ عمران جیسا شخص بھی حقیقتاً چکرا کر رہ گیا۔

ڈارک آئی ——— ایکریمیا کی ایک سرکاری تنظیم ——— جو عمران سے پہلے فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ کیسے ——— ؟

ڈارک آئی ——— جس سے فارمولا حاصل کرنے کیلئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بھرپور انداز میں کام کیا لیکن جب فارمولا حاصل ہو گیا تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکام واپس لوٹنا پڑا ——— کیوں ——— ؟

- وہ لمحہ ——— جب عمران پر حملہ کیا گیا اور جوانا نے عمران پر حملے کا انتقام لینے کیلئے ایکریمیا میں قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔
- وہ لمحہ ——— جب جوانا کو بے پناہ قتل و غارت سے روکنے کیلئے عمران کو اُسے دھمکیاں دینے پر مجبور ہونا پڑا ——— کیا جوانا رک گیا ——— یا ——— ؟
- وہ لمحہ ——— جب طویل عرصے بعد جوانا دوبارہ اپنی پرانی روش پر اتر آیا ——— اور پھر جو بھی اس کے سامنے آیا عبرتناک موت کا شکار ہوتا چلا گیا۔
- وہ لمحہ ——— جب آگ اور خون کے خوفناک سمندر عبور کرنے کے بعد آخر میں عمران پر یہ انکشاف ہوا کہ وہ مشن میں مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے تو عمران کا ردعمل ہوا ——— ؟
- وہ لمحہ ——— جب عمران کو یقینی موت سے بچانے کیلئے صالحہ نے اپنی جان کی قربانی دے دی۔ صالحہ کا کیا انجام ہوا ——— ؟
- ڈارک آئی کے خلاف عمران کا ایک ایسا مشن ——— جو خود عمران کیلئے انتہائی کٹھن اور صبر آزما ثابت ہوا۔

انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات مسلسل اور بے پناہ ایکشن کے ساتھ ساتھ بے پناہ سسپنس سے بھرپور

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

کیمپ بلاسٹ

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

غدار جولیا	مکمل	ٹاپ راک	دوم
کاروان دہشت	اول	جولیا فائٹ گروپ	اول
کاروان دہشت	دوم	جولیا فائٹ گروپ	دوم
جیالے جاسوس	اول	پاور لینڈ	اول
جیالے جاسوس	دوم	پاور لینڈ	دوم
کیمپ ریکرز	اول	جوانا ان ایکشن	اول
کیمپ بلاسٹ	دوم	جوانا ان ایکشن	دوم
وائلڈ ٹائیگر	مکمل	اسٹار ٹریک	اول
ادھورا فارمولا	اول	اسٹار ٹریک	دوم
موت کا دائرہ	دوم	لٹل ڈیولز	مکمل
رابن ہڈ	اول	فیس آف ڈیتھ	اول
رابن ہڈ	دوم	فیس آف ڈیتھ	دوم
بانکے مجرم	مکمل	بلیک ڈیتھ	اول
ڈائمنڈ آف ڈیتھ	مکمل	بلیک ڈیتھ	دوم
ٹاپ راک	اول	ہاٹ ناٹ۔ اول۔ ہاٹ ناٹ۔ دوم	

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

ایک ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور ایک جام رکھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھے سے ایک مشین گن لٹک رہی تھی۔ مارسیلا حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔ یہ نوجوان اس کے لئے اجنبی تھا۔ نوجوان نے ٹرے بیڈ سے ذرا ہٹ کر ایک چھوٹی میز پر رکھی اور پھر واپس مڑنے لگا۔

"ٹھہرو ــــ تم کون ہو" ــــ مارسیلا نے تیز لہجے میں اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بارگم کا آدمی ہوں مارسیلا۔ اور تم بارگم کی قید میں ہو۔ چیف بارگم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے لئے ان کی پسندیدہ شراب اس کمرے میں پہنچا دوں۔ وہ کسی وقت بھی آنے والے ہیں" ــــ نوجوان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اس وقت بارگم کہاں ہے" ــــ مارسیلا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ڈیتھ جانس کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔ انہوں نے اپنی عقلمندی سے ڈیتھ جانس تنظیم پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ ڈیتھ جانس کا چیف جانسن ان کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے" ــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"جانسن ــــ اوہ۔ تو وہ ڈیتھ جانس کا چیف تھا۔ جب کہ میں نے تو سنا ہے کہ ڈیتھ جانس کے چیف کا ایک پورا گروپ ہے جو خفیہ رہتا ہے" ــــ مارسیلا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جانسن نے خود ہی افواہ پھیلائی ہوئی تھی۔ لیکن تم جانتی ہو ہمارے چیف بارگم کو کوئی ڈاج نہیں دے سکتا۔ اس لئے اس نے اُسے ٹریس کر لیا۔ اور پھر ایک خوفناک جنگ کے بعد جانسن مارا گیا ہے۔ اور چیف بارگم نے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب وہ ریڈ فلیم اور ڈیتھ جانس دونوں کا اکیلا سربراہ ہے۔ ریڈ فلیم کو ڈیتھ جانس میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ اب یہ تنظیم ڈیتھ جانس کہلائے گی۔ میں بارگم کا نمبر ٹو ہوں۔ میرا نام جیری ہے۔ باس نے وعدہ کیا ہے کہ جب اس کا دل تم سے بھر جائے گا تو وہ تمہیں میرے حوالے کر دے گا" ــــ جیری نے بڑے اوباشانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم کب سے بارگم کے ساتھ ہو۔ پہلے تو تم مجھے کبھی اس کے ساتھ نظر نہیں آتے تھے" ــــ مارسیلا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نظر کیسے آتا۔ میں چیف کی ذاتی تنظیم میں شامل تھا۔ چیف کا شروع سے پروگرام تھا کہ وہ ریڈ فلیم پر قبضہ کرے لیکن وہ اپنے بھائی کی وجہ سے خاموش تھا۔ البتہ اس نے ہنگامی صورت حال کے لئے انتہائی خفیہ طور پر اپنی ایک ذاتی تنظیم بنائی ہوئی تھی۔ اور جب ڈیتھ جانس نے اُسے یہ موقع فراہم کر دیا تو اس نے تیزی سے حرکت کی۔ اس کے بھائی کا خاتمہ ڈیتھ جانس نے کر دیا تھا۔ اس کے بدلے میں چیف نے انہیں ریڈ فلیم کے خفیہ کارخانے پر قبضہ کرا دیا۔ لیکن بات یہاں رکی نہیں۔